Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

2/ذی الحجہ 1431 ہجری۔ 11 نبوت 1389 ہش۔ 11/نومبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تحریک جدید کے 77 ویں نئے سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

تم قربانیاں پیش کرتے چلے جاؤ، انشاء اللہ جماعت کی یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک دن ہماری اس قلیل تعداد کو کثرت میں بدل دیں گی

دنیا بھر میں تحریک جدید کی مالی قربانی میں پاکستان پہلے نمبر پر جبکہ بھارت کا چھٹا نمبر ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۵ نومبر ۲۰۱۰ء بمقام مسجد الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیات قرآنی اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (سورۃ بقرہ: ۲۶۳) ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں، اُن کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (سورۃ البقرہ: ۲۷۵) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شروع سے آخر تک متعدد جگہ پر مومنین کو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور مختلف مثالوں سے بتایا ہے کہ ایک مومن اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے کیا کیا فوائد حاصل کرسکتا ہے، شرط یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں قربانی اللہ کی خاطر ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچے مومن وہ ہیں کہ وما تنفقون الا ابتغاء وجہ اللہ کہ وہ صرف اور صرف اللہ کی رضامندی کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ پس اگر خرچ کرنے والا حقیقی مومن ہے تو خرچ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مرضی دیکھتا ہے اور ان چیزوں پر خرچ نہیں کرتا جن کے خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں ہوتی۔ اگر اس نکتے کو سب لوگ سمجھ جائیں تو گھروں میں میاں بیوی کے مسائل اور شکوے شکایت ختم ہوسکتے ہیں۔ اس میں صرف عورتوں پر ہی اعتراض نہیں کئی معاملات میں دیکھا گیا ہے کہ مرد بھی باہر دوستوں میں فضول خرچیاں کرتے ہیں اور گھروں کے اخراجات میں تنگی پیدا کرتے ہیں اور پھر یہ بات بے سکونی پیدا کرتی ہے۔ پس اگر ہر قسم کا خرچ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو تو جہاں گھروں میں سکون ہوسکتا ہے وہاں بچوں کی بھی صحیح تربیت ہوسکتی ہے اور پھر اسی سے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کا ایک بڑا طبقہ اس بات پر عمل پیرا ہے کہ وہ گھروں کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں بھی خرچ کررہا ہے۔ اس میں اُمراء بھی شامل ہیں اور غرباء بھی شامل ہیں جو اپنی اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق قربانیاں کررہے ہیں بعض ایسے بھی ہیں جو جماعتی چندوں کے بعد کروڑوں روپے دیگر تحریکات پر بھی خرچ کرتے ہیں اور پھر بھی انہیں فکر رہتی ہے۔ پتہ نہیں ہم نے قربانی کا حق ادا کیا یا نہیں جب ان کی قربانی قبول کرلی جاتی ہے تو ان کے شکریے کے خطوط موصول ہوتے ہیں اور یہ قربانیاں کرنے والے صرف پاکستان یا ہندوستان میں ہی نہیں ہیں بلکہ افریقہ کے رہنے والے اور دور دراز ملک کے احمدی بھی اس میں شامل ہیں جنہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں اور یہ قربانی کرنے والے جس عاجزی اور خوف کا اظہار کررہے ہوتے ہیں، صاف پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ یہ لوگ اللہ کی رضا کیلئے بے چین ہو رہے ہیں، کبھی اظہار نہیں کرتے کہ ہم نے کروڑوں روپے دئے ہیں اور ہم نے کوئی احسان کردیا ہے۔ بڑی عاجزی سے خدا کے شکر گذار بندے بن کر قربانیاں پیش کررہے ہوتے ہیں اور جماعت کا وہ طبقہ جو کم آمدنی والا ہے وہ بھی اپنی حیثیت سے بڑھ کر اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر قربانیاں کررہا ہے اور پھر ان قربانیوں پر کوئی مطالبہ نہیں کرتا اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتا ہے کہ ان کی قربانیوں کو بڑھ چڑھ کر نوازتا ہے اور غیب سے ان کے لئے رزق کے سامان مہیا کرتا ہے اور فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کہ نہ ان کو کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں، پورا پورا ان پر صادق آتا ہے کہ خرچ کرنے کے نتیجہ میں نہ تو ان کو مالی تنگی کا خوف ہوتا ہے اور نہ قربانی کرکے کوئی غم ہوتا ہے اور یہ نظارے اللہ کے فضل سے جماعت میں اکثر نظر آتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں پتہ نہیں جماعت کے پاس پیسہ کہاں سے آتا ہے۔ انہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے تھوڑے پیسے میں اتنی برکت عطا فرماتا ہے کہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ یہ روپے کچھ چیز نہیں بلکہ اخلاص و وفا اور قربانی کا لامتناہی خزانہ ہے جو اِن قربانی کرنے والوں کے سینوں سے اُبل رہا ہے اور اس کی دنیا میں ہر جگہ ہزاروں مثالیں ہیں۔

فرمایا: آج تمام دنیا میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے افراد یُنۡفِقُوۡنَ اَموالھم بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ کے حقیقی مصداق ہیں یعنی عملی طور پر دن اور رات قربانیاں کررہے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے قربانیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں قائم ہے۔ کہیں دن ہے اور کہیں رات ہے اور اس وقت بھی جب میں یہ خطبہ دے رہا ہوں اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا تو تمام دنیا میں وعدوں اور وصولیوں کا سلسلہ ساتھ ہی شروع ہوجاتا ہے پس ینفقون باللیل والنھار کا نظارہ صرف اور صرف اب جماعت احمدیہ میں نظر آرہا ہے۔ یہ اس عالمگیریت کی طرف اشارہ ہے جو مسیح محمدی نے ایک اُمت واحدہ کی شکل میں پیدا کرنی تھی۔ پس ہمارا کام قربانیاں کرتے چلے جانا ہے اور آخری نتیجہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے جو لوگ عباد الرحمٰن بن کر قربانیاں پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کے نیک نتائج کئی گنا بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

فرمایا: تم قربانیاں پیش کرتے چلے جاؤ انشاء اللہ جماعت کی یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک دن ہماری اس قلیل تعداد کو کثرت میں بدل دیں گی۔ پس ہم نے کبھی نہیں تھکنا اور کبھی نہیں تھکنا۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا ۷۶ واں سال ختم ہوکر آج میں اس کے ۷۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان کررہا ہوں۔ فرمایا: یہ سال جو گذر رہا ہے پہلے سالوں کی طرح ہی پہلے سے بڑھ کر برکتوں والا سال ثابت ہوا ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ نے گزشتہ سال اس تحریک میں ۵۴ لاکھ ۶۸ ہزار ۵ صد سٹرلنگ پاؤنڈ چندہ پیش کیا ہے جو گذشتہ سال کی نسبت ۵ لاکھ ۲۲ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ فرمایا: پاکستان نے اپنے پہلے نمبر کے اعزاز کو برقرار رکھا ہے باوجود پاکستان میں شدید مخالفت اور اقتصادی بدحالی اور بڑے پیمانہ پر سیلاب کی تباہ کاریوں کے پاکستانی احمدیوں نے اپنے حوصلہ اور عزم کو بلند رکھا ہے۔ دوسرے نمبر پر برطانیہ ہے اور کئی سالوں کے بعد برطانیہ امریکہ اور جرمنی کو پیچھے چھوڑ کر دوسرے نمبر پر آگیا ہے۔ تیسرے نمبر پر امریکہ اور

(باقی خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ 19 پر دیکھیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 11/نومبر 2010ء

قلم کے مقابل تلوار کا سہارا......!!

گزشتہ ماہ دہرہ دون اور کانپور میں بعض دہشت گرد ملاؤں نے وہاں پر لگے احمدیہ بک اسٹال پر حملہ کر دیا بُک سٹال توڑ دیا کتابیں پھاڑ دیں اور بک اسٹال پر موجود احمدی رضا کاروں کو مارا اور زدوکوب کیا یہاں تک کہ جن تنظیموں نے وہ سٹال لگائے تھے وہ بھی ان کی دہشت گردی کے آگے مجبور ہو کر کہنے لگے کہ آپ لوگ فی الحال یہاں سے سٹال اُٹھا لیں ورنہ ہمیں بھی اور آپ کو بھی نقصان کا اندیشہ ہے یہاں تک کہ پولیس نے بھی خود کو بے بس محسوس کیا اور خیریت اسی میں سمجھی کہ بک سٹال وقتی طور پر ہٹا لئے جائیں۔ البتہ بعض اخبارات نے اس کا اچھا نوٹس لیا اور جماعت کے امن پسند اصولوں کا ذکر کر کے جماعت کے حق میں آواز اُٹھائی لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ انتہا پسند ملا قلم کے مقابل تلوار کا سہارا لیکر اسلام کو کمزور کرنے کی فکر میں ہیں۔ حیرت یہ ہے کہ یہ لوگ جس اسلام کی خدمت کے نام پر دہشت گردی پھیلا رہے ہیں اس میں تو کہیں دُور دُور تک ایسی دہشت گردی نظر نہیں آتی کہ مذہبی عقائد و نظریات کی بنیاد پر کسی مذہب یا کسی فرقہ پر مظالم ڈھائے جائیں۔ اسلام تو مذہب و عقائد کے نام پر جبر کی نفی کرتا ہے۔ اسلام تو بُت پرستوں کے بتوں کو بھی بُرا بھلا کہنے سے منع کرتا ہے۔ اسلام تو عیسائیوں کو بھی مسجد نبوی میں عبادت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن یہ دہشت گرد جس خود ساختہ اِسلام کی پیروی کر رہے ہیں:

☆......اس میں مذہب کے نام پر جبر کی کھلی اجازت ہے۔

☆......اس میں مذہب کے نام پر دوسرے فرقوں اور عقائد کے لوگوں پر مظالم کرنے کی اجازت ہے۔

☆......اس میں مساجد کو خدا کی طرف نہیں بلکہ ان کے فرقوں کے نام پر موسوم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کا کوئی فرقہ بھی دوسرے فرقہ کے لوگوں کو مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہر فرقہ دوسرے فرقے کے لوگوں کے مساجد میں داخل ہونے پر پہلے تو ان کو دھکے مار کر باہر نکالتا ہے اور اگر غلطی سے دوسرے فرقہ کے لوگ نماز پڑھ لیں تو مساجد کو دھویا جاتا ہے اور پاک کیا جاتا ہے۔ خود ہی بتایئے کہ یہ مساجد وہ مساجد کہاں جن کی بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی!۔

جماعت احمدیہ کے خلاف پہلے پہل جو کاروائیاں پاکستان میں شروع ہوئیں اور ۱۹۷۴ء میں ایک قانون نافذ کر کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا، اس وقت اس اسلام مخالف کالے قانون کو پاس کرنے میں پاکستان کے سبھی فرقے شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، بریلوی، اہل قرآن، جماعت اسلامی، جمیعۃ العلماء وغیرہ سب ہی بالاتفاق شامل تھے اور انہوں نے فخریہ اعلان بھی کیا کہ ہم جو بہتر فرقے ہیں، ہم سب نے مل کر احمدیہ فرقہ کو اسلام سے خارج کر دیا اور پھر اس قانون کو نافذ کر کے پاکستان بھر میں احمدیوں پر ظلم وستم کی بارشیں برسا دیں اور ان کے انسانی حقوق تلف کئے اور پھر ضیاء الحق نے اپنے اس دَور میں ایک اسلام مخالف آرڈی ننس نافذ کر کے احمدیوں کو کلمہ پڑھنے اذان دینے اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال کرنے سے روک دیا جس کے بعد اپنے اس مقدس اسلام اور مقدس کلمے کے نام پر پاکستان کے طول وعرض میں احمدیوں پر مظالم کے طوفان برپا کر دیئے گئے اور کوئی بھی ایسا ظلم نہیں چھوڑا جو وہ احمدیوں پر برسا سکتے ہوں اور پھر انہوں نے اس میں کوتاہی کر دی ہو۔ معصوم بچوں تک کو نہیں بخشا گیا۔ سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں، ہوٹلوں، بازاروں، گلیوں میں ظلم وستم و بربریت کا ننگا ناچ ناچا گیا۔ دانشور اور ہونہار احمدیوں کا قتل عام کیا گیا۔ انہیں ملک بدر کر دیا گیا اور اس میں ملاؤں کے ساتھ اس وقت کی حکومتیں برابر کی شریک رہیں اور آج بھی شریک ہیں۔

ہمیں حیرت اس بات کی ہے کہ احمدی جو ایک ظالم ملک کی اقلیت تھے اور ہر طرح سے اپنے حقوق سے محروم کر دیئے گئے تھے اور طاقتور حکومتیں ظالموں کے ساتھ تھیں تو پھر بھی یہ احمدی پاکستان کے طول وعرض میں آج تک کس طاقت کے بل بوطے پر محفوظ ہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ یہ ظلم گھٹتا رہا ہے بلکہ ہر آنے والے دنوں میں اپنی کمیت وکیفیت کے حساب سے بڑھتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ لاہور کی مساجد میں قریباً ایک صد احمدیوں کو جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ ہمارا کامل یقین ہے اور ہر ذی ہوش اور عاقل کو بھی یقین آنا چاہئے کہ ایسے میں سوائے خداوند قدیر کے کوئی ذات نہیں ہے جو ایسے مظلوموں کو بچا سکتی۔ سالہا سال کے اس لگاتار اور بڑھتے ہوئے مظالم کے باوجود ان کے حوصلوں کو بلند رکھتی اور ایسے وقت میں جبکہ قومی اعتبار سے ایک ذہنی تناؤ اور فرسٹیشن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگ یا تو اپنے عقائد کو چھوڑ چھاڑ کر الگ ہو جاتے ہیں اور نیم پاگل ہو جاتے ہیں۔ یقیناً کوئی ذات ہے جس نے اس احمدی جماعت کو گزشتہ تین دہائیوں سے ہر حال میں پاکستان جیسے ملک میں دینی و دنیاوی اعتبار سے پہلے سے مضبوط بنا رکھا ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہمارا یقین کامل ہے کہ صرف اور صرف خدائے قدوس اور علیم وخبیر کی پاک ذات سے ہی ایسا ممکن ہے اور مخالفین احمدیت کو یہ بات سوچنی چاہئے۔ یہ یقیناً سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔ یہ یقیناً خلافت احمدیہ کی صداقت کا ایک منہ بولتا نشان ہے۔ یہ احمدیت کی صداقت کی ایک زندہ تصویر ہے۔ ہر ذی ہوش اور آنکھیں رکھنے والے کو اس پر غور کرنا چاہئے !!۔

دوسری طرف یہ بات بھی قابل غور ہے کہ پاکستان کے وہ تمام مسلم فرقے جنہوں نے ایک وقت میں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اکٹھے ہو کر خود کو سچا مسلم اور اتحاد و اتفاق کے پیکر بتایا تھا، آج ان کے اتحاد و اتفاق کی کیا حالت ہو چکی ہے۔ آج جس اسلام کو وہ پیش کر رہے ہیں، اس کی کیا حالت ہو چکی ہے۔ شیعوں کے امام بارگاہوں پر سنی حملہ آور ہیں اور سنیوں کی درگاہوں پر دیوبندی حملہ آور ہیں اور منافقت کی حد یہ ہے کہ امریکہ کی حمایت کی خاطر طالبان کو دہشت گرد بتا رہے ہیں اور اپنے مدرسوں میں طلباء کو یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ طالبان اسلام کے خادم اور صف اوّل کے مجاہد ہیں۔ ملک میں اتفاق و اتحاد ختم ہو کر خانہ جنگی کی سی کیفیت بنی ہوئی ہے۔ اقتصادی بدحالی آسمان کو چھو رہی ہے۔ کرپشن نے ملک کے تمام شعبوں کو دیمک کی طرح چاٹ لیا ہے۔ کروڑوں لوگ قدرتی آفات کا شکار ہیں۔ اور حکومت ہر طرح سے بے بس ہے۔ جی ہاں یہ دینی فرقہ ہائے ''اسلام'' پاکستان ہیں اور یہی وہ پاکستانی حکومت ہے جو آج اہل دنیا کے سامنے کشکول لئے بھیک مانگ رہے ہیں اور عالمی برادری کے رحم وکرم پر ان کی طرف سے آنے والی امداد کے منتظر رہتے ہیں۔

یہ حال ہوا اِس ملک کا جس نے اپنی اسلامی خدمت جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھانے سے شروع کی تھی اور یہی اسلامی خدمت یہ لوگ بھارت میں بھی کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ چنانچہ احمدیہ بک سٹالوں کو توڑنا احمدی مبلغین کو مارنا، معصوم نو احمدیوں کو تنگ کرنا، ان پر جھوٹے الزام لگا کر جھوٹے پولیس کیس میں پھنسا دینا، اور جماعت احمدیہ کے افراد کم تعداد میں ہیں ان کو مارنا پیٹنا اور قتل کرنے کے درپے رہنا اب یہی بھارت کے انتہا پسند ملاؤں کا بھی کام ہو چکا ہے۔ یہ تو خیر ہے کہ ہم ایک سیکولر ملک میں رہتے ہیں اور ہم اپنی محسن حکومت اور قانون فافذ کرنے والے اداروں کے شکرگزار ہیں کہ وہ یہاں پر ان کو ایسے مظالم ڈھانے کی اجازت نہیں دیتے اور جس حد تک ممکن ہے احمدیوں کی مدد کرتے ہیں لیکن اس موقع پر ہم نہایت افسوس سے لکھنا چاہتے ہیں کہ یہاں پر بھی جہاں مسلم آبادی قابل ذکر تعداد میں ہے، بعض سیاسی پارٹیوں کے ذمہ داران اور عوامی نمائندگان اپنے ووٹوں کی خاطر احمدیوں کے حقوق کی حق تلفی کرتے ہیں اور ایسے موقع پر قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی مجبور ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ بعض دفعہ عدالت عالیہ کے فیصلوں کو نافذ کرنے میں بھی دقت محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ہم نہایت ادب سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ عوامی نمائندگان جو صرف ووٹوں کی خاطر احمدیوں کے حقوق کو ہضم کر جاتے ہیں۔ پاکستان کی طرح ان پر بھی وہ وقت آسکتا ہے کہ پھر انہیں احمدیوں کے ساتھ ساتھ وطن عزیز کی باقی اقوام اور فرقوں کی فکر کرنی ہوگی کہ وہ بھی پھر آہستہ آہستہ اُن مظالم کا شکار ہونے والے ہیں۔ اگر اس سوچ اور طریق کو جاری رکھا گیا اور اس کو روکا نہیں گیا تو پھر یقیناً ان فرقوں کا مستقبل بھی تاریک ہوگا جو آج احمدیوں پر مظالم پر خاموش ہیں اور ان مظالم کی اجازت دے رہے ہیں۔

پاکستان کی موجودہ حالت پر خوب غور کرنا چاہئے کہ وہاں پر بھی اس ظلم کی شروعات احمدیوں پر مظالم سے ہی ہوئی تھی اور اب اس کی انتہا مسلم فرقوں کے مظالم پر ہو رہی ہے۔ لہٰذا بھارت کے انصاف پسندوں اور عقل وحکمت کا جوہر رکھنے والوں سے ہماری یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ احمدیوں پر ڈھائے جانے والے ان مظالم کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھیں اور ایک کمزور اقلیت کے مظالم کو نظرانداز نہ کریں تا کہ آنے والے تاریک دنوں سے یہ ملک بچا رہے۔ خدا ہماری محسن حکومت کو نظر بد سے بچائے اور اہالیان حکومت کو عقل ودانش کو استعمال کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو ابتلاء و آزمائش کے وقت صبر واستقلال اور حوصلہ اور ہمت کا اعلیٰ نمونہ قائم کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''مخالف چاہتے ہیں کہ میں نابود ہو جاؤں اور ان کا کوئی ایسا داؤ چل جائے کہ میرا نام ونشان نہ رہے مگر وہ ان خواہشوں میں نامراد رہیں گے اور نامرادی سے مریں گے اور بہتیرے اُن میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مر گئے اور قبروں میں حسرتیں لے گئے مگر خدا تمام میری مرادیں پوری کرے گا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ جب میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے اس جنگ میں مشغول ہوں تو میں کیوں ضائع ہونے لگا اور کون ہے جو مجھے نقصان پہنچا سکے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کا ہو جاتا ہے تو اس کو بھی اس کا ہونا ہی پڑتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں: ''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی، وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔'' (الوصیت صفحہ ۱۳۔۱۴)

.... (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات وارشادات میں سے بعض دعاؤں کا تذکرہ جن میں ذاتی اصلاح اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کی دعاؤں کے ذکر کے ساتھ زیادہ تر جماعتی ترقی اور کامیابی اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ظالم گروہوں اور ظالم حکمرانوں سے بھی ہمیں نجات بخشے۔ایسے فرعونوں سے ہمیں نجات بخشے جو طاقت کے نشے میں آج احمدیوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں اور ان کی خود پکڑ فرمائے۔

مکرم نصیر احمد بٹ صاحب ولد مکرم اللہ رکھا بٹ صاحب آف فیصل آباد کی شہادت۔شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 10 رستمبر 2010ء بمطابق 10 رتبوک 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج رمضان کا آخری جمعہ ہے اور یہ آخری روزہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس رمضان کو ذاتی زندگی میں بھی اپنے فضلوں کی بہار لانے والا بنا دے اور جماعتی ترقیات کے لئے بھی ایک نیا سنگِ میل ثابت ہو۔اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو قبول فرما کر ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے جو ہم نے اپنی ذات، اپنے بیوی بچوں، اپنے خاندان کے لئے کی ہیں۔اور ان دعاؤں کو بھی قبول فرمائے جو ہم نے جماعت کی ترقی کے لئے کی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ آپ کی جماعت کی ترقی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ترقیات مقدر ہیں۔ہماری دعائیں تو ان ترقیات کے لئے حقیر کوشش کر کے ان کی برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے ہیں اور اس ثواب میں حصہ دار بننے کے لئے جو ثواب اللہ تعالیٰ نے اس کی کامیابی اور ترقی کے لئے کوشش کرنے والوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے فیصلے کا اعلان کیا ہوا ہے کہ میں اور میرا رسول ہی غالب آئیں گے۔اگر اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں ہمیں یہ کامیابیاں دکھا کر حصہ دار بنالے گا تو یہ اس کا احسان ہے ورنہ اسے ہماری دعاؤں کی کیا ضرورت ہے؟ نہ اسے ہماری کوششوں کی ضرورت ہے۔پس ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر ہمیشہ اپنے فضل اور رحم کی نظر ڈالے رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں، اس کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جائیں۔

آج کے خطبہ میں مَیں نے مختلف دعائیں قرآنِ کریم میں سے، احادیثِ نبویہ میں سے، اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات اور ارشادات میں سے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے لی ہیں۔حضرت مسیح موعودؑ نے بعض قرآنی دعاؤں کی جہاں کہیں وضاحت بیان فرمائی ہے، اس وضاحت کو آپؑ کے الفاظ میں بیان کروں گا ورنہ عمومی طور پر یہ دعائیں ہی پڑھوں گا۔آپ میرے ساتھ دہراتے بھی جائیں اور آمین بھی کہتے جائیں۔جمعہ کے بعد بھی اس آخری روزے اور اس آخری برکت کے دن بقایا چند گھنٹوں کو دعاؤں سے بھرنے کی کوشش کریں۔ان دعاؤں میں جو مَیں نے لی ہیں ذاتی اصلاح اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کی بھی دعائیں ہیں اور زیادہ تر جماعتی ترقی اور کامیابی اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ-اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (الاحقاف:16)

اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ مَیں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی، اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہ دعا ایک دوسری سورت، سورۃ نمل میں بھی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں یا متبادل ہیں کہ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ (النمل:20) اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا تیس مہینے میں جا کر تمام ہوتا ہے۔یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تُو راضی ہو جائے اور میرے پر یہ بھی احسان کر کہ میری اولاد نیک بخت ہو اور میرے لئے خوشی کا موجب ہو اور میں اولاد پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ ہر یک حاجت کے وقت تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں ان میں سے ہوں جو تیرے آگے اپنی گردن رکھ دیتے ہیں نہ کسی اور کے آگے"۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 209 حاشیہ)

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی کہ: رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (سورۃ الفرقان آیت :75) کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کا ترجمہ اپنے الفاظ میں اس طرح فرمایا ہے کہ :

"مومن وہ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارے میں دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم ان کے پیش رَو ہوں"۔(یعنی نمونہ قائم کرنے والے ہوں)۔

(آریہ دھرم روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 23)

پس یہ چیز ہے جس سے گھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے ہیں اور افراد بھی جماعت کا فعال حصہ بن کر نسلاً بعد نسلٍ جماعتی ترقی میں حصہ دار بنتے چلے جاتے ہیں۔

پھر ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک دعا سکھائی کہ: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتبِ عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ دین کی خادم ہو۔جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری یا اور زادِراہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتا ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر"۔فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جو یہ تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً۔اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے، لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةُ الدُّنْیَا کو جو آخرت میں حسنات کی موجب ہو

جاوے''۔(ایسی دنیا کو مقدم کیا ہے جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے)۔'' اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الْآخِرَة کا خیال رکھنا چاہئے۔اور ساتھ ہی حَسَنَةُ الدُّنْیَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آگیا ہے جو کہ ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنے چاہئیں۔دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو۔نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 364,365 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس آخرت کی بھی ہمیشہ ایسی حسنات تلاش کریں۔دنیا کی حسنات وہ ہوں جو آخرت کی حسنات کا وارث بنائیں جس میں حقوق اللہ بھی ادا ہوتے ہوں اور حقوق العباد بھی ادا ہوتے ہوں۔

پھر اگلی دعا ہمیں یہ سکھائی: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ ۔وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔ (الاعراف:152) اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے بھائی کو بھی اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تُو رحمت کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

فرمایا: رَبَّنَااغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (آل عمران:148) اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی بھی، اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

پھر یہ دعا ہمیں سکھائی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ (الاعراف:156) تُو ہی ہمارا ولی ہے۔پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا ھُدْنَآ اِلَیْکَ (الاعراف:157) اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی، یقیناً ہم تیری طرف (توبہ کرتے ہوئے) آگئے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراھیم:41) اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی اے ہمارے رب!۔اور میری دعا قبول کر۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراھیم:41) اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی، جس دن حساب برپا ہوگا۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ ۔اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا (الفرقان:66) اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (الفرقان:67) یقیناً وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بہت بُری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

پھر یہ دعا ہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُالرَّاحِمِیْنَ (المومنون:119) اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا اٰمَنَّافَاغْفِرْلَنَاوَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُالرَّاحِمِیْنَ (المومنون:110) اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے۔پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ۔ (الشعراء:170)

اے میرے ربّ! مجھے اور میرے اہل کو اس سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِہٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (سورة التحریم:12) اے میرے رب! میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا لے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ایک جگہ اس کی اس طرح وضاحت فرمائی ہے کہ:

'' قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ نے مومن کی دو مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ایک مثال فرعون کی عورت سے ہے جو کہ اس قسم کے خاوند سے خدا کی پناہ چاہتی ہے''۔(یعنی فرعون سے)۔'' یہ ان مومنوں کی مثال ہے جو نفسانی جذبات کے آگے گر جاتے ہیں''۔(ان کے جو نفسانی جذبات ہیں وہ فرعون کی طرح نیکیوں سے روکنے والے ہوتے ہیں)۔'' اور غلطیاں کر بیٹھتے ہیں (پھر) پچھتاتے ہیں، توبہ کرتے ہیں، خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ان کا نفس فرعون سے خاوند کی طرح ان کو تنگ کرتا رہتا ہے۔وہ لوگ نفسِ لوّامہ رکھتے ہیں۔بدی سے بچنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔دوسرے مومن وہ ہیں جو اس سے اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔وہ صرف بدیوں سے ہی نہیں بچتے بلکہ نیکیوں کو حاصل کرتے ہیں۔ان کی مثال اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ سے دی ہے۔ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا (التحریم:13)۔ہر ایک مومن جو تقویٰ و طہارت میں کمال پیدا کرے وہ بروزی طور پر مریمؑ ہوتا ہے۔اور خدا اس میں اپنی روح پھونک دیتا ہے جو کہ ابنِ مریمؑ بن جاتی ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 522,523 جدید ایڈیشن ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ مومن بنائے جو نیکیوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور اس رمضان میں جو نیکیاں ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ان میں دوام حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں اور تقویٰ اور طہارت میں ہمارے قدم ہر آن آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔نیز اللہ تعالیٰ ظالم گروہوں اور ظالم حکمرانوں سے بھی ہمیں نجات بخشے۔ایسے فرعونوں سے ہمیں نجات بخشے جو طاقت کے نشے میں آج احمدیوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں اور ان کی خود پکڑ فرمائے۔

پھر سورة قمر کی ایک آیت میں یہ دعا ہے۔ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (سورة القمر:11) کہ مَیں یقیناً مغلوب ہوں۔پس میری مدد کر۔

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ (القصص:22) اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ (الشعراء:118)۔ اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ فَتْحًا وَ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (سورة الشعراء:119) پس میرے درمیان اور ان کے درمیان واضح فیصلہ کر دے اور مجھے نجات بخش اور ان کو بھی جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں۔

انبیاء اور ان کی جماعتوں کا اصل ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس زمانے میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے واضح فرما دیا ہے کہ ہماری کامیابی، ہماری فتوحات دعا کے ذریعے سے ہونی ہیں۔نہ کہ کسی ہتھیار سے، نہ کسی احتجاج سے نہ کسی اور ذریعے سے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ نمبر 36 جدید ایڈیشن ربوہ)۔

پس دعاؤں کو مستقل مزاجی سے کرتے چلے جانا یہی ہمارا فرض ہے اور یہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔

پھر یہ دعا سکھائی۔فرمایا کہ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ (سورة المومنون:98)۔اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ وَ اَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (سورة المومنون:99)۔اور اس بات سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب! کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ (سورة الاعراف:127)۔

اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں کہ'' اے خدا! اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آجائے اور ایسا کر کہ ہماری موت اسلام پر ہو۔جاننا چاہئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 420,421)

پھر یہ دعا ہے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (سورة الاعراف :24) اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں:'' ہمارا اعتقاد ہے کہ جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے ذریعہ زیر کیا تھا۔اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے''۔(پس ہمارا ہتھیار تلوار نہیں بلکہ دعا ہے)

(ملفوظات جلد سوم ۔ صفحہ 190۔جدید ایڈیشن ربوہ)

'' شیطان پر آدمِ اوّل کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا......الخ (الاعراف:24)۔اور آدمِ ثانی (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام) کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرتا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 190,191 جدید ایڈیشن ربوہ)

پھر ایک دعا سکھائی: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران :9) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے، بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔یقیناً تُو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

پھر یہ دعا ہے کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَابِہٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْلَنَا ۔ وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْن (البقرہ:287) اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔اور اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا (ان گناہوں کے نتیجہ میں) ہم سے پہلے لوگوں پر تُو نے ڈالا۔اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔اور ہم سے درگزر کر، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر۔تُو ہی ہمارا والی ہے، پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے اس کا اس طرح ترجمہ فرمایا ہے کہ:'' یعنی اے ہمارے خدا! نیک باتوں کے نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں مت پکڑ جن کو ہم بھول گئے اور بوجہ نسیان ادا نہ کر سکے''۔(ایسی باتیں جن کو ہم بھول کر ادا نہ کر سکے ان کی وجہ سے پکڑ نہ کر)۔'' اور نہ ان بد کاموں پر ہم سے مؤاخذہ کر جن کا ارتکاب ہم نے عمداً نہیں کیا''۔(ایسے ادھورے کام جن کا ارتکاب ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا، ان پر ہمیں نہ پکڑ) بلکہ سمجھ کی

غلطی واقع ہوگئی۔اور ہم سے وہ بوجھ مت اٹھوا جس کو ہم اٹھانہیں سکتے۔اور ہمیں معاف کر اور ہمارے گناہ بخش اور ہم پر رحم فرما‘‘۔(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر23صفحہ نمبر25)

پھر ایک دعا ہے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَاعَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (البقرة251)
اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اگر ہمارا خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا (کہ ہمیں معاف فرما سکے) تو پھر وہ ایسی دعا بھی ہرگز نہ سکھلاتا۔ (چشمۂ معرفت۔روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 25)

پھر ایک دعا ہے۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (الاعراف:48) اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں میں سے نہ بنا۔

رَبَّـنَـا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (المائده آيت 84)۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں گواہی دینے والوں میں تحریر کرلے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں احادیث سے ملتی ہیں جو مَیں نے لی ہیں۔فرمایا کہ:

اے اللہ! میں تجھ سے سستی ، بڑھاپے، گناہوں، چٹی اور فتنہ قبر اور عذابِ قبر، آگ کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔تُو مجھے دولت کے فتنے کے شر سے اپنی پناہ میں لے لے۔مَیں تجھ سے غربت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ کا طلبگار ہوں۔اے اللہ تو میری خطائیں برف اور اولوں کے پانی سے دھودے۔اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو تو میل سے صاف کردیتا ہے۔اور تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری فرمادے جس طرح تو نے مشرق و مغرب میں دوری پیدا فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ من المأثم والمغرم۔حدیث نمبر6368)

پھر ایک دعا ہے۔اے اللہ! میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے گھر کو میرے لئے وسیع کردے اور میرے لئے میرے رزق میں برکت ڈال دے۔

(السنن الکبری لنسائی کتاب عمل الیوم واللیلة باب مایقول اذا توضأ حدیث نمبر9908)

پھر ہے: اے اللہ! مَیں بے بسی، سستی، بزدلی اور تھکا دینے والے بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔اور اے خدا! میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے بچنے کے لئے پناہ مانگتا ہوں۔ (صحيح بخاری كتاب الدعوات باب التعوذ من فتنة المحياوالممات ۔حديث نمبر6367)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعْ ۔وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ۔ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ۔ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں عاجزی اور انکساری نہیں، اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو مقبول نہ ہو۔اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو کوئی فائدہ نہ دے۔میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن الترمذی كتاب الدعوات باب 68/68 حديث نمبر3482)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغُفُوْرُ الرَّحِيْمِ۔اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے ہیں۔تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔تُو اپنی جناب سے مجھے مغفرت عطا فرمادے اور مجھ پر رحم فرما۔اور اے خدا یقیناً تو ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء فی الصلاة حدیث نمبر6326)

اے اللہ! مجھے میری خطائیں معاف فرمادے اور میرے سب معاملات میں میری لاعلمی (جہالت) اور میری زیادتی کے شر سے مجھے بچالے۔اور ہراس (نقصان اور شر) سے بچالے جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں بخش دے، میری دانستہ، نادانستہ اور ازراہِ مذاق کی ہوئی ساری خطائیں مجھے بخش دے کہ یہ سب میرے اندر موجود ہیں۔جو خطائیں مجھ سے سرزد ہوچکیں اور جو ابھی نہیں ہوئیں اور جو مخفی طور پر مجھ سے سرزد ہوئیں اور جو کھلم کھلا میں نے کیں وہ سب مجھے بخش دے۔تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹا دینے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفرلی......حدیث نمبر6398)

اے اللہ! میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ مدّ مقابل سے بحث کرتا ہوں اور تیرے ہی حضور اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔تو مجھے میرے اگلے پچھلے، اعلانیہ، پوشیدہ سب گناہ بخش دے۔تو ہی مقدم اور مؤخر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ من الیل حدیث نمبر6317)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَ تَحْتِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا۔

اے اللہ! تو میرے دل میں نور پیدا فرمادے، میری آنکھوں میں نور پیدا فرمادے، میرے کانوں میں نور پیدا فرمادے، میرے دائیں میرے بائیں، اوپر اور نیچے اور آگے اور پیچھے نور پیدا فرمادے۔اور مجھے نورِ مجسم بنا دے۔ (صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ من الیل۔ حدیث نمبر6316)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبُّک وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔اے اللہ میرے دل میں اپنی اتنی محبت ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

(سنن الترمذی كتاب الدعوات باب 73/000حديث نمبر3490)

يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى طَاعَتِکَ۔اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت پر قائم رکھ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر3صفحہ نمبر499مسند ابی ھريرة حديث نمبر9410عالم الكتب بيروت طبع اول 1998)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں سے جو مَیں نے کی ہیں استفادہ کرنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کچھ دعائیں پیش کرتا ہوں۔یہ بعض الہامی دعائیں ہیں۔

پہلی دعا ہے رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

(حقيقة الوحی روحانی خزائن جلد نمبر22صفحہ نمبر224)

پھر آپؑ نے ایک دعا لکھی ہے کہ: اے میرے قادر خدا! اے میرے پیارے رہنما! تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہلِ صدق وصفا۔اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ، یا بغض، یا دنیا کی حرص وہوا‘‘۔

(پيغام صلح روحانی خزائن جلد نمبر23صفحہ نمبر439)

’’مَیں گناہگار ہوں اور کمزور ہوں۔تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر۔کیونکہ تیرے فضل وکرم کے سوا اور کوئی نہیں ہے جو مجھے پاک کرے‘‘۔

(بدر جلد نمبر 3صفحہ نمبر 41)

يَااَحَبَّ مِنْ كُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ اَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلَصِيْنَ۔ اے محبوبوں سے محبوب ذات! میرے گناہ مجھے بخش دے اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں شامل فرما۔

(مکتوبات احمد جلد دوم مکتوب بنام منشی رستم علی صاحب صفحہ 539ضياء الاسلام پريس ربوه)

کسی سوال کرنے والے نے آپؑ سے یہ سوال کیا کہ نماز میں حصولِ حضور کا کیا طریقہ ہے؟ کس طرح توجہ پوری طرح پیدا کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے یہ دعا اسے لکھ کر بھجوائی کہ:

’’اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال مَیں گناہگار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں۔تو اپنے فضل وکرم سے میرے گناہ بخش۔اور میری تقصیرات معاف کر۔اور میرے دل کو نرم کردے۔اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے۔تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہوکر حضورِ نماز میسر آوے۔

(فتاوی حضرت مسيح موعودؑ صفحہ نمبر37)

رَبِّ ارْحَمْنِیْ اِنَّ فَضْلَکَ وَرَحْمَتَکَ يُنْجِی مِنَ الْعَذَابِ۔اے میرے رب! مجھ پر رحم فرما۔یقیناً تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ نمبر621ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔اے میرے رب! تُو مجھے دکھا کہ تو مردہ کیونکر زندہ کرتا ہے اور آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما۔

(براهين احمديه روحانی خزائن جلد نمبر1صفحہ نمبر266)

رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَّكَاذِبٍ۔اے میرے خدا! صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا۔تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے؟ (تذكره صفحہ نمبر532ايڈيشن چہارم ربوه)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ۔اے میرے رب! مجھے اپنے تمام انوار دکھلا۔
(تذکرہ صفحہ نمبر534ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ (تذکرہ صفحہ نمبر576ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرَۃً۔اے میرے رب! میری حفاظت کر۔ کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے ہنسی کی جگہ ٹھہرالیا۔ (تذکرہ صفحہ نمبر578جدید ایڈیشن ربوہ)

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ۔اور تو خیر الوارثین ہے۔اے میرے رب! امت محمدیہ کی اصلاح کر۔اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کردے۔اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد نمبر1صفحہ 266)

وَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً کَثِیْرَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیَّ۔یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکا دے۔ یہ ایک الہام تھا۔آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے متعلق۔
(تذکرہ صفحہ نمبر660ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَصَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ وَتَوَفَّنَا فِیْ اُمَّتِہٖ وَابْعَثْنَا فِیْ اُمَّتِہٖ وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّ لِاُمَّتِہٖ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا فِیْ عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے، اور اپنے نبی اور حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج اور ہمیں آپ کے امّتی ہونے کی حالت میں موت دے اور ہمیں آپ کی امّت میں ہی اٹھانا اور تُو نے ان امّت سے جو وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما۔اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔پس ہمیں اپنے مومن بندوں میں لکھ لے۔
(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ627۔ایڈیشن 2008ء مطبوعہ قادیان)

رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ۔اے میرے خدا! مجھے آگ پر مسلط کردے۔
(تذکرہ صفحہ نمبر518ایڈیشن چہارم ربوہ)

ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے، تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔
(بدر جلد 2نمبر 30)

اے ربّ العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا۔تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہوجاؤں۔میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہوجائے۔مَیں تیری وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔آمین ثم آمین (الحکم۔21رفروری1898ءجلد نمبر2نمبر1)

پھر آپ کا ایک الہام ہے: رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش، ہم خطا پر تھے۔(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد نمبر22صفحہ نمبر104)

ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں: ”اے ہمارے رب العزت! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری بلاؤں کو دور فرما اور تکالیف کو بھی دور فرما، اور ہمارے دلوں کو ہر قسم کے غموں سے نجات بخش اور کفیل ہو ہماری مصیبتوں کا۔اور ہمارے ساتھ ہو جہاں پر بھی ہم ہوں۔اے ہمارے محبوب اور ڈھانپ دے ہمارے ننگ کو اور امن میں رکھ ہمارے خطرات کو۔اور ہم نے توکل کیا تجھ پر اور ہم نے تیرے سپرد کیا اپنا معاملہ، تو ہی ہمارا آقا ہے۔دنیا میں اور آخرت میں اور تُو ارحم الراحمین ہے قبول فرما۔اے ربّ العالمین“۔
(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر17صفحہ نمبر182)

پھر ایک جگہ فرمایا: ”اے خداوند قادر و مطلق اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت اور یہی سنت ہے کہ تو بچوں اور امیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تُو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہوجائیں۔اگر تو چاہے تو تُو ایسا کرسکتا ہے کیونکہ کوئی بات تیرے آگے انہونی نہیں“۔
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد نمبر3صفحہ نمبر120)

آئینہ کمالات اسلام میں یہ لکھا ہے۔فرماتے ہیں کہ: ”اے میرے ربّ! اپنے بندہ کی نصرت فرما۔اور اپنے دشمنوں کو ذلیل اور رسوا کر۔اے میرے ربّ! میری دعا سن۔اور اسے قبول فرما۔کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جاتا رہے گا۔اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔اے ازلی ابدی خدا! میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔
(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ نمبر569۔ترجمہ)

فرمایا کہ: آج مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کررہا تھا تو یہ الہام ہوا کہ زندگی کے فیشن سے دور جاپڑے ہیں۔ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ پس پیس ڈال ان کو خوب پیس ڈالنا۔فرمایا کہ: میرے دل میں خیال آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے۔اور وہ دعا یہ ہے۔

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَکَ وَاَعْدَائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

اے میرے رب تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو پیس ڈال۔ٹکڑے ٹکڑے کردے اور اپنے وعدہ کو پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے۔
اس دعا کو دیکھا اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔
(تذکرہ صفحہ نمبر426,427ایڈیشن چہارم ربوہ)

اللہ تعالیٰ آج بھی ہمیں خارق عادت نشان دکھائے۔

یہ بھی الہامی دعا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔اے اللہ رحمتیں بھیج آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر۔ (تذکرہ صفحہ نمبر25ایڈیشن چہارم ربوہ)

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک دعا تھی اس سے استفادہ کرتے ہوئے مَیں یہ دعا آخر میں پیش کرتا ہوں کہ:

”اے میرے مالک میرے قادر میرے پیارے میرے مولیٰ میرے رہنما اے زمین وآسمان کے خالق اور اس میں موجود ہر چیز پر تصرف رکھنے والے۔اے خدا جس نے لاکھوں انبیاء اور کروڑوں رہنماؤں کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔اے وہ عَلِیٌّ وَ کَبِیْرٌ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی دنیا میں معبوث فرمایا، اے وہ رحمان خدا جس نے مسیح جیسا رہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کی امت میں امت کی رہنمائی کے لئے پیدا فرمایا۔اے نور کے پیدا کرنے والے اور ظلمت کے مٹانے والے! ہم تیرے عاجز بندے تجھ سے تیرے وعدوں کا واسطہ دے کر جو تو نے اپنے محبوب اور سب سے پیارے رسول اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہیں۔نیز ان وعدوں کا واسطہ دے کر جو تُو نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشقِ صادق سے کئے ہیں۔تیرے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے یہ فریاد کرتے ہیں کہ ان وعدوں کے پورا ہونے کے عظیم الشان نشان ہمیں دکھا۔ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں کہ تو سچے وعدوں والا ہے۔تو یقیناً اپنے وعدے پورے کرے گا۔لیکن ہمیں یہ خوف بھی دامنگیر ہے کہ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کی وجہ سے یہ وعدے پورے ہونے کا وقت آگے نہ چلا جائے۔تیری رحمانیت اور تیری رحیمیت کا واسطہ دے کر تجھ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے عملوں سے چشم پوشی فرماتے ہوئے ہمارے گناہوں اور ظلموں کے باوجود ہمیں اپنے انعاموں اور احسانوں سے اس طرح نوازتا چلا جا جس طرح تو نے ہمیشہ سے ہم سے سلوک رکھا ہے۔باوجود اس کے کہ ہم نے اپنا حق اس طرح ادا نہ کیا جو حق ادا کرنے کا حق ہے۔مگر تو ہمیشہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش ہم پر برساتا رہا۔اور ہمارے ایمانوں کو مضبوط تر کرتا رہا۔میں آج پھر عاجزانہ طور پر تیرے سامنے پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ اے رحمان خدا! اے وہاب خدا! اے ستار العیوب خدا! اے غفور الرحیم خدا! اپنی رحمانیت اور وہابیت کے دروازے کبھی ہم پر بند نہ کرنا۔ہمارے عیبوں اور ہماری کمزوریوں سے ہمیشہ پردہ پوشی فرمانا۔ہم پر بخشش اور رحم کی نظر رکھنا۔اور جس سلوک سے ہمیں اب تک نوازتا رہا ہے اس کو کبھی بند نہ کرنا۔ہم تجھ سے ہر اس خیر کے طالب ہیں جو تو نے کسی کے لئے بھی مقدر کی ہے۔بلکہ ہر وہ خیر جس کا تو مالک ہے محض اور محض اپنے فضل سے عطا فرما۔اے میرے خدا! میں تیری تمام صفات کا واسطہ دے کر تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کی خیر سے ہمیں متمتع فرما۔

اے ہمارے پیارے خدا! ہم نہایت درد دل کے ساتھ اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور جھکتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہماری دعاؤں کو رحم فرماتے ہوئے اپنے وعدے کے مطابق کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ، ہماری دعاؤں کو سن۔ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو تیری عبادت سے بیزار ہیں، بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ پیدا کردے۔ہمیں اپنے خالص عبد رحمان بنادے۔ہمارے سینے اپنی محبت میں سرشار کردے۔ہمارے اعمال و اقوال عمدہ اور صاف کر دے۔جو تیرے چہرے اور تیرے حکم پر قربان ہونے والے ہوں۔ہم تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے والے بن جائیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرے حکم کے مطابق درود بھیجنے والے بن جائیں۔میرے مسیح موعود کو جن کو تُو نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق بھیجا ہے، آپ کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ دکھانے والے بن جائیں۔آپ کو حکم اور عدل مانتے ہوئے آپ کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ہوں۔

اے خدا! ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ہمارے سینے اپنی محبت اور اپنے پیاروں کی محبت سے بھردے۔ہماری

کمزوریوں کو دور فرما۔ شیطان کے تسلط سے ہمیں ہمیشہ بچا۔ ہم وہ قوم بن جائیں جو تیرے پیار کو ہمیشہ جذب کرنے والے ہیں۔ ہمیں تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا۔ اور تمام مصیبتوں سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اے ہمارے خدا! یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ دنیا کے سینے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ اور تمام مسلمانوں کو امتِ واحد بنا دے۔ تمام فتنے اور فساد جنہوں نے مسلمانوں کو گھیرا ہوا ہے ان سے مسلمانوں کو نکال۔ ان کی آنکھیں کھول تا وہ تیرے مسیح موعود اور مہدی موعود کو پہچان لیں۔ اے اللہ! دنیا کو عقل دے کہ وہ زمانے کے امام کو پہچان کر آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں۔ آمین یارب العالمین۔

آج پھر ایک افسوسناک خبر ہے۔ مکرم نصیر احمد بٹ صاحب جو مکرم اللہ رکھا بٹ صاحب کے بیٹے تھے اور فیصل آباد میں رہتے تھے، ان کو پرسوں 8 ستمبر کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نصیر احمد بٹ صاحب کے دادا غلام محمد صاحب قادیان کے قریب موضع ڈلہ کے رہنے والے تھے اور آپ کے خاندان میں آپ کے دادا کے ذریعے سے احمدیت آئی تھی۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں بیعت کی سعادت ملی تھی۔ نصیر صاحب کی تعلیم تھوڑی تھی۔ ان کی اپنی دکان تھی۔ یہ پھل بیچنے کا کام کیا کرتے تھے۔ 8 ستمبر کو ساڑھے گیارہ بجے دن کے قریب یہ اپنی دکان پر بیٹھے تھے اور ایک موٹر سائیکل سوار آیا جس نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا اور اس نے پستول نکال کر دو تین فٹ کے فاصلے سے فائر کئے۔ پانچ گولیاں شہید کے سینے میں لگیں اور ایک گولی چہرے پر لگی جس سے موقع پر شہید ہو گئے۔ اس وقت دکان پر ملازم بھی موجود تھا اور بہت سارے گاہک بھی موجود تھے۔ بڑی دکان تھی اور وہ جگہ بھی ایسی ہے کہ جہاں بازار میں کافی رَش ہوتا ہے۔ لیکن ملزم بڑی آسانی سے وہاں سے فائر کرنے کے بعد چلا گیا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 51 سال تھی۔ نہایت مخلص اور ایماندار، نظامِ خلافت سے عشق رکھنے والے انسان تھے۔ مربیان سے بھی غیر معمولی تعلق کا اظہار کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ نے لکھا ہے کہ اگر کبھی خطبہ براہِ راست نہ سن سکتے اور miss ہو جاتا تو آ کے پھر پوچھتے تھے کہ کیا خطبہ آیا تھا اور اس کے پھر خاص خاص پوائنٹ یاد رکھا کرتے تھے۔ اپنے کاروباری حلقے میں بھی اور محلے میں بھی بڑے مشہور تھے اور بڑے پسند کئے جاتے تھے۔ ہر دلعزیز تھے۔ بڑے صلح جُو تھے۔ اپنوں غیروں سبھی کا خیال رکھتے تھے اور صابر شاکر انسان تھے۔ ان کے جنازے پر وہاں غیر از جماعت کاروباری حضرات جو ہیں ان کی بھی کثیر تعداد شامل ہوئی۔ اسی طرح ان کے جو بہت سارے مستقل گاہک تھے وہ بھی ان کے جنازے میں شامل ہوئے۔ خاص صفت ان کی مہمان نوازی کی تھی۔ بڑے شوق سے مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ بھی لجنہ کی صدر رہی ہیں۔ مرحوم کے بوڑھے والدین زندہ ہیں اور پانچ بھائی اور چار بہنوں کے علاوہ اہلیہ ہے، اور ایک بیٹا ہے جس کی تئیس سال عمر ہے۔ عائشہ نصیر اٹھارہ سال کی بیٹی ہیں اور ایک گیارہ سالہ بچی شجیلہ نصیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لواحقین کو، عزیزوں کو، پیاروں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور شہید مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ ابھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ ان کی نمازِ جنازہ غائب ادا کروں گا۔ ✲ ✲ ✲

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

Ahmad Computers

Naseem Khan

(M) 98767-29998
(M) 98144-99289

e-mail : naseemqadian@gmail.com

Ahmad Computers

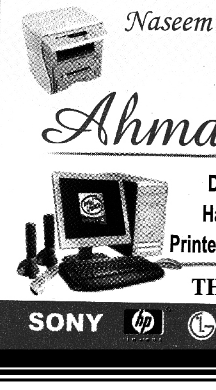

Deals in: All Kinds of New & Old Computers, Hardwares, Accessories, Software Solutions, Printers, Cartridge Refilling, Photostate Machines etc.

THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516

SONY hp LG Intel Microsoft Canon

تعمیر مساجد

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تعمیر مساجد کی ایک مد قائم ہے بعض جماعتیں مقامی طور پر خوشی سے تعمیر مسجد کے کاموں کیلئے مالی قربانی کرتی ہیں۔ بعض جماعتیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں وہ اپنی جماعت میں تعمیر کیلئے سارے اخراجات کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتیں۔ ایسی جماعتوں کو صدر انجمن احمدیہ حسب گنجائش بجٹ اپنی مختص رقم میں سے حسب ضرورت رقم دیتی ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے گھر میں کوئی خوشی ہوئی نوکری میسر آئے نوکری میں ترقی حاصل ہو نیا مکان بنانے کی توفیق ملے تو اس موقعہ پر تعمیر مسجد کی مد میں حسب توفیق چندہ کی ادائیگی کرنی چاہئے نیز صاحب حیثیت افراد کو اس میں نمایاں حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ چندہ دہندگان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اِس للّٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

رپورٹ کارگزاری فارم مجلس انصار اللہ بھارت

جملہ ناظمین وزعماء کرام مجالس کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا رپورٹ کارگزاری فارم تبدیل ہو کر چھپ چکا ہے۔ پرانے فارم کینسل کر دیئے گئے ہیں اور اسی طرح نیا معیار موازنہ لائحہ عمل ’’ہدایات‘‘ کے نام سے شائع ہو چکا ہے، اگر یہ فارم آپ نے حاصل نہیں کئے یا آپ کو نہیں ملے ہیں تو دفتر کو مطلع کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ آپ کی مجلس شہری ہے یا دیہاتی تاکہ اس کے مطابق فارم بھجوائے جاسکیں۔ نومبر ۲۰۱۰ء سے نئے رپورٹ فارم پر ہی رپورٹ آنی چاہئے۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

عیدالاضحیہ: عظیم قربانی کی عید

از: مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مربی سلسلہ، نظارت اصلاح وارشاد قادیان

مذہب اسلام میں ۱۰ ذی الحجہ کے دن کو عید الاضحیہ کا دن کہا جاتا ہے۔ اسے بڑی عید یا قربانیوں کی عید بھی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک ایسی عظیم الشان قربانی کی یاد دلاتی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رضاء کیلئے کی تھی۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۔ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ۔ قَدْصَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ۔ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ۔ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الصّٰفّٰت: ۱۰۳ تا ۱۱۲)

ترجمہ: پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا، اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور کر، تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا، تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہوگئے اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک ذبح عظیم کے بدلے اسے بچالیا اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا"۔

ان آیات کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ گزرے ہوئے اس عظیم الشان واقعہ کا ذکر ہے جس کی یاد میں ہزاروں سال سے لوگ عید مناتے چلے آرہے ہیں، لیکن اس عید کو بعض لوگوں نے اب جو شکل دے دی ہے، وہ اس قربانی کی روح کی بالکل خلاف ہے اور جو عید وہ مناتے ہیں وہ سوائے جانور ذبح کر دینے اور گوشت کھانے اور اچھے اور قسماقسم کے نئے نئے کپڑے پہن کر خوشیاں منانے کے اور کچھ نہیں۔

جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"......عید کی انتہاء ہنسی خوشی اور قسم قسم کے تعیّشات قرار دئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ایسا مسرّت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے......الغرض ہر قسم کے کھیل کود، لہو ولعب کا نام عید سمجھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی"۔

(ملفوظات جلد نمبر ۱۔ صفحہ ۳۲۶)

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"......سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو اِس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عیدِ رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بزل الروّح ہے مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں، ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے، امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور اُمّتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں، ان کی حقیقت اس اُمتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر ۱۔ صفحہ ۳۲۷)

اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور روحانی فرزندِ جلیل سیدنا و امامنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عید اور قربانیوں کے صحیح مقصد کو پیش فرمایا ہے، جس کے تحت ہم سب کو اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور ہر قربانی کرنے والے کو ان امور کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور قربانی کی اس روح کو مدنظر رکھ کر اپنی توفیق کے مطابق جانور کی قربانی کرنی چاہئے۔

جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کیلئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کیلئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے یعنی اس سے

باقی مضمون صفحہ 16 کے کالم 2 پر ملاحظہ فرمائیں

عیدالاضحیہ کی قربانی کے احکامات

از: مکرم مولوی سید آفتاب احمد نیر مبلغ انچارج کلکتہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت محبت رکھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ انسان کو دوسری تمام مخلوق پر فائق رکھا ہے نہ صرف فائق رکھا ہے بلکہ ساری مخلوق کو اس کے لئے خادم بنا دیا ہے اور مسخر کر دیا ہے اور اپنے طور پر اسے انعام و اکرام کیلئے خود ہی دونوں جہاں عطا کردئے دونوں جہاں میں صرف ایک جہاں کو دارالعمل قرار دیا اور دوسرے جہاں کو دارالعمل نہیں دارالجزاء قرار دیا۔ پس اس کے حصہ اوّل یعنی دارالعمل میں بھی ایک روحانی لذت اندرونی کیفیت کے طور پر عطا کرتا رہتا ہے۔ مثلاً بظاہر اللہ تعالیٰ کا ایک مؤمن بندہ ایک ظالم کے ہاتھوں شہید ہو جاتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ پھر دنیا میں آؤں اور پھر اس طرح شہادت کا مقام حاصل کروں۔ اگر اللہ تعالیٰ شہید کی خواہش وانعام کے متعلق پوچھے تو وہ یہی کہے گا کہ اے اللہ! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج تا کہ پھر اس شہادت کے انعام حاصل کرنے کا موقع پاؤں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ظاہری طور پر بھی خوشیاں منانے کا حکم دیتا ہے۔ اس کی دی ہوئی نعمتوں کو استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ عید منانے کو کہتا ہے۔ حقیقی خوشی چونکہ ایثار و قربانی سے حاصل ہوتی ہے اس لئے قربانی کا حکم دیتا ہے مگر نادان انسان کبھی افراط کبھی تفریط کرتا ہے۔ مثلاً قربانی کے جانور کے تعلق سے نہایت حقیر چیز کو پیش کرتا ہے۔ یا کبھی ایسی سختی کرتا ہے کہ اگر مثلاً جانور کے غیر ضروری اعضاء کان، سینگ یا دُم وغیرہ کٹے ہوں تو اُسے پیش نہیں کرتا خواہ وہ کتنا ہی فربہ ہو۔ قربانی کے احکام بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

" قربانی کے جانور کے لئے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دُنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جاسکتا ہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا نہ ہو۔ یعنی سینگ بالکل ہی ٹوٹ نہ گیا ہو۔ اگر خول اُوپر سے اُتر گیا ہو اور اُس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتا ہے۔ کان کٹا نہ ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے"۔

(خطبات محمود جلد دوئم صفحہ ۷۳ مطبوعہ ربوہ)

قربانی کے جانور کی کیفیات بیان کرنے کے بعد ایام قربانی کے تعلق سے حضورؓ آگے فرماتے ہیں:

" قربانی آج (یعنی عید کے دن: ناقل) اور کل اور پرسوں کے دن ہوسکتی ہے لیکن اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو تو حضرت صاحبؑ کا بھی اور بعض اور بزرگوں کا یہی خیال ہے کہ اس سارے مہینہ (ذی الحج: ناقل) میں قربانی ہوسکتی ہے"۔

(خطبات محمود جلد دوئم صفحہ ۷۳)

قربانی کی کیفیت بیان کرتے ہوئے قربانی کی کمیت کے تعلق سے بھی احکام یوں بیان فرماتے ہیں:

اُس عید کے احکام یہ ہیں کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے کی قربانی ہوسکتی ہے اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر ایک شخص بھی کرسکتا ہے ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ یہاں خاندان سے دور ونزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں۔ اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو اُن پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوندوں سے علیحدہ اُن کے ذریعہ آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کرسکتی ہیں ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔ بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہوسکتے ہیں"۔ (خطبات محمود جلد دوئم صفحہ ۷۲ مطبوعہ ربوہ)

گوشت کی تقسیم کے تعلق سے ارشاد ہے:

" قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا۔ چاہئے کہ خود کھائیں، دوستوں کو دیں چاہیں تو سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو کہ اس سے محبت پڑھتی ہے"۔

(خطبات محمود جلد دوئم صفحہ ۷۳)

قربانی کی عید میں جو سبق دیئے گئے ہیں وہ دراصل انفاق فی سبیل اللہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الایۃ) اور لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ...... کے مضمون میں شامل ہیں۔ قربانی کے جانور کی حیثیت کے تعلق سے واضح ہو چکا ہے۔ مگر اس کے پیچھے جو روح قائم ہے اور جو سبق ہمیں ملتا ہے وہ خود اپنے آپ کو واقف زندگی کے طور پر پیش کرنا ہے اور اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر پیش کرنا۔ اس مضمون کی وسعت کا احاطہ تو یہاں ممکن نہیں ہے البتہ ایک اور غلطی کا ازالہ بھی کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جو حضرت مصلح موعودؓ کے ہی الفاظ میں ہیں ہی ملاحظہ ہو:

" بعض لوگ کہتے ہیں کہ کس غریب کو اچھا کپڑا دینے کا کیا فائدہ......؟ اس کی بجائے اگر دس غریبوں کو کھدر کے کپڑے بنوا دیئے جائیں تو زیادہ اچھا ہوگا۔ یا مثلاً ایک شخص کو پلاؤ کھانے کی بجائے دس کو آٹا دے دیا جائے تو یہ بہتر ہے۔ لیکن یہ ان کی غلطی ہے۔ اسلام فطرت کی گہرائیوں کو دیکھتا ہے۔ اسلام جانتا ہے کہ غرباء روزانہ اُمراء کو اچھا کھانا کھاتے اور اچھا کپڑا پہنتے دیکھتے ہیں اور خود بھی چاہتے ہیں کہ ایسے ہی کپڑے پہنیں اور ویسے ہی کھانا کھائیں۔ اسلئے ایسی ہی صورت ہونی چاہئے کہ اُن کو اس کے مواقع حاصل ہوسکیں۔

باقی مضمون صفحہ 16 کے کالم 1 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ لندن 2010 از صفحہ 20

احمدی ہوتا ہوں۔

پھر ایک گاؤں Comoe Ngoua میں وہاں کے ایک سکول ٹیچر آمانی ابراہیم ہیں جنہوں نے فلاسفی کی تعلیم حاصل کی ہے اور علم فلاسفی پر بہت فخر تھا کہ مجھے دلائل میں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ احمدی مشنری سکول میں آیا اور تبلیغ شروع کردی اور بہت دلائل سے تبلیغ کی۔ مَیں نے لوگوں سے کہا کہ یہ میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ جب گفتگو ہوئی تو مَیں سمجھ گیا کہ میں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اور مَیں دھیما پڑ گیا اور بالآخر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگیا۔ حضور نے فرمایا کہ جو سعید فطرت لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اس طرح بھی ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔

تعمیر مساجد: حضور نے مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ناروے (Norway) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ''مسجد بیت النصر'' کی تعمیر تقریباً مکمل ہوچکی ہے۔ آئرلینڈ میں پہلی مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کا قطعہ خرید لیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی بنیاد رکھی جائے گی۔ پرتگال میں بھی مسجد کے لئے زمین کی کوشش ہو رہی ہے۔ امید ہے اس سال کامیابی ہوجائے گی۔ ایکوٹوریل گنی (Ecotourial Guinea) میں پہلی مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ کوموروز آئی لینڈ (Comoros Island) میں زمین خرید لی گئی ہے۔ اسی طرح روانڈا (Rwanda) وغیرہ میں بھی قطعات لے لئے گئے ہیں۔ امسال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے ان کی کل تعداد 294 ہے۔ ان میں سے 115 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 179 بنی بنائی ملی ہیں۔ امریکہ میں لاس اینجلس میں مسجد ''بیت الحمید'' کی نئے سرے سے تعمیر ہوئی ہے۔ کینیڈا میں جلسہ گاہ حدیقہ احمد میں موجود عمارت کو مسجد میں تبدیل کرنے کے لئے قانونی اجازت مل چکی ہے۔ جرمنی میں بھی مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ ہندوستان میں دوران سال 13 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ نیپال میں بھی ایک مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ بنگلہ دیش میں چار مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ انڈونیشیا میں تین مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ غانا میں 14 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ غانا میں مساجد کی تعداد 418 ہوچکی ہے۔ نائیجیریا میں اس سال 9 مساجد کی تعمیر ہوئی ہے اور 30 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ اس طرح یہاں جماعت کی مساجد کی کل تعداد 943 ہوگئی ہے۔ سیرالیون میں 67 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 17 تعمیر کی گئی ہیں اور 50 بنی بنائی ملی ہیں۔ لائبیریا (Liberia) میں ایک مسجد نئی تعمیر ہوئی ہے۔ گیمبیا میں 3 مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ گنی بساؤ (Guinea Bissau) میں چار مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ آئیوری کوسٹ میں تین مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ کینیا (Kenya) میں چھ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ تنزانیہ (Tanzania) میں دو نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ یوگنڈا (Uganda) میں دوران سال چھ مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ بورکینا فاسو میں امسال 27 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 9 تعمیر ہوئی ہیں اور 18 بنی بنائی ملی ہیں۔ کنشاسا میں تین مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ بینن (Benin) میں دس مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ ٹوگو (Tonga) میں ایک مسجد کا اضافہ ہوا ہے۔ نائیجر میں چار مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور سات بنی بنائی ملی ہیں۔ کیمرون (Cameroon) میں جماعت کی دوسری مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ بلجیم (Belgium) میں قطعہ زمین لیا گیا ہے۔ تعمیر جلد شروع ہو جائے گی۔ یہ بلجیم میں جماعت کی پہلی باقاعدہ مسجد ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ مساجد کی تعمیر میں مخالفت بھی ہوتی ہے یہ رکاوٹیں بھی پڑتی ہیں۔ راہنمائی کی تائید ونصرت کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔

امیر صاحب سیرالیون لکھتے ہیں BO ریجن کے گاؤں Sahn (سان) میں جب احمدیت کا پودا لگا تو غیر احمدیوں نے شدید مخالفت کی چنانچہ اس مخالفت کے نتیجہ میں احمدیوں نے علیحدہ مسجد بنانے کا فیصلہ کیا اور اپنی مدد آپ کے تحت مسجد کی تعمیر شروع کی۔ تعمیر کے دوران بھی غیر احمدیوں نے پورا زور لگایا کہ احمدی مسجد نہ بنائیں لیکن اللہ کے فضل اور پیرامائونٹ چیف جو کہ اسی گاؤں کا ہے اور اس نے بھی بیعت کی ہوئی ہے کی مدد سے احمدی ایک چھوٹی سی مسجد بنانے میں کامیاب ہوگئے۔

مالی کے ریجن Dideni (جیجنی) کے لوکل معلم عبدالقادر کانتے صاحب لکھتے ہیں کہ 3 ماہ قبل جماعت کے ایک مخالف شخص نیامانی کولی بالی (Niamani Coulibaly) نے اعلان کیا کہ احمدی مسجد کی تعمیر شروع کریں گے تو مَیں کسی احمدی آدمی کو قتل کروں گا خواہ مجھے جیل جانا پڑے۔ خدا کے فضل سے ہم نے ماہ اپریل میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور وہ شخص جس نے احمدی کو قتل کرنے کا اعلان کیا تھا سنگ بنیاد سے 4 دن قبل پولیس نے اسے بنک میں کسی غلط کام کرنے کی وجہ سے گرفتار کرلیا۔ جیل سے رہا ہوکر یہ شخص مشن ہاؤس میں آیا اور بہت نادم تھا اور جماعت سے اپنے کئے کی معافی مانگی اور کہا کہ آپ لوگ سچے ہیں۔

وسیم احمد ظفر مبلغ آبنگرو آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں بندوکو (Bondoukou) شہر میں شہر کی اتھارٹیز نے جماعت کو 8040 مربع میٹرز زمین دی تھی۔ حکومت کی طرف سے تمام پیپرز مکمل ہونے کے بعد تعمیر کا اجازت نامہ مل گیا۔ لیکن ایک روایتی چیف جو اِس شہر کا ہیڈ چیف ہے اس نے زمین کے موقع کے لحاظ سے مخالفت شروع کردی اور کہا کہ زمین اس کی ہے۔ حالانکہ اس کے پاس کوئی کاغذ نہیں تھا جو ثابت کرے کہ زمین اس کی ہے۔ چیف کے ذہن میں تھا کہ یہ عرب آئے ہیں جو میری زمین پر قبضہ کر کے اپنی تعمیرات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے پروگرام بنایا کہ ایک وفد خود جا کر چیف سے ملے اور بات کرے کیونکہ تمام اتھارٹیز بھی اس کے سامنے بے بس تھیں۔ چیف سے ملاقات کر کے جماعت کا تعارف، جماعت کی سوشل خدمات، ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف کروایا گیا۔ تو چیف بڑا حیران ہوا کہ مجھے تو اس کے برخلاف بتایا گیا تھا کہ یہ ہمارے شہر پر قبضہ کر کے اس میں فتنہ وفساد پیدا کرنا چاہتے ہیں، کوئی کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔ جماعت کی خدمت کو دیکھتے ہوئے میں تو کہتا ہوں کہ اگر میرے گھر کی بھی آپ کو ضرورت ہے تو حاضر ہے۔ چنانچہ زمین ہمیں مل گئی۔

تبلیغی مراکز: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال تبلیغی مراکز اور مشن ہاؤسز میں 87 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک 102 ممالک کے تبلیغی مراکز کی کل تعداد 2204 ہوچکی ہے۔ بورکینا فاسو میں 14، آئیوری کوسٹ میں 11، سیرالیون میں 10، گھانا میں 3 کا اضافہ ہوا، مڈغاسکر میں 6، کینیا اور کونگو برازویل میں 5,5، بنگلہ دیش میں 4، کرغیزستان اور نیپال بھوٹان میں 2,2، انڈونیشیا میں 6، امریکہ میں 3، برطانیہ میں تین مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ ایسٹ لندن، نارتھ ایسٹ لندن اور وولور ہیمپٹن (Wolverhempton) میں بھی ایک عمارت لی گئی ہے۔ گواٹے مالا میں ایک نئے مشن ہاؤس کا قیام ہوا۔ وہ ممالک جن میں پہلی دفعہ مراکز قائم ہوئے ہیں۔ وہ تاجکستان (Tajkistan)، ایکواڈور (Ecuador)، کوسووو (Kosovo) اور ہیٹی (Haiti) ہیں۔

پرنٹنگ پریسز: حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو جو پرنٹنگ پریسز لگانے کی توفیق ملی ہے یہ بھی اشاعت اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد میں سے تھا۔ آج اللہ کے فضل سے پاکستان سمیت دنیا کے گیارہ ممالک میں جماعت کے پرنٹنگ پریس قائم ہیں۔ 8 افریقن ممالک میں ہیں اور ایک برطانیہ کی رقیم پریس ہے۔ گھانا کا پریس بھی ماشاء اللہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ اب روزانہ اخبار شائع ہوتا ہے۔ آئیوری کوسٹ پریس، نائیجریا اور بھی کئی ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں۔

تراجم قرآن کریم: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال قرآن کریم کے مطبوعہ تراجم کی کل تعداد 69 تھی۔ اور دوران سال مزید ایک ترجمہ شائع ہوا ہے اور اب تعداد 70 ہوگئی ہے۔ یہ ترجمہ گنی بساؤ (Guinea Bissau) میں استعمال ہونے والی زبان Portuguese Kriol میں ہوا۔ اس ترجمہ کی تکمیل میں 9 سال کی محنت شامل ہے۔ نفامارا گسامالا صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ یوروبا زبان میں ترجمہ ری پرنٹ ہوا ہے۔ جزوی ترجمہ قرآن تین زبانوں میں ہوا ہے۔ (برمی (میانمار) جاوانیز اور ماؤرے میں) جو چھپ چکے ہیں اور بقیہ حصوں پر کام ہو رہا ہے۔

نیز اس سال پہلی دفعہ عبرانی زبان میں پہلی تین سورتوں (سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور آل عمران) کا ترجمہ طبع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ کبابیر سے موسیٰ اسعد عودہ صاحب نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ پندرہ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ٹائپ سیٹنگ وغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔

اشاعت لٹریچر: حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح کافی لٹریچر جماعت نے شائع کیا ہے۔ فولڈرز ہیں، لٹریچر ہے، کتب ہیں جن کے ترجمے ہوئے ہیں۔ 55 ممالک کی موصولہ رپورٹ کے مطابق 568 مختلف کتب، پمفلٹس، فولڈرز وغیرہ 38 زبانوں میں طبع ہوئے ہیں۔ جن کی کل تعداد 38 لاکھ 30 ہزار 602 ہے۔ جن زبانوں میں لٹریچر شائع ہوا وہ عربی، اردو، انگریزی، فرنچ، ہندی، پنجابی، تامل، چینی، ڈینش، سنہازا، فی البو، پرتگیزی، مینڈیکا، افولا، وولف، جرمن، ہاؤسا، یوروبہ، بنگلہ، بوسنین، سپینش، فارسی، سواحیلی، سویڈش وغیرہ ہیں اسی طرح قرآنِ کریم کے ترجمے ری پرنٹ ہو رہے ہیں۔ روحانی خزائن کا مکمل سیٹ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن جو ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوگیا ہے اور بک سٹال پہ دستیاب ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال دیگر اہم کتب جو ہیں ان میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں عربی زبان میں نجم الہدیٰ، منن الرحمٰن، اور حقیقۃ الوحی شائع ہوئی ہیں۔ الاستفتاء کا اردو ترجمہ بھی طبع ہوا ہے۔ منہاج الطالبین، تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک جلد نمبر 2، سیرت المہدی جلد اوّل اور دوئم، تاریخ احمدیت کی جلد نمبر 19، خطباتِ ناصر جلد نمبر 5-6 اور 10۔ الوصیت اڑیہ اور کنڑ زبان میں پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ سیرت خاتم النبیین جو ایک بہت اہم کتاب ہے یہ ہادی علی چودھری صاحب نے اس کو مرتب کیا ہے۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو جلد اوّل اور دوئم لکھی تھی اسی بنیاد پر ان کے کچھ نوٹس تھے، ان کو آگے پھر پھیلایا ہے۔ اور یہ ایک بڑا اچھا اضافہ ہے۔ اور وہ چھپ کے تیار ہوگئی ہے۔ سٹور میں available ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب کا تعارف انگریزی زبان میں شائع ہوا ہے۔ اسی طرح جو مختلف کتابیں شائع ہو رہی ہیں کچھ نور فاؤنڈیشن کی طرف سے بھی احادیث کی کتابیں شائع ہوئی ہیں اور نظارتِ اشاعت کی طرف سے بھی۔ شرح بخاری جلد نمبر 5، صحیح مسلم جلد نمبر 7,6,5 یہ نور فاؤنڈیشن نے شائع کئے ہیں۔ انوار العلوم کی جلد نمبر 21,20 فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے شائع کی ہے۔ اسی طرح تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک، دافع البلاء سواحیلی میں۔ تحفۃ الندوۃ انگریزی زبان میں اور اسی طرح اور مختلف کتابیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب جو دورانِ سال طبع ہوئی ہیں، مختلف زبانوں میں ان میں حقیقۃ الوحی کا عربی ترجمہ ہوا ہے۔ الاستفتاء کا عربی حصہ کا اردو ترجمہ ہوا ہے۔ پیغامِ صلح کا فرنچ ترجمہ ہوا ہے۔ الوصیت اڑیہ اور کنڑ اور سویڈش میں، سچائی کا اظہار انگریزی اور سواحیلی میں، برکات الدعا سواحیلی میں، دافع البلاء سواحیلی میں، ضرورت الامام بوسنین میں، مسیح ہندوستان میں بوسنین میں، تحفۃ الندوہ انگریزی میں، گناہ سے نجات کیونکر ممکن ہے بوسنین میں۔

حضور نے دیگر بہت سی کتب جن کے ترجمے ہو چکے ہیں اور نظر ثانی یا طباعت وغیرہ کے مراحل میں ہیں ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نزول المسیح کا عربی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے نظر ثانی ہو رہی ہے۔ تریاق القلوب عربی زبان میں، لیکچر لدھیانہ رشین زبان میں، لیکچر لاہور رشین زبان میں، الوصیۃ رشین زبان میں، اسی طرح مثلاً براہینِ احمدیہ کا کافی عرصے سے ترجمہ ہو رہا ہے۔ فتح اسلام، سبز اشتہار سواحیلی اور سپینش میں۔ توضیح مرام

انڈونیشین میں، ازالہ اوہام انگریزی اور انڈونیشین میں، آسمانی فیصلہ انڈونیشین اور سواحیلی میں، آئینہ کمالاتِ اسلام عربی حصہ کا اردو ترجمہ کمپوز ہو رہا ہے۔ برکات الدعا جرمن، ہندی، انڈونیشین میں۔ حجۃ الاسلام سواحیلی میں، شہادۃ القرآن، تحفۃ بغداد، حمامۃ البشریٰ وغیرہ بہت ساری کتب کے مختلف زبانوں میں انڈونیشین اور کرغیز اور سواحیلی وغیرہ میں ترجمے ہو رہے ہیں۔ یہ تقریباً 49 کتب ہیں جن کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال پہلی دفعہ بوسنین زبان میں منتخب آیات قرآن کریم، منتخب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ تھائی زبان میں منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پہلی بار شائع ہوئی ہیں۔ 14 زبانوں میں ان کی آڈیو سی ڈیز تیار ہوگئی ہیں۔ بوسنین، رومینین، جرمنی، مینڈے، سپینش، تھائی، انگریزی، بنگلہ، ازبک، سواحیلی، کیکامبا، میڈنکا، جولا، بیتے۔ منتخب آیات قرآنِ کریم کی گیارہ زبانوں میں۔ منتخب احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سات زبانوں میں، منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سات زبانوں میں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ آٹھ جلدوں میں طبع ہو گیا تھا۔ اس سال نویں جلد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آ گئی ہے اور available ہے۔ اور اسی طرح مختلف زبانوں میں کافی کتب آ گئی ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز: حضور انور نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے بارہ میں فرمایا کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز وہ رسالہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دور میں شروع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی اپنی خلافت کے آغاز میں اس کے بارے میں تحریک کی تھی کہ اس کی خریداری بڑھنی چاہئے۔ لیکن کچھ توجہ پیدا ہو کے پھر کم ہوگئی۔ اور اب بھی بہت کم تعداد میں یہ رسالہ لیا جاتا ہے۔ اس طرف توجہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جماعتوں کو چاہئے کہ اس طرف توجہ دیں اور اس کی خریداری میں اضافہ کریں۔

حضور نے فرمایا کہ امریکہ میں مثلاً صرف 118 خریدار ہیں۔ کینیڈا کے باقاعدہ خریدار صرف 5 ہیں۔ امریکہ کینیڈا کی طرف سے تو کم از کم پانچ سو اور ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ اسی طرح اور بھی ممالک جہاں انگریزی پڑھی جاتی ہے ان کو چاہئے اس کی تعداد بڑھائیں۔ افریقہ میں دو ہزار کی تعداد میں یہ شائع ہوتا ہے۔ اور 495 خریدار ہیں۔ افریقن ممالک کے لئے غانا سے شائع ہوتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہاں خریداری بڑھائیں۔ نائیجیریا سے بھی شائع ہو رہا ہے۔ انڈیا سے بھی 2400 کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ یوکے میں شائع ہوتا ہے لیکن خریدار یہاں بہت کم ہیں صرف 33۔ ان کو بھی چاہئے کہ اپنی خریداری بڑھائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک زمانے میں اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کی خریداری کی طرف توجہ دلائی تھی۔ گو کہ مختلف ذریعے سے اب جماعتی لٹریچر پہنچتا ہے، لیکن ریویو آف ریلیجنز کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں شروع ہوا تھا اور آپ کی خواہش تھی کہ اس کی خریداری بڑھے، اس لئے جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اب تک اس رسالے کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمائے کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ سلسلے کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوان مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالے کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں‘‘۔ فرمایا کہ ’’جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میرے منشاء کے مطابق میرے اغراض میں مدد دے گا، امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا‘‘۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اگر اس رسالے کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا اور ابھی تک وہ تعداد حاصل نہیں ہو رہی۔ اور کیونکہ انٹرنیٹ پر آنا شروع ہو گیا ہے اس لئے لوگ مزید اس طرف عدمِ توجہ کر رہے ہیں۔

نمائشیں، بک سٹالز: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال 626 نمائشوں کے ذریعہ 21 لاکھ 99 ہزار 790 افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس کے بعض واقعات بیان کرتا ہوں۔ حضور نے جاپان سے موصولہ رپورٹ کے حوالہ سے فرمایا کہ چونکہ امسال جاپان کے بک فیئر کا موضوع سعودی عرب تھا اس لئے سعودی عرب کے بہت سے لوگ روزانہ یہاں آتے رہے۔ اور جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ کے اشعار سنائے جاتے اور القصائد الاحمدیہ تحفے کے طور پر پیش کی جاتی تو غیر معمولی خراجِ تحسین پیش کرتے۔ اسی طرح رسالہ التقویٰ، حضرت مسیح موعود کا پیغام حضور کے الفاظ میں اور اہلِ عرب کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات سے متعلق لٹریچر انہیں پیش کیا جاتا۔ بک فیئر کے دوران جاپان میں متعین سعودی عرب کے سفیر سے ملاقات کر کے درثمین عربی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ’اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل‘ پیش کی گئی۔ اور یہ کتب پیش کرتے وقت تعارف کے طور پر ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دو عربی اشعار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں زبانی بھی سنائے گئے۔ انہوں نے فوری طور پر اپنی جیب سے عینک نکال کر درثمین عربی کے اشعار دیکھنے شروع کئے کہ اتنے میں قریب کھڑے ہوئے ان کے سیکرٹری تیزی سے ان کے پاس آئے اور ان کو کتابیں لینے سے منع کیا۔ لیکن سفیر صاحب نے جو عربی درثمین ملاحظہ کر رہے تھے بے ساختہ فرمایا کہ لَا لَا، ھٰذَا جَمِیْلٌ جَیِّد۔ نہیں نہیں یہ بہت خوبصورت اور عمدہ کلام ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے دونوں کتابیں لے لیں۔ جاپان سے ہی رپورٹ ہے کہ بک سٹال کے تیسرے دن ہمارے ایک داعی الی اللہ ایک جاپانی کو قرآن کریم کا تعارف کروا کر قائل کر رہے تھے کہ اسے پڑھیں اور خریدیں۔ اس جاپانی دوست نے پوچھا کہ اس کی قیمت کتنی ہے۔ عصمت اللہ صاحب نے جواب دیا کہ جاپانی کرنسی میں عام بک سٹورز پر پانچ ہزار ہے لیکن ہم نے دو ہزار مقرر کی ہے۔ وہ جاپانی کہنے لگا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ اگر بیس ین (Yen) ہو تو مَیں سوچ سکتا ہوں کہ خریدوں۔ یہی جاپانی ڈیڑھ دو گھنٹے بعد واپس آیا اور کہنے لگا عصمت اللہ صاحب کدھر ہیں، اس طرح میری ان سے بات ہوئی تھی۔ اور مَیں نے بڑی غلطی کی ہے جو قرآن کریم جیسی کتاب کے بارے میں ایسے کہا۔ مَیں اپنی گستاخی پر معافی مانگتا ہوں اور دو ہزار ین میں اسے خرید رہا ہوں۔ تو جب عصمت اللہ صاحب آئیں تو انہیں ضرور بتا دیں۔ پھر اس طرح کے بہت سارے تبصرے ہیں بک سٹالز کے بارے میں۔

اخبارات کے ذریعہ تبلیغ: حضور انور نے فرمایا کہ اخبارات میں بھی جماعت کی خبریں اور آرٹیکلز وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر 521 اخبارات نے 761 جماعتی مضامین آرٹیکلز اور خبریں وغیرہ شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی تعداد تقریباً 23 کروڑ 44 لاکھ 50 ہزار بنتی ہے۔

چینی ڈیسک: حضور انور نے چینی ڈیسک کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کا چینی زبان میں ترجمہ پہلی مرتبہ 1990 میں شائع ہوا تھا۔ اب دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ چین میں بعض لائبریریوں کو جماعتی لٹریچر بھجوایا گیا۔ ان کی طرف سے شکریہ کے خطوط آئے، چین میں مختلف لوگوں سے خط و کتابت کے ذریعے روابط قائم ہو رہے ہیں اور وہ جماعت کے قریب آ رہے ہیں۔ چینی ڈیسک کی طرف سے منتخب آیات، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آڈیو ریکارڈ کر کے سی ڈی تیار کی گئی ہے اور تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک: اس ڈیسک کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عربی کتاب حمامۃ البشریٰ کے بنگلہ ترجمہ کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اور امسال اس پر نظر ثانی کر کے بنگلہ دیش بھجوایا جائے گا۔ دعوۃ الامیر کا بھی ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور ایک پروگرام ایم ٹی اے پر جاری ہے بنگالی میں جس کے بیس پروگرام ہو چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ مختلف کتابوں کے ترجمے اور خطبات کے ترجمے مختلف کام بنگلہ ڈیسک کر رہا ہے۔

فرنچ ڈیسک: مختلف ممالک میں فرنچ زبان میں جن کتب و پمفلٹ کے ترجمے کئے جا رہے ہیں، فرنچ ڈیسک اس کے ترجمے پر نظر ثانی کرتا ہے اور ان کتب کی آخری شکل میں شائع ہونے سے پہلے کی تیاری فرنچ ڈیسک کے سپرد ہے۔ پیغامِ صلح، Message of love & brotherhood for Africa، اور دوسرے خطبات وغیرہ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ دو ترجمے شائع ہوئے ہیں۔ پیغامِ صلح کا اور Message of love & brotherhood for Africa کا۔ باقی مختلف کتابوں کے ترجمے دیکھے جا رہے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک: حضور نے فرمایا کہ اس ڈیسک کے تحت ٹرکش ترجمہ قرآن کریم کی نظر ثانی کا کام جاری ہے اور اب تک بیس پاروں کی نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اسی طرح ان کے 16 پروگرام ایم ٹی اے پر ریکارڈ کئے گئے۔ خطبات وغیرہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

انڈیا ڈیسک: حضور نے فرمایا کہ اس کے تحت ہندوستان میں قادیان، مرکز اور ملک بھر کی جماعتوں سے مختلف امور پر خط و کتابت جو ہے وہ اس کے ذریعے سے آتی ہے۔ اور وہاں کام کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔ اللہ کے فضل سے مالی لحاظ سے بھی جو لازمی چندہ جات ہیں ان میں بھی اور وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں بھی جماعت بھارت کے قدم ترقی کی طرف جا رہے ہیں۔

رشین ڈیسک: حضور نے فرمایا کہ یہ ڈیسک بھی نومبر 2009ء سے باقاعدہ قائم ہے۔ اس ڈیسک کے تحت بھی مختلف کام ہو رہے ہیں، خطبات کے ترجمے ہو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو رشین احمدی یہ ترجمے سنتے ہیں وہ مجھے بھی خط لکھتے ہیں۔ مثلاً قزاقستان سے عبدلن تلگت صاحب لکھتے ہیں کہ میرا خاندان 1999ء سے احمدیت کی آغوش میں ہے۔ آپ کے خطبات مشن ہاؤس جا کر سنتے رہے اور میرے اہلِ خانہ نے سوچا اور فیصلہ کیا کہ کپڑوں کے بغیر تو جیا جا سکتا ہے مگر اب ڈش انٹینا کے بغیر زندگی گزارنا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ الحمدللہ، ہمیں ڈش انٹینا لگانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ اگرچہ کچھ قرض لینا پڑا مگر اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ چوبیس گھنٹے ایم ٹی اے دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آج کے زمانے میں ایم ٹی اے وہ سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر اسلام کے اصل نور تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دے کر بھیجا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارے مبلغ سلسلہ قزاقستان سے لکھتے ہیں کہ جب سے خطبات کا لائیو ترجمہ شروع ہوا ہے جمعہ کے دن اکثر لوگ وہاں آ جاتے ہیں۔ اور انہوں نے وہاں آنا، جمعہ سننا اور خطبہ سننا اپنے معمولات میں شامل کر لیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر ہماری تقریباً نابینا بزرگ خاتون جن کا نام روزہ آپا ہے قابلِ ذکر ہیں۔ جو اس سے قبل بوجہ کمزوری نظر اور کرایہ بس مہینے میں صرف ایک بار جمعہ پر آتی تھیں۔ اب ہر جمعے کو صبح گھر سے اپنی سفید چھڑی لے کر نکلتی ہیں اور جمعہ سے قبل مشن ہاؤس آ جاتی ہیں تا کہ وہ خطبہ سن سکیں۔ اور سارا ہفتہ بلڈنگ میں رہنے والی دوسری بوڑھی عورتوں کو خطبہ کے بارے میں بتاتی رہتی ہیں۔ بوڑھی عورتوں کو تو یہی کام ہوتا ہے۔ وہاں بھی یہی رواج ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انہوں نے مجھے بھی لکھا تھا کہ اپنی گلی میں، اپنے فلیٹ کی جو بلڈنگ

تھی اس کے باہر ہم اکٹھے ہوتے ہیں۔لوگ دنیاداری کی باتیں کرتے تھے، حالاتِ حاضرہ پر تبصرے کرتے تھے کیا ہورہا ہے، کیا نہیں۔اب مَیں جمعہ والے دن جب خطبہ جمعہ سن کے آتی ہوں تو میرے غیر احمدی مسلمان ہمسائے سب اکٹھے ہوجاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آج تمہارے خلیفہ نے خطبہ میں کیا کہا؟ اس پر پھر تبصرہ ہوتا ہے اور یہی باتیں ہوتی ہیں۔حضور نے فرمایا کہ اسی طرح ایک اور بزرگ جو ذاتی طور پر ڈش کے بہت مخالف تھے جب سے ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ کا ترجمہ آنا شروع ہوا ہے انہوں نے اپنے گھر میں ایک ڈش لگوالیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک آذربائیجانی احمدی ماہر صاحب جو ماسکو میں رہتے ہیں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے تو اس بات پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو نئے سال کے آغاز سے ہم آپ کے خطبات جمعہ کا رشین ترجمہ سن سکتے ہیں۔ہمیں اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ آپ کے خطبات کی سمجھ آنے لگی ہے۔آپ کے خطبات کو سن سن کر ان سوالات کے جوابات خود بخود ملتے جارہے ہیں جو اکثر ہمارے ذہنوں میں پیدا ہوتے تھے۔

اسی طرح حضور نے ایک اور رشین کا خط کے حوالہ سے ذکر فرمایا کہ ہم آپ کے خطبات کے رشین ترجمہ کے شدت سے منتظر رہتے ہیں۔الحمدللہ کہ اب یہ نشریات جاری ہوگئی ہیں۔چند خطبات رشین ترجمہ کے ساتھ ہم سن چکے ہیں۔ان خطبات نے ہمیں بہت متأثر کیا ہے۔یہ وہ چیز ہے جس کی ہماری روزمرہ زندگی میں شدید کمی تھی۔ آپ نے ان خطبات میں جن موضوعات پر بات کی ہے ان کا ہمارے دین و مذہب اور روزمرہ زندگی سے براہِ راست تعلق ہے۔جن مسائل کا آپ نے خطبہ میں ذکر کیا ان سے ہماری اپنی فیملی دوچار ہے، مثال کے طور پر ایک بات ہمیں بہت پسند آئی جو آپ نے شادی بیاہ کے موقع پر فضول خرچی سے منع کیا ہے۔موجودہ دور میں اقتصادی بحران نے ہمیں بری طرح متأثر کیا ہوا ہے۔اس لحاظ سے آپ کی یہ نصیحت بہت ہی پر حکمت اور قابلِ عمل ہے۔ آپ کے خطبات گھرانوں اور اہلِ خانہ کو جوڑ کر رکھنے والے ہیں۔اب ہم باقاعدگی سے آپ کا خطبہ جمعہ سنتے ہیں۔اور دورانِ ہفتہ اگلے خطبہ سے قبل کئی بار سن لیتے ہیں۔

عربک ڈیسک : حضور نے فرمایا کہ عربک ڈیسک کے تحت گزشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹ عربی زبان میں شائع ہوئی تھیں ان کی تعداد تقریباً 76 ہے۔اور حقیقۃ الوحی کا ترجمہ جو اس سال جو شائع کیا ہے یہ ترجمہ مجید عامر صاحب نے کیا ہے جو عربوں کی طرف سے بڑا پسند کیا گیا ہے۔ تذکرۃ الشہادتین اور الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔یہ بھی ترجمہ کے آخری مراحل میں ہیں۔اور مزید آٹھ نو کتب کے ترجمے ہورہے ہیں۔ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھی ہیں اور خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بھی۔

ایم ٹی اے العربیہ کے نیک اثرات: ایم ٹی اے کے ذریعے جو عربوں میں جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے حضور نے اس کے بعض واقعات بھی پڑھ کر سنائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مکرم ہشام عبدالجواد صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ احمدی ہونے سے قبل دین سے غفلت کی زندگی گزار رہا تھا۔اب احمدیت کے ذریعے اسلام کی حلاوت نصیب ہوئی ہے۔قبل ازیں بھی قرآن کریم تو پڑھتا تھا لیکن اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ جب ایک دوست نے احمدیت کے بارے میں بتایا تو شروع میں مَیں نے اس کی بہت مخالفت کی اور سنے سنائے اعتراضات کئے، وہ چونکہ نو احمدی تھے اس لئے بعض اعتراضات کا جواب نہ دے سکے۔لیکن مَیں دیکھتا تھا کہ نماز بھی پہلے کی طرح ہی پڑھتے ہیں اور قرآن اور قبلہ بھی وہی ہے۔دوسری طرف ایک روز مصری اخبار میں جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ چھپا، وہ دیکھا۔اس پر میں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حق اور باطل کو پرکھنے کا فیصلہ کرلیا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کو پڑھا۔اس پر یوں لگا جیسے میں پہلے ہی احمدی تھا لیکن امام مہدی کو نہیں پہچانتا تھا۔اس پر مجھے بہت رونا آیا جس کی کئی وجوہات تھیں۔ایک یہ کہ میرے والد صاحب تک امام مہدی کا پیغام نہ پہنچا اور وہ بغیر بیعت کے فوت ہوگئے۔ دوسرے یہ کہ مَیں امام الزمان کو پہلے کیوں نہ پہچان سکا؟ جب میں انشراح صدر کے بعد احمدی ہوگیا تو خیال آیا کہ اگرچہ مجھے احمدیت کی صداقت کے بارے میں کوئی شک نہیں پھر بھی مجھے استخارہ کرنا چاہئے، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح اشارے ہوئے۔احمدی ہونے کے بعد اسلامی تعلیم پر پوری طرح کاربند ہوگیا۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ میری نظر میں اور کوئی خوبصورت اور محبوب نہ رہا۔

لطافی نصیرہ صاحبہ فرانس سے لکھتی ہیں کہ میرے میاں ٹی وی کے چینل گھمارہے تھے کہ اچانک ایم ٹی اے مل گیا، جس پر پروگرام الحوار المباشر چل رہا تھا جس میں پُرنور چہرے والے لوگ بیٹھے تھے۔ان کی تمام تفاسیر عقل اور منطق کے بالکل مطابق تھیں۔اس کے بعد اسے باقاعدگی سے دیکھنا شروع کیا اور معلوم ہوا کہ مسیح موعود آچکے ہیں جس سے دل کو اطمینان ہوا۔ہم حقیقت کی تلاش میں تھے لیکن وہ غلط اور خرافاتی تفاسیر دل کو بھاتی نہ تھیں جن میں لاکھوں عام مسلمان بھٹک رہے ہیں۔ جیسے جنّ، دجال اور مسیح کا آسمان سے نزول اور جادو وغیرہ۔لیکن آپ کی تفاسیر سن کر تمام شکوک دور ہوگئے۔میری والدہ بھی میرے بچپن سے بیمار بھائی کی شفاء کے لئے پیروں فقیروں کے ہاں چکر لگایا کرتی تھیں اور ان کو کہا جاتا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد افسوس ہوا کہ اتنی عمر احمدیت کے بغیر ہی ضائع ہوگئی اور پھر آخر بیعت کرلی۔

مکرم رائد الاظہار صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں بچپن ہی سے نیک فطرت کی وجہ سے دین کا پابند رہا اور مسجد باقاعدگی سے جاتا رہا۔اور چودہ سال کی عمر تک میری یہی حالت رہی اور اس کے بعد میں بالکل بدل گیا، نماز وغیرہ کی پابندی نہ رہی۔کبھی کبھار مسجد میں چلا جاتا، یہی حال گاؤں کے اکثر نوجوانوں کا ہے، کیونکہ لوگ نماز صرف عادت کے طور پر پڑھتے ہیں۔1996ء تک میری یہی حالت رہی یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے اپنے گاؤں کے امام مسجد مکرم محمد حسن فضیل صاحب سے میرا تعارف کرایا اور میں نے ان سے ملنا شروع کردیا۔وہ قرآن کریم پر غور و تدبر اور خدا تعالیٰ کی تقدیس اور انبیاء کی عصمت اور صاحبِ قرآنِ کریم کے حدیث پر حکم ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے اور ایسی روایات کو ردّ کرنے کی تلقین کرتے تھے جو قرآن کے مخالف ہوں۔خواہ وہ صحیح بخاری میں ہی کیوں نہ درج ہوں۔2007ء میں ایک دن ٹی وی کے آگے بیٹھا مختلف چینل چیک کررہا تھا کہ اچانک مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا۔میں نے بڑے شوق سے باقاعدگی سے اسے دیکھنا شروع کیا۔اور بالکل وہی مضامین جن پر ہم آپس میں بحث کیا کرتے تھے اس میں مل گئے، گویا ہمیں اپنی گم شدہ متاع مل گئی۔ہم باقاعدگی سے یہ پروگرام دیکھنے لگے، اور اس کے بعد میں نے اور لوگوں کو بھی اس چینل کا تعارف کرایا اور بات پھیلتے پھیلتے گاؤں کے مولوی تک جا پہنچی۔ اس نے لوگوں کو متنبہ کرنا شروع کیا کہ یہ ایک گمراہ فرقہ ہے اس کے پروگرام نہیں دیکھنے چاہئیں، اور ان افکار کے پھیلانے والوں کو اس گناہِ عظیم سے توبہ کرنی چاہئے۔لیکن ہم نے اپنا کام جاری رکھا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے 4اپریل 2009ء کو ہم سب دوستوں کو بیعت کا شرف عطا فرمایا۔

عبدالحلیم البربری صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ اے اس زمانے کے اصحابِ کہف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارو! ہمیں آپ کے ذریعے حقیقی اسلام کی سمجھ آئی ہے۔خدا کی قسم ہم مردہ تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ہمیں زندہ کردیا۔مجھے آپ سے بہت محبت ہے کیونکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت آپ کے ذریعے معلوم ہوئی ہے۔حقیقی اسلام جو محبت اور الفت کا دین ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔حقیقی اسلام وہ نہیں جو مسخ شدہ صورت میں جبر و اکراہ اور انتہا پسندی کے دین کو پیش کیا جاتا ہے۔

علی ہاشم زرداد صاحب لکھتے ہیں کہ ہم مردہ تھے آپ نے ہمیں زندہ کیا اور ہمارے اندر روح پھونکی، اور قرآن کریم کی فضاؤں میں اڑنے والے پرندے بنادیا۔اس پر میں آپ کا بہت مشکور ہوں یہ دراصل قرآنِ کریم کا معجزہ ہے جو آپ کی وجہ سے ظہور پذیر ہوا۔جو آپ کا انکار کرتا ہے وہ متکبر اور اندھا اور ظالم ہے۔کمال المصری صاحب نے الحوار المباشر پروگرام پیش کرنے والوں کو لکھا ہے کہ مَیں سنّی ہوں لیکن معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محبت کیونکر میرے دل میں پیدا کردی ہے۔آپ کی باتوں میں مجھے وہ کچھ مل گیا جس کی مجھے تلاش تھی، خاص طور پر جس عمدگی سے آپ نے قرآن کریم اور سیرۃ النبیؐ کو پیش کیا ہے وہ غیر معمولی ہے۔

ہانی طاہر صاحب لکھتے ہیں کہ مکرمہ نورا بو یوسف صاحبہ لکھتی ہیں: میں نے جماعت کی صداقت جاننے کے لئے استخارہ کیا پھر سوچا کہ قرآن کریم کھولتی ہوں اور سب سے پہلے جس آیت پر نظر پڑی وہی میری رہنمائی کا باعث ہوگئی چنانچہ پہلی دفعہ قرآنِ کریم کھولا تو سورۃ حج کی وہ آیت سامنے آئی جس کا ترجمہ ہے کہ انہیں قولِ طیب اور صراط حمید کی طرف ہدایت دی گئی۔اس پر میرا جسم کانپ گیا اور یقین ہوگیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے۔دوسری دفعہ قرآن کھولا تو جو آیت سامنے آئی اس کا مطلب تھا کہ ان لوگوں کے ساتھ ہوجاؤ جو دن رات اللہ تعالیٰ کا ذکر اور عبادت کرتے ہیں۔اس بار بھی پہلے جیسا ہی احساس تھا۔تیسری دفعہ قرآن کھولا تو آیت سامنے آئی کہ لوگوں کا یومِ حساب قریب آگیا ہے لیکن وہ اب غفلت کی حالت میں ہیں۔اور جب بھی ان کے سامنے کوئی نیا پیغام آتا ہے تو اس کے ساتھ لاپرواہی کا معاملہ کرتے ہیں۔میں نے جماعت کے بارے میں بہت تحقیق کی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بھی پڑھی ہیں، اب اطمینانِ قلب حاصل ہونے کے بعد بیعت کررہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اعجاز کریم صاحب الجزائر سے میرے نام اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ آپ کو خط لکھتے ہوئے میرے جو جذبات ہیں ان کا الفاظ میں اظہار کرنا ممکن نہیں ہے۔کیونکہ میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ اپنی زندگی میں کبھی خدا کے خلیفہ سے ہمکلام ہوسکوں گا۔مسخ شدہ اسلامی تعلیم اور قرآنِ کریم کی غلط تفاسیر سے بالکل مایوس ہوچکا تھا۔علماء کی تشریحات سن کر سوچتا تھا کہ کیا یہ خدا کا کلام ہوسکتا ہے؟ یہاں تک کہ اردن کے ایک احمدی دوست سے احمدیت اور بانی سلسلہ کی تحریرات سے آگاہی ہوئی۔حضرت مسیح موعود کی تفسیر پڑھنے سے قبل نوافل پڑھ کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ راہِ راست کی طرف رہنمائی فرمائے۔جیسے جیسے پڑھتا گیا سینہ کھلتا گیا اور اس کلام کی ہیبت سے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی اور یقین ہوگیا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ الٰہی وحی ہے۔جب بیعت کا فیصلہ کیا تو پہلے استخارہ کیا۔اس پر خواب میں دیکھا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو شہر سے گزر رہا ہوں ایک نور ہمارے ساتھ چل رہا ہے اور اسی دوران فون کی گھنٹی بجتی ہے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا فون نمبر آرہا ہے۔مَیں نے فیصلہ کیا کہ مَیں ان کو واپس کال کرتا ہوں اگر انہوں نے فون کا جواب نہ دیا تو وہ سچے نبی ہوں گے ورنہ نہیں، کیونکہ میرا خیال تھا کہ نبی فون کا جواب نہیں دیا کرتے۔چنانچہ میں نے فون کیا، دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن انہوں نے فون نہ اٹھایا۔اس کے بعد آپ علیہ السلام نے میرے سامنے پُر ہیبت تجلی فرمائی۔مَیں نے قرآنِ کریم اور اعوذ باللہ پڑھنا شروع کردیا تا کہ شیطان کہیں مجھ پر مہدی کا معاملہ مشتبہ نہ کردے۔اس کے بعد شدتِ خوف سے جاگ اٹھا۔یہ نمازِ فجر کا وقت تھا۔مجھے یقین ہوگیا کہ یہ خواب سچی ہے اور پھر بیعت کرلی۔

محمد عبدالمجید صاحب مصر سے لکھتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار ہوں اور ہاتھ میں ایک چپو ہے اور بے مقصد و منزل گھوم رہا ہوں جبکہ سمندر میں طغیانی ہے اور کشتی ڈوبنے کے قریب

ہے۔ تب میں نے اللہ تعالیٰ کی آواز سنی کہ یہ لو موسیٰ کا عصا اور سمندر پر مارو۔ جس پر ایک عصا ہاتھ آ گیا جو کسی قدر ٹیڑھا تھا میں نے اسے آسمان سے لیا اور سمندر پر مارا۔ جس پر کشتی ایک خوبصورت اور بلند مقام پر ٹھہر گئی جو خوبصورت عمارتوں والا ایک شہر ہے۔ اس میں سارے لوگ خوش شکل اور خوش وخرم تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کا شہر ہے۔ میں نے سمجھا کہ اس طرف اشارہ ہے کہ مجھے بیعت کر لینی چاہئے چنانچہ مجھے بیعت کی توفیق ملی۔

مکرم اسحاق احمد القدومی صاحب اردن سے لکھتے ہیں کہ جب ایم۔ٹی۔اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر عیسائیوں کے چینل پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینا شروع کیا۔ اسی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ خندق کے روز اپنے گھوڑے پر سوار ہیں۔ پھر ایک منادی کی آواز آتی ہے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس کے بعد مَیں نے بہت سی تلواروں کو حضور پر حملہ آور ہوتے دیکھا۔ حضورؐ اپنے دفاع کے لئے تلوار اٹھاتے ہیں میں بھی تلوار اٹھاتا ہوں اور حضور کی تلوار کے پیچھے رکھتا ہوں اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سی تلواریں مع میری تلوار کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ساتھ رکھ دی جاتی ہیں اس پر مَیں اونچی آواز میں کہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے یہ تلواریں کس کی ہیں؟ تو مجھے آواز آتی ہے کہ یہ جماعت احمدیہ اسلامیہ کی تلواریں ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود بعض دفعہ اور ذریعوں سے بھی راستے کھولتا ہے، مخالفین کو بھی ذریعہ بنا دیتا ہے۔ ڈاکٹر میاسہ صاحبہ سعودیہ سے لکھتی ہیں کہ میں احمدیت کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی تو ایک دن اچانک بغیر کسی مقصد کے پال ٹاک پر احمدیوں کے چیٹ روم میں گئی جہاں مجھے ایسے امور کا پتہ چلا جن کے بارے میں مجھے کچھ علم نہ تھا۔ مَیں حیرت زدہ ہو کر اس روم سے نکل گئی اور بغیر کسی ارادے کے ایک دوسرے روم میں چلی گئی۔ یہاں بولنے والا شخص کہہ رہا تھا کہ ابھی ہمارے روم میں ایک احمدی داخل ہوا تھا یہ لوگ کفار، کافر اور ملحد ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ کسی اور موضوع پر باتیں کرنے لگا۔ مَیں نے اس روم میں احمدیوں کے بارے میں پوچھا لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ مَیں اس روم سے بھی نکل گئی اور کسی اور روم میں داخل ہوگئی۔ میرے داخل ہوتے ہی ایک شخص نے ایک قصیدہ کا لنک لکھ کر بھیجا تا کہ جو اس قصیدہ کو سننا چاہے اس لنک کے ذریعے سن سکتا ہے۔ یہ قصیدہ ایک غیر احمدی شاعر کا تھا جس کا مطلع یہ تھا کہ

عرفت طریقی الی صدیقی　　　لِنَقْفُو دَرْبَ الهدی الاحمدی

کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ درست راستہ کون سا ہے اس لئے اے میرے دوست! میری طرف آ جا تا کہ ہم ہدایت کے احمدی راستے پر گامزن ہو جائیں۔

مَیں نے کبھی کسی قصیدے میں احمدیہ یا احمدی لفظ نہیں پڑھا تھا جب یہ قصیدہ سنا تو سمجھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے نام پیغام ہے اور یہ محض اتفاق نہیں ہو سکتا کیونکہ میں اس سلسلے میں تحقیق کر رہی تھی، اور یہ میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی تھی، لہٰذا میں نے فوراً بیعت کر لی۔

فراس العبادی صاحب ابوظبی سے لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس قدر کتابیں مجھے مہیا ہو سکیں، ان کے مطالعے سے نیز ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام الحوار المباشر کو باقاعدگی سے دیکھنے سے مجھے جماعتی عقائد پر اطلاع ہوئی۔ شروع میں تو جہالت اور گزشتہ خیالات کی وجہ سے میں نے فوراً منفی ردّعمل ظاہر کیا۔ لیکن جب قرآنی آیات واحادیث اور خدائی سنت کا بغور مطالعہ کیا تو میرا دل مطمئن ہو گیا اب میرے سامنے دو راستے ہو گئے یا تو میں مسلسل حضرت عیسیٰ بن مریم کے آسمان سے نزول کا انتظار کئے جاؤں اور اس سے قبل دجّال کا انتظار جس کی بعض ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کو زیبا ہیں جیسے احیائے موتی وغیرہ اور پھر جن بھوتوں کے قصے اور قرآنِ کریم میں ناسخ ومنسوخ کے عقیدے سے چمٹا رہوں، یا پھر حضرت احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور امام مہدی مان لوں جنہوں نے اسلام کو خرافات سے پاک فرمایا ہے اور اسلام کے حسین چہرے کو نکھار کر پیش فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی دفاع فرمایا ہے۔ بہر حال میں نے خدا تعالیٰ سے مدد چاہی اور بہت دعا کی کہ وہ میری رہنمائی فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ چنانچہ مَیں نے جماعت احمدیہ اور حضرت احمد علیہ السلام کی طرف ایک دلی میلان محسوس کیا۔ مَیں نے قانون پڑھا ہوا ہے۔ جب مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سنے تو میرا جسم کانپنے لگا اور آنکھوں سے آنسو امڈ آئے، اور میں نے زور سے کہا کہ ایسے شعر کوئی مفتری نہیں کہہ سکتا۔ ایک مفتری کے سینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت کیسے ہو سکتی ہے؟ پھر ایک عجمی کا اتنی قوی اور فصیح و بلیغ عربی زبان کا استعمال کرنا بغیر خدائی تائید کے ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے ہدایت عطا فرمائی۔

مکرم لطیف مصطفیٰ حریری صاحب شام سے لکھتے ہیں کہ مَیں ایک سادہ انسان ہوں، پڑھ لکھ نہیں سکتا اور نہ ہی میری پاس کوئی وسائل ہیں۔ گزشتہ چار ماہ میں مَیں نے بہت سی خوابیں دیکھی ہیں۔ میری روح قبض کی جارہی ہے۔ آخری خواب میں مَیں نے دیکھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم طرطوس شہر میں تشریف لائے ہیں اور ہمارے گھر کے ایک ہی کمرے میں تشریف فرما ہیں جس کا اصل میں ایک ہی دروازہ ہے لیکن مجھے خواب میں اس کے دو دروازے نظر آئے، ایک مغرب کی طرف اور دوسرا قبلے کی طرف۔ میرے والد صاحب اس دروازے پر کھڑے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ رسول اللہ کو سلام کرو۔ مَیں نے سلام عرض کیا۔ جب مَیں نے مصافحہ کیا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا میرے دل میں داخل ہوا اور اطمینانِ قلب نصیب ہوا۔ میں نے نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں موجود ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بارے میں میں نے استخارے کے بعد، جس میں خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تھی کہ اے خدا! میں ایک سادہ اَن پڑھ انسان ہوں مجھے حق دکھا تو خدا تعالیٰ نے میرے عمل مجھے دکھائے جو اچھے نہیں تھے۔ کیونکہ میں نماز کا بھی پابند نہیں تھا۔ اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو اپنی والدہ کے ساتھ قبرستان میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام میری روح قبض کرنے آئے ہیں اور انہوں نے میری گردن پر ٹھوکر ماری ہے جس سے میری گردن پر مہر کا سا نشان پڑ گیا ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے چل پڑا حتی کہ مَیں نے ایک نوجوان کو دیکھا اور مَیں نے اسے تعجب سے کہا کہ میری گردن پر امام مہدی کی مہر لگی ہوئی ہے اس نے کہا کہ یہ نشان میری گردن پر بھی ہے اور یہ بیعت کی مہر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس میں اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

ایم۔ٹی۔اے انٹر نیشنل: MTA انٹرنیشنل میں اس وقت مینجمنٹ بورڈ کے ماتحت چودہ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں جن میں کل 122 مرد اور 63 خواتین ہیں جو اللہ کے فضل سے چوبیس گھنٹے خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے اکثریت والنٹیئرز کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس دفعہ MTA العربیۃ بھی جلسے کی کارروائی کچھ وقت کے لئے علیحدہ نشر کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ MTA پر جو نئے پروگرام شروع ہوئے ہیں ان میں اردو میں راہِ ھدیٰ اور تاریخی حقائق، انگریزی میں Faith matters اور Real Talk، بنگلہ میں شوتر سوندھانے، عربی زبان میں سَبِیْلُ الْھُدٰی اور کبابیر سے براہِ راست ہفتہ وار پروگرام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے ان پروگراموں کا بڑا فائدہ ہو رہا ہے کیونکہ یہ Live پروگرام ہیں، سوال جواب بھی ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے سے کافی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعتیں: حضور نے فرمایا کہ امیر صاحب امریکہ بیان کرتے ہیں کہ ڈیٹرائٹ امریکہ میں ایک عرب خاتون اور ان کی والدہ نے ایم ٹی اے العربیہ کمپیوٹر میں دیکھا اور جماعت کے پیغام سے بہت متاثر ہوئیں۔ مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ پروگرام کہاں سے ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہے؟ اور کیسے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح اس پروگرام کے ذریعے ان کی احمدیت میں دلچسپی بڑھتی گئی اور انہوں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جب انٹرنیشنل بیعت کا پروگرام دکھایا جا رہا تھا تو انہوں نے جوشِ جذبات میں اپنے ویڈیو مانیٹر پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لی اور جماعت میں شامل ہو گئیں۔ بعد میں انہوں نے ڈیٹرائٹ جماعت سے رابطہ کیا۔

امسال جماعت احمدیہ بینن کو مختلف مقامات پر بالخصوص نومبائع جماعتوں میں ایم ٹی اے لگانے کی توفیق ملی۔ اس بارہ میں مختلف جگہوں سے بڑے ہی دلچسپ جذبات دیکھنے کو ملے۔ ناصر احمد محمود لکھتے ہیں کہ کپانک پاڈے (Kpankpade) جماعت میں خاکسار اور ملک ریحان احمد مبلغ سلسلہ ایم ٹی اے لگانے گئے تو انسٹال کرنے پر اس جماعت کے ایک بزرگ عبداللطیف صاحب نے ہمیں بٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور میرا بڑے پیارے انداز میں شکریہ ادا کرنے کے بعد رو پڑے اور کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت پینسٹھ سال سے زائد ہے، نامعلوم کس وقت بلاوا آ جائے، جب سے امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے میرے دل میں یہی کسک اور تڑپ رہی کہ کاش میری زندگی میں امام مہدی اور ان کا خلیفہ میرے گھر میں بھی آئیں۔ آج مَیں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں، میری تمام مرادیں مجھے مل گئیں۔ امام مہدی بھی نظر آ گئے اور خلیفۃ المسیح بھی نظر آ گئے۔ مَیں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

باسا ریجن سے ہمارے مبلغ مجیب صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایم ٹی اے لگانے کے بعد دو جماعتوں اکپاری اور اپاپا اِبُو کا دورہ کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ خوشی خوشی ایم ٹی اے کے سامنے بیٹھے ہیں اور پوچھا کہ کچھ سمجھ بھی لگتی ہے کہ نہیں تو کہنے لگے کہ نہ تو ہمیں فرنچ آتی ہے نہ ان کی زبان، جب معلم آتا ہے تو ہمیں کچھ بتا جاتا ہے۔ اور ہم تو حضور کی بچوں کی کلاس، اور بڑوں کے ساتھ کلاس دیکھتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضور ہمارے اندر موجود ہیں۔ اب تو ہمارے بچے بھی ویسے ہی کپڑے پہننے لگے ہیں جس طرح اس کلاس میں بچے بچیاں پورے تن بدن ڈھانک کر بیٹھتی ہیں۔

ایک افغانی خاتون سے ایک احمدی فیملی کا رابطہ ہوا جو وہاں answer board ہے، جب انہیں علم ہوا کہ جن سے تعارف ہوا ہے وہ احمدی ہیں تو اس افغانی خاتون نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ میں ایک لمبے عرصے سے ایم ٹی اے دیکھ رہی ہوں اور یہ جو بزرگ آتے ہیں ان کی بہت مدّاح ہوں کہ بڑے پیارے انداز سے وہ بچوں کو باتیں بتاتے ہیں اور اسلام سکھاتے ہیں۔ جب ان کا پروگرام آتا ہے تو میں بچوں کو ٹی۔وی کے سامنے بٹھا دیتی ہوں کیونکہ اس سے بہتر تربیت کا اور کوئی ذریعہ میرے پاس نہیں، اب یہ فیملی احمدیت کے کافی قریب آ گئی ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام: حضور انور نے بتایا کہ ایم ٹی اے کے علاوہ اس سال 1308 ٹی وی پروگراموں کے ذریعے 1441 گھنٹے اور 30 منٹ وقت ملا اور دس کروڑ سے زائد افراد تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔ اسی طرح مختلف ممالک کے ملکی ریڈیو سٹیشنز پر 3303 گھنٹے پر مشتمل 4164 پروگرام نشر ہوئے، جن کے ذریعے ایک محتاط اندازے کے مطابق سات کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

حضور انور نے فرمایا کہ افریقن ممالک میں ریڈیو کے ذریعے سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ برکینا فاسو میں جو جماعت کا ریڈیو اسلامک ہے دو ملین آبادی اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اسی طرح مالی میں بھی 1200

گھنٹوں پر مشتمل پروگرام ریڈیو چینلز پر نشر ہوا۔ سیرالیون میں روزانہ آٹھ گھنٹے کی نشریات ہوتی ہیں۔ غانا میں جماعت کے پروگراموں کو کافی کوریج ملتی ہے۔ 263 گھنٹوں پر مشتمل 375 پروگرام نشر ہوئے۔ نائیجیریا میں 112 گھنٹوں پر مشتمل 205 پروگرام نشر ہوئے۔ اسی طرح ٹی وی پر 276 گھنٹوں پر مشتمل 374 پروگرام نشر ہوئے۔ گیمبیا میں بھی میڈیا کافی کوریج دے رہا ہے۔ گنی بساؤ، بینن میں، اسی طرح کافی ممالک ہیں، آئیوری کوسٹ، نائیجر، یوگنڈا، ٹوگو، مڈغاسکر، کانگو برازویل، کانگو کونشاسا، گیانا، جزائر فجی، سورینام، نیوزی لینڈ، انڈونیشیا، ہندوستان، اور ہندوستان میں جو پروگرام ہو رہے ہیں چنائی کے علاقے میں ان کا تامل بولنے والوں پر بڑا اچھا اثر ہوا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت کے ریڈیو پروگرام بے حد مقبول ہیں۔ ڈاسا ریجن جو ہے، بینن میں انہوں نے پہلی بار تبلیغی اور تربیتی پروگرام اور میرے خطبات سنانے شروع کئے۔ ریڈیو کے مالک جب پہلا کنٹریکٹ ختم ہوا تو ہمارے ریجنل مبلغ مجیب احمد منیر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جب تک آپ معاہدہ نہیں کرتے تب تک کے لئے آپ اپنی کیسٹس ہمیں دے دیں ہم مفت ان کو نشر کرتے رہیں گے۔ جس طرح آپ کی جماعت انسان کے اخلاق کو تعمیر کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس طرح کوئی اور جماعت نہیں۔ اس لئے ہم معاہدے کے علاوہ بھی آپ لوگوں کی کیسٹس چلائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ بینن کے شمال میں چھ سو پندرہ کلومیٹر دور ایک شہر داسا پیانکو ہے جہاں کا ریڈیو اس سارے علاقے کو کور کرتا ہے۔ وہاں کے مبلغ مظفر احمد ظفر صاحب ہر جمعہ کے دن میرا خطبہ نشر کرواتے ہیں۔ تبلیغی پروگرام بھی کرتے ہیں۔ بتاتے ہیں کہ ایک دن ایک غیر احمدی ملّا نے ریڈیو سے وقت لے کر ہمارے خلاف زہر اگلا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ دورانِ پروگرام ہی اس شہر کے چیف نے ریڈیو والوں کو فون کیا کہ ہم جماعتِ احمدیہ کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتے۔ احمدی تو اپنے پروگراموں میں اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں جبکہ مُلّاں فرقہ واریت کو ہوا دے رہا ہے اس کو بند کیا جائے۔ اس پر ریڈیو والوں کو اس مُلّاں کا پروگرام بند کرنا پڑا اور وہ وفد بن کر پھر جماعت کے پاس معافی مانگنے آئے۔

حضور نے بتایا کہ بینن کے ریجن پوبے (Pobe) کے ریڈیو پر جماعت احمدیہ کا ہفتہ وار تبلیغی تربیتی پروگرام چلتا ہے۔ لوکل مشنری یحیٰ صاحب یہ پروگرام کرتے ہیں۔ چند دن پہلے ہی ایک پروگرام قرآنِ کریم اور بائبل کے حوالوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کے نبی ہونے اور خدا کا بیٹا نہ ہونے پر ہوا۔ ایک پادری نے ریڈیو والوں کو فون پر دھمکیاں دینی شروع کر دیں کہ یہ پروگرام بند کریں عیسائیت کی ساری عمارت زمین پر آ گری ہے۔ اسے بند کریں ورنہ ریڈیو کو نقصان پہنچائیں گے۔ ریڈیو کے مالک پر اس قدر پریشر تھا کہ ہمارا پروگرام جو ایک گھنٹے کا تھا درمیان میں بند کروا دیا گیا جس پر ہمارے ریجنل مبلغ قیصر محمود طاہر نے ریڈیو والوں سے اس پادری کا فون نمبر لے کر رابطہ کرنا چاہا تو پادری صاحب نے بات سننے سے انکار کر دیا۔ جب ہم نے ریڈیو کے ڈائریکٹر کو ساری تفصیل بتائی کہ ہم نے جو بھی بات کی ہے قرآنِ کریم اور ان کی مقدس کتاب بائبل سے کی ہے، اپنا تو کچھ بیان نہیں کیا تو ڈائریکٹر صاحب نے ساری بات سمجھ کر اس پادری صاحب سے خود رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ پادری کے رویے اور جماعت احمدیہ کی سچائی کا اتنا اچھا اثر اس ڈائریکٹر پر ہوا کہ انہوں نے ہماری اسی قیمت میں ایک گھنٹہ سے بڑھا کر وقت دو گھنٹہ کر دیا۔ بلکہ ڈیڑھ گھنٹے کا پروگرام فری بھی چلایا۔ اور اللہ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کا موقع مل گیا۔

احمدیہ انٹر نیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز: حضور نے احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ بھی اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ ان کے والنٹیئرز، نوجوان، ینگ لڑکے بھی، سٹوڈنٹس بھی اور انجینئرز وغیرہ بھی، افریقن ممالک میں جا کر پانی کے پمپ لگانے اور سولر انرجی کے پینل وغیرہ لگا کر بڑی ریسرچ کر کے چیزیں تلاش کرتے ہیں پھر جا کر لگاتے ہیں۔ اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون اور برکینا فاسو میں 160 مقامات پر بجلی فراہم کی جا چکی ہے اور سولر سسٹم لگایا جا چکا ہے۔ برکینا فاسو اور بینن میں مزید پچیس پچیس سولر سسٹم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگست میں ہمارے انجینئرز کی ٹیم وہاں جا کر ان کو انسٹال کر دے گی اور جہاں جہاں بجلی مہیا کی گئی ہے اللہ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے سے بھی لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 1500 سولر لینٹرنس چھ ملکوں میں بھجوائی گئی ہیں۔

صاف پانی مہیا کرنے کا کام ایسوسی ایشن کر رہی ہے اور افریقہ کے مختلف ممالک کے دورے کر کے واٹر پمپ لگائے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب تک رپورٹ کے مطابق کل 485 ہینڈ پمپ لگائے جا چکے ہیں جن میں بینن میں 65، برکینا فاسو میں 189، غانا میں 34، آئیوری کوسٹ میں 51، نائیجر میں 60، گیمبیا میں 22، مالی میں 64 پمپ لگائے جا چکے ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے لاکھوں لوگ ان سے مستفید ہو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ مشن ہاؤسز کی تعمیر اور نقشے اور مختلف کام جو ہیں وہ بھی آرکیٹکٹ ایسوسی ایشن کر رہی ہے۔ اور کچھ ماڈل ولیج بنانے کا بھی ان کا پروگرام ہے جن کی تعمیر انشاء اللہ ابھی شروع ہو جائے گی۔ پہلا جو ماڈل ولیج ہے، ایک گاؤں برکینا فاسو میں مہدی آباد کے نام سے بنایا جا رہا ہے۔ اس میں پینے کا پانی ہر گھر میں ٹونٹی کے ذریعے سے، بجلی کی فراہمی سولر پاور کے ذریعے سے ہوگی۔ اسی طرح جو 400 افراد کی آبادی ہے اس میں 26 ہزار لیٹر کا پانی اور سولر لائن، سٹریٹ لائٹ وغیرہ اس گاؤں میں مہیا کی جائیں گی۔ زراعت کے لئے پانی فراہم کیا جائے گا۔ جس سے پھل اور سبزیاں لگائیں گے اور اس کے لئے ڈیزائننگ اور پلاننگ مکمل ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال ایک گاؤں کا یہ منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا۔ اور ایک ایک کر کے پھر انشاء اللہ یہ سہولیات باقی کچھ ملکوں میں بھی مہیا کی جائیں گی۔

Humanity First: حضور نے فرمایا کہ ہیومینٹی فرسٹ جو کہ گزشتہ سولہ سال سے خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 35 ممالک میں کام کر رہی ہے۔ افریقہ کے آٹھ ممالک ہیں۔ اسی طرح مختلف ممالک ہیں جہاں بعض ہنگامی حالات کے علاوہ بھی ان کے کام چل رہے ہیں۔ مثلاً لائبیریا میں انہوں نے کساوا پروسیسنگ پلانٹ لگایا ہے جس سے غریب کسانوں کو مفت کساوا پیسنے وغیرہ کا مہیا ہے، بیچنے کے بعد کمائی کرتے ہیں۔ انجینئر ایسوسی ایشن جو پمپ لگا رہی ہے اس میں یہ بھی کچھ حصہ ڈالتے ہیں اور ان کو مالی مدد دیتے ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق، جو ان کے ذریعے سے پمپ لگائے گئے ہیں، مدد کی گئی ہے اس میں 1.67 ملین لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا ہے۔ یعنی سولہ لاکھ ستر ہزار لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا ہے۔ میڈیکل کیمپس لگائے ہیں 51,140 لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ تعلیمی وظائف طلباء کو دیئے گئے۔ 21,498 طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے گئے۔ یتامیٰ کی پرورش کا انتظام بھی یہ لوگ کر رہے ہیں۔ بینن میں یتامیٰ کے لئے ایک عمارت تعمیر کی جا رہی ہے۔ 31 ہزار افراد کو لمبے وقت کے لئے روزانہ کی بنیاد پر خوراک مہیا کی جا رہی ہے۔ بنگلہ دیش، فجی، ویسٹ سموا، سولومن آئی لینڈ، فلپائن، یوگنڈا، کینیا، پولینڈ، برکینا فاسو، نائیجر وغیرہ میں متاثرہ لوگوں کو بنیادی ضروریات مہیا کی جا رہی ہیں۔ غزہ، فلسطین میں بھی جنگ کے بعد بحالی کے لئے یو این او کے تحت کام کرنے والی تنظیموں کے ذریعے ہیومینٹی فرسٹ نے مدد کی۔ ہیٹی میں زلزلے سے متاثرین کی مدد کی گئی۔ اور قریباً 23 ہزار 400 مریضوں اور زخمیوں کا علاج کیا گیا۔ 169 ڈاکٹرز اور دیگر کارکنان نے گیارہ ٹیموں میں کام کیا۔ پانی کپڑے اور کھانے کی چیزیں تقسیم کی گئیں۔ 7 یتیم خانوں اور ایک سکول کی ضروریات پوری کی گئیں۔ نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد بھی کی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کے ذریعے سے افریقہ کے غریب ممالک میں 14000 سے زائد مریضوں کا ان کے علاقے میں پہنچ کر علاج کیا گیا۔ ادویات تقسیم کی گئیں۔ ہندوستان میں بھی ہماری ڈسپنسریز کام کر رہی ہیں، ان کو ادویات مہیا کی گئیں۔ ہندوستان میں 4 کروڑ 4 لاکھ 83 ہزار روپے کی رقم سے غرباء اور ضرورتمند احباب پر رقم خرچ کی گئی، دوائیاں تقسیم کی گئیں۔ ماریشس اور UK کے خدام نے بھی خدمتِ خلق کا کام کیا۔ UK کے خدمتِ خلق کے پروگرام کے تحت ایک لاکھ 64 ہزار پاؤنڈ کے فنڈ مہیا کئے گئے۔ اور اس کے تحت مختلف چیریٹیز کو دئے گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امیر صاحب برکینا فاسو بیان کرتے ہیں کہ اس سال اب تک آئی کیمپوں میں ہم نے 246 مریضوں کے موتیا کے مفت آپریشن کئے۔ اور اب تک 1423 مریضوں کے مفت آپریشن کر چکے ہیں۔ فریقہ کے مختلف ممالک میں قیدیوں سے رابطہ کر کے ان کی خبر گیری کی جا رہی ہے۔

مجلس نصرت جہاں: حضور نے فرمایا کہ مجلس نصرت جہاں اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں، اس کے تحت 39 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ جن میں ہمارے 41 ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں ہمارے 656 ہائر سیکنڈری سکول، جونئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ بینن داسا میں ایک کرایہ کی ایک عمارت میں نیا ہسپتال کھولا گیا ہے۔ پاراکو میں ہسپتال کا افتتاح ہوا۔

حضور نے بتایا کہ ڈاکٹر خاور احمد منصور صاحب پاراکو، بینن سے کہتے ہیں کہ اگست 2009ء کے مہینے میں ایک آدمی آیا۔ چودہ سال قبل اس کے مثانے میں تکلیف ہوئی تھی اور اس کا پیشاب بند ہو گیا تھا اس وقت اس نے ہر جگہ علاج کروایا۔ ڈاکٹرز نے بس یہی ایک حل نکالا کہ مثانے کے اوپر پیٹ میں ایک مصنوعی نالی لگا دی جائے جو پیٹ سے ہر وقت لٹکی رہے، اور چنانچہ اس نے چودہ سال اسی طرح گزار دیئے۔ اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے ہسپتال میں خدا تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں اس کی کہانی سن کر اور اس سوچ کے تحت کہ اس خدا کے بندے کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ہسپتال سے علاج کروانے کا خیال آخر ایسے ہی نہیں آیا اس میں کوئی خاص خدا تعالیٰ کی حکمت ہو گی اور شاید خدا تعالیٰ کوئی معجزہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ ہمارے ڈاکٹر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی پاک سوچ کے ساتھ یہ کام کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ سوچ کر آخر اس کیس کو لینے کا فیصلہ کیا اور دعا اور صدقہ سے اس کے مثانے کا آپریشن کیا تو بہت complications سامنے آئیں مگر واقعتاً اس وقت خدا تعالیٰ کی کوئی خاص تائید و نصرت میرے ساتھ تھی کہ آپریشن کے دوران مثانے کی چودہ سال بند اور ناممکن نالیاں ایک ایک کر کے کھلتی گئیں اور بالآخر اس کے تمام ٹشوز نے کام کرنا شروع کر دیا اور جو external نالی پیٹ میں لگائی گئی تھی اس کو ختم کیا اور چودہ سال کے بعد دوبارہ پیٹ کے اندر خدا تعالیٰ کے تخلیقی نظام سے منسلک کیا گیا۔ اور اس کے مثانے کی نارمل صورتِ حال بن گئی۔ اس مریض کے لئے بھی یہ بات ایک معجزہ سے کم نہیں تھی۔

اسی طرح کینیا میں شیانڈہ کے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک مریضہ جس کا گھٹنا سوجا ہوا تھا اور کئی سالوں کی بیماری سے ٹانگ اکٹھی ہو گئی تھی اور کسی علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ اس کا خاوند نیروبی میں ایک بڑا پولیس افسر ہے۔ اس نے کافی کوشش کی۔ آخر تنگ آ کر اسے لاعلاج قرار دے دیا گیا۔ ایک کمرے میں چھوڑ دیا گیا۔ اسے کسی ذریعے سے ہمارے ہسپتال کا پتہ چلا۔ گھر والوں نے سوچا کہ چلو یہاں بھی ٹرائی کر لیتے ہیں۔ جب ہم نے علاج کیا تو پانچ دن میں وہ چلنے کے قابل ہو گئی۔ پھر ایک ماہ علاج چلتا رہا اور آہستہ آہستہ اس کی ٹانگ قریباً سیدھی ہو گئی۔ اب جب لوگ اسے چلتا دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ ہمارے ہسپتال میں اعزازی شفا کے نمونے کا ایک چلتا پھرتا اشتہار بن گیا ہے۔ اور اس علاقے سے کثرت سے مریض ہمارے ہسپتال میں آ رہے ہیں۔ اسی طرح ربوہ میں بھی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور فضلِ عمر ہسپتال بڑی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تحریکِ وقفِ نو: حضور نے تحریک وقف نو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 2139 واقفینِ نو کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافے کے ساتھ واقفین کی کل تعداد 41,220 ہو گئی

ہے۔ اور 87 ممالک سے واقفین شامل ہیں۔ لڑکوں کی تعداد 26,067 ہے اور لڑکیوں کی تعداد 15,153 ہے۔ پاکستان کے واقفینِ نو کی مجموعی تعداد 24,309 ہے۔ بیرونِ پاکستان 16,911 ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 98 واقفین اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنی خدمات جماعت کو پیش کر چکے ہیں اور مصروفِ عمل ہیں۔ واقفینِ نو میں بھی پاکستان میں ربوہ میں سب سے زیادہ ہیں۔

احمدیہ ویب سائٹ: حضور نے فرمایا کہ ایک احمدیہ ویب سائٹ ہے اس میں بھی مختلف زبانوں میں کافی لٹریچر موجود ہے۔

پریس اینڈ پبلیکیشن: حضور انور نے فرمایا کہ پریس اینڈ پبلیکیشن کے شعبہ کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطہ : حضور انور نے فرمایا کہ نو مبائعین سے رابطہ جو ایک بہت اہم کام ہے اس کو نئے سرے سے بحال کیا گیا ہے۔ اور اس میں ہمیشہ کی طرح غانا سرِ فہرست ہے۔ انہوں نے دورانِ سال 60 ہزار مزید نو مبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے۔ اور گزشتہ پانچ سالوں میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 لاکھ 69 ہزار 800 نو مبائعین سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔

دوسرے نمبر پر نائیجریا ہے انہوں نے امسال 34 ہزار نو مبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے اس طرح اب تک یہ کل 5 لاکھ 21 ہزار نو مبائعین سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس سال 16 ہزار 600 نو مبائعین سے رابطہ زندہ کیا ہے۔ اور اب تک 2 لاکھ 19 ہزار سے رابطہ بحال کر چکے ہیں۔

آئیوری کوسٹ نے 11 ہزار نو مبائعین سے رابطہ کیا ہے۔ ان چار سالوں میں 47 ہزار نو مبائعین سے رابطہ کر چکے ہیں۔ سیرالیون نے اس سال 165 گاؤں کے 65 ہزار نو مبائعین سے رابطہ کیا ہے اور ان کو نظام میں شامل کیا ہے، اس طرح 1 لاکھ 1 ہزار 800 نو مبائعین سے رابطہ کر چکے ہیں۔

ہندوستان میں جو دورانِ سال رابطے ہوئے ہیں وہ 1,811 ہیں اور اب تک 79 ہزار 712 نو مبائعین سے رابطے بحال ہو چکے ہیں۔ بنگلہ دیش نے اللہ کے فضل سے ایک ہزار 500 سے زائد نو مبائعین سے اپنا رابطہ زندہ کیا ہے۔ کینیا نے 10 ہزار نو مبائعین سے رابطہ بحال کیا ہے۔ اور 42 ہزار نو مبائعین سے رابطہ قائم کر چکے ہیں۔ کینیا نے ایتھوپیا میں وفود بھیج کر 965 نو مبائعین سے رابطہ قائم کیا ہے۔ صومالیہ میں بھی 456 نو مبائعین سے رابطہ کیا گیا ہے۔ یوگنڈا میں اس سال 30 مقامات پر 4 ہزار سے زائد نو مبائعین سے رابطہ قائم کیا گیا ہے۔ بینن نے 265 دیہات کے 24 ہزار 700 نو مبائعین سے رابطہ قائم کیا۔ لائبیریا نے دورانِ سال مزید 750 نو مبائعین سے رابطہ قائم کیا وہاں پر پہلے بھی بیعتیں تھوڑی تھیں۔ مالی نے 3,300 نو مبائعین سے رابطہ قائم کیا۔

بیعتوں کی تعداد: حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اب تک بیعتوں کی کل تعداد 4 لاکھ 58 ہزار 760 ہے۔ 119 ممالک سے 407 قومیں احمدیت میں شامل ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل عالمی بیعت میں ان کی نمائندگی ہوگی۔

جماعت نائیجریا کو اس سال ایک لاکھ 41 ہزار بیعتوں کی توفیق ملی۔ 43 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ 72 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ غانا کو 47 ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی ہے۔ 10 مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ 14 مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ مالی میں 94 ہزار بیعتیں ہوئی ہیں۔ 101 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ 35 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ برکینا فاسو میں 23 ہزار 265 لوگ دورانِ سال احمدیت میں داخل ہوئے۔ 69 مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا اور 42 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آئیوری کوسٹ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال 10 ہزار 700 بیعتیں ہوئیں۔ اور 28 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا۔ سینیگال کو اس سال 35 ہزار سے اوپر بیعتوں کی توفیق ملی۔ جماعت احمدیہ بینن کو اس سال 21 ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔ جماعت نائیجر کو امسال 15 ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔ یوگنڈا کو اس سال 5 ہزار سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی۔ 16 نئے مقامات پر جماعت کا نفوذ ہوا ہے۔ کینیا کو اس سال 3,793 بیعتوں اور صومالیہ میں 140 کے حصول کی توفیق ملی۔ ایتھوپیا میں 111 بیعتیں ہوئیں۔ اس سال سیرالیون کو 31,600 بیعتوں کی توفیق ملی اور 125 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ کانگو برازویل کو دورانِ سال 10 ہزار نئی بیعتیں حاصل ہوئیں۔ ہندوستان میں اس سال 2,895 بیعتیں ہوئیں۔ اور پندرہ ائمہ اور مساجد اور ایک مفتی صاحب نے بھی احمدیت قبول کی اور اللہ کے فضل سے ایمان پہ اور اخلاص سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب یہ تمام ممالک جہاں بیعتیں ہو رہی ہیں، ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ نو مبائعین سے رابطے کے ساتھ ساتھ، جن سے پچھلے رابطے قائم کر رہے ہیں ان کو رابطوں میں مضبوط تر کرنا ہے۔ اور ایک لمحے کے لئے بھی ان سے نظریں نہیں اٹھانی۔

بیعتوں کے دوران بعض واقعات: حضور نے بیعتوں کے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ لاہور کی دو مساجد میں ہونے والی شہادتوں کو جماعت احمدیہ بینن میں جہاں جہاں ایم۔ٹی۔اے کی سہولت موجود تھی، عوام نے دیکھا اور بعض جگہوں پر احمدی تو احمدی، غیر احمدی عیسائی بھی رو رہے تھے۔ Pobe ریجن کے مبلغ سلسلہ قیصر محمود طاہر بتاتے ہیں کہ اس سے اگلے دن ان کے ریجنل صدران کی میٹنگ تھی۔ اس دن تمام جماعتوں کے صدران نے کہا کہ ہمیں بتائیں ہم اپنے ان بھائیوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ ان سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور بعض نو مبائع نے تو جذبات میں آ کر کہا کہ ہمیں بھی انتقام لینا چاہئے۔ جس پر ان کو اُن کو میرے حوالے سے بتایا گیا کہ حضور نے صبر اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے، یہی ہمارا انتقام ہے۔ انہی دنوں کچھ عرصے سے ایک عیسائی آدیچے کادیو صاحب ہمارے لوکل معلم کے زیرِ تبلیغ چلے آ رہے تھے۔ تمام دلائل سننے کے بعد بھی ماننے کو نہیں آتے تھے اس واقعہ کو جب انہوں نے سنا اور ٹی وی پر دیکھا اور پھر میرا خطبہ سنا کہ ہم نے صبر کرنا ہے اور دعائیں کرنی ہیں تو بے اختیار اس نے کہا یہ کام ایک سچی جماعت کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور اسی لمحے اس نے بیعت کر لی۔

حضور انور نے بتایا کہ بینن کے شمال مشرق کے ایک شہر باسیلا میں ہمارے لوکل مشنری آلیو حسینی صاحب وہاں کے ریجن ریڈیو پر ہفتہ وار تبلیغ کرتے ہیں، اٹھائیس جون 2010ء کو تبلیغ جاری تھی، کہ فون آنے شروع ہوئے کہ امام صاحب آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ دیکھتے نہیں کہ ہمارے علاقے میں قحط سالی ہے اور فصلیں سڑ گئی ہیں، جل رہی ہیں، اب تو جانور بھی بھوکے رہنے لگے ہیں۔ آپ لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں تو دعا کر کے بارش کیوں نہیں برسوا لیتے۔ آلیو صاحب بیان کرتے ہیں کہ ریڈیو پر تبلیغ کے دوران مَیں نے اعلان کیا کہ قحط سالی عوام کی شامتِ اعمال ہوتی ہے اور قرآنِ کریم میں لکھا ہے کہ جو لوگ خدائے ربّ العالمین سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں، وہ ان پر بارش برساتا ہے۔ تو مَیں عوام کو اس طرف بلاتا ہوں کہ آؤ سارے مل کر اپنی اپنی جگہ استغفار کریں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور بارش کے نزول کے لئے دعا کریں۔ چنانچہ ریڈیو پر ہی میں نے دعائے مغفرت اور دعائے استسقاء کی اور بارش برسنے کے لئے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی، موسلا دھار بارش ہوئی اور جل تھل ہو گیا۔ اس رحمتِ خداوندی کے ظہور کے بعد اس علاقے میں بفضلہٖ تعالیٰ سات سو بیعتیں ہوئیں۔

ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ لونسار، سیرالیون بیان کرتے ہیں کہ جلسہ سیرالیون کے بعد ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے تو وہاں جلسے میں شامل ہونے والے دوست سلیمان کمارا نے جب بیعت کی تو خاکسار نے استفسار کیا کہ آپ نے ایسی کیا بات دیکھی جس کی بناء پر آپ احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں اس بار جب جلسے میں شامل ہوا تو میں نے وہاں ایسی باتیں دیکھیں جو دنیا کے میلوں ٹھیلوں میں نہیں پائی جاتیں۔ اتنے سارے لوگ صبح نمازِ تہجد ادا کرتے ہیں، جلسے کا انتظام غیر معمولی تھا۔ اتنے سب افراد کو وافر کھانا دینا، پانی مہیا کرنا، بہترین رہائش مہیا کرنا، علاوہ ازیں اتنے تمام لوگوں کا پورے سکون سے بیٹھ کر سارے پروگرام کو سننا ایسے امور تھے جنہوں نے میرا دل کھینچ لیا اور میں بیعت کئے بنا رہ نہیں سکا۔

ناصر محمود صاحب کینیا سے لکھتے ہیں کہ Kifyonzo نامی گاؤں میں کافی عرصے سے ایک چھوٹی سی جماعت قائم ہے، اس جگہ پر بھی دورانِ سال یک تبلیغی میٹنگ رکھی گئی یہ علاقہ بھی کافی دُور واقعہ ہے۔ جب یہاں تبلیغی جلسہ کرنے کا پروگرام بنا تو وہ شدید بارشوں کے دن تھے اور اس دن بھی مسلسل رات سے بارش ہو رہی تھی۔ صبح جب ہم مشن ہاؤس سے اس جگہ کے لئے نکلے تو خاکسار اور وفد میں موجود احباب کو تشویش لاحق تھی کہ شاید آج جلسہ نہ ہو سکے مگر طے یہی پایا کہ اللہ کی راہ میں نکل رہے ہیں اللہ تعالیٰ خود مدد فرمائے گا۔ سارا راستہ شدید بارش جاری رہی جس کی وجہ سے راستہ میں شدید پھسلن اور کیچڑ تھا۔ خاکسار کے ساتھ موجود بعض احباب جنہوں نے راستہ پہلے نہیں دیکھا تھا اس بات کا اظہار کیا کہ اس راستہ میں تو عام حالات میں سفر کرنا ممکن نہیں ہے کجا یہ کہ یہاں شدید بارش ہے۔ بہر حال ہم منزل تک پہنچ گئے اور خوشی یہ ہوئی کہ لوگ وہاں موجود تھے جس کو دیکھ کر حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی ہوئی۔ حیرت اس بات کی کہ عام حالات اور دنوں میں بھی اس قدر لوگ تبلیغی جلسوں میں حاضر نہیں ہوتے، اس قدر شدید خراب موسم میں بھی موجود تھے اور خوشی اس بات کی کہ سب آج وقت کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام سننے کے لئے موجود ہیں۔ وہاں اس طرح جذبے سے لوگ آئے۔

رؤیا صادقہ کے ذریعہ قبولِ احمدیت: حضور نے رؤیا کے ذریعہ قبول احمدیت کے بھی بعض واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ درابوالحسن معلمِ دگو لکھتے ہیں کہ خاکسار جب ایک گاؤں وِرُوکوں میں تبلیغ کے لئے گیا تو رات کو تبلیغ کی، تمام اختلافی مسائل کے بعد ان کو جماعت کا نظام بتانے لگا اور خلیفۂ وقت کا بتایا تو امام وانی سعید و صاحب نے مجھے روک کر کہا کہ آپ نے خلیفہ کا لفظ بولا ہے میں آپ کو اپنا ایک خواب سنانا چاہتا ہوں جو کہ آج تعبیر ہو کر میرے سامنے آیا ہے۔ یہ خواب کافی عرصے پہلے دیکھا ہے لیکن میں نے کسی کو نہیں سنایا۔ جب آپ نے لفظ خلیفہ بولا ہے تو مجھے اپنی خواب یاد آ گئی ہے۔ خواب میں دیکھا ہے کہ خلیفہ وقت آئے ہیں اور ہم تمام لوگ گاؤں کے سوئے ہوئے ہیں۔ اور خلیفہ وقت کھڑے ہیں اور لوگوں کو اٹھا رہے ہیں اور میں نیند سے اسی حالت میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا گاؤں بہت دور جنگل میں ہے جہاں کوئی بھی تبلیغ کے لئے نہیں آتا۔ صرف آپ ہی ہیں جو آئے ہیں۔ معلم صاحب نے ان کو بتایا کہ اس وقت دنیا میں یہ نعمت خلیفہ وقت کی صرف جماعتِ احمدیہ کے پاس ہے، ایک خلیفہ ہے جو دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہے۔ وہ کھڑے ہیں اور آپ سوئے ہوئے لوگوں کو جگا رہے ہیں۔ الحمدللہ اس خواب کی بدولت امام صاحب دو سو پچیس افراد سمیت جماعت میں شامل ہوئے۔

امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ لیو (Leo) ریجن کے ایک دوست بارِ عثمان صاحب نے بیان کیا کہ میں احمدیت کا شدید مخالف تھا اور جب لوگ احمدیت کے خلاف تبلیغ کرتے تو مجھے اچھا لگتا تھا۔ جب ریڈیو اسلامک احمدیہ لیو شروع ہوا تو میں اپنی نفرت کی وجہ سے ریڈیو نہ سنتا تھا اور جب ایک دن پتہ چلا کہ ریڈیو کا انٹینا گر گیا تو لوگوں نے کہنا شروع کیا دیکھا جھوٹ تھا اس لئے ان کے ریڈیو کا انٹینا گر گیا ہے۔ وہاں بڑا طوفان آیا تھا، ایک دن میں سویا ہوا تھا تو خواب میں ایک آدمی بالکل سفید لباس میں نظر آیا۔ مَیں نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے بتایا کہ وہ خدا تعالیٰ کا فرشتہ ہے۔ پھر اس فرشتے نے کہا کہ لوگ جو کہہ رہے ہیں کہ احمدیہ ریڈیو کا انٹینا جھوٹا ہونے کی وجہ سے گرا ہے یہ غلط بات ہے، یہ لوگ منافق ہیں، خدا تعالیٰ بہت جلد اس سے بہتر انٹینا لے آئے گا۔ لوگوں کی باتوں کو چھوڑو۔ سچائی صرف احمدیت ہی میں ہے۔ پھر میں نے اس فرشتے سے پوچھا کہ میں سچائی کو کس طرح جان سکتا ہوں۔ اس فرشتے نے کہا صرف ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پکڑ لو۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ اس خواب کے بعد کوئی شک احمدیت کی سچائی میں باقی نہ رہ گیا۔ ابھی اس خواب کے بعد چند دن ہی گزرے تھے کہ

ریڈیو احمدیت کا پیغام سنا اور اس میں بار بار ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ذکر آ رہا تھا۔ دراصل یہ خطبہ کا ترجمہ نشر ہو رہا تھا جو اس نے سنا۔ چنانچہ اس کے بعد بارِ عثمان صاحب آئے اور اپنے تمام سوالوں کا جواب پا کر بہت خوش ہوئے اور پھر مجھے بھی انہوں نے ٹی۔ وی پر دیکھا اور کہا کہ بس میں آپ کے ساتھ ہوں اور بیعت کرتا ہوں۔ دعا کریں کہ جب میں اگلی دفعہ آؤں تو میرا پورا گاؤں احمدیت میں داخل ہو چکا ہو۔

بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ نومبر 2009ء میں ہمارے لوکل مشنری حسینی آلیو صاحب باسیلہ ریجن کے گاؤں واقے (Wake) میں تبلیغ کی غرض سے گئے۔ تبلیغ جاری تھی کہ ایک آدمی محمد نامی صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ٹھہرو میں تمہیں اپنی خواب بتاتا ہوں جو چند دن ہوئے میں نے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے، خوبصورت سٹیج ہے اور ایک روحانی ماحول ہے، اور ہر لمحہ رب کی باتیں ہو رہی ہیں، یہ بڑا مجمع افریقیوں کا ہے لیکن چند ایک وائٹ، سفید فام آدمی بھی ہیں۔ اور جو تم باتیں کر رہے ہو ایسی ہی وہاں بھی بار بار آ کر لوگ باتیں کرتے ہیں۔ یہ لوگ خدا کی حقیقت بتاتے ہیں اور اصل مذہب کی پہچان کروا رہے ہیں۔ خواب سنانے کے بعد کہنے لگے کے باتیں تو تمہاری ویسی ہی ہیں مگر نظارہ وہ نہیں ہے جو مَیں نے دیکھا ہے۔ اس پر ہمارے لوکل مشنری نے ان سے کہا کہ بیس پچیس دن کے بعد 18 دسمبر 2009ء کو ہمارا جلسہ ہے وہ آ کر Attend کرو۔ چنانچہ اس کے پروگرام میں وہ آ کر شامل ہوئے اور پہلا دن گزرا تھا کہ شام کو بڑے جذباتی ہو کر آئے اور روتے ہوئے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے کہ یہی نظارہ مَیں نے دیکھا تھا اور 230 مزید بیعتیں بھی اس گاؤں سے ملیں۔

مالی (Mali) میں کولنجیبا سے پندرہ کلومیٹر دور ایک گاؤں ہے۔ فلالاکونی صاحب ایک شخص ڈومبیا عبدو، دومبیا مشن ہاؤس آئے اور اس نے بتایا کہ مَیں احمدیوں کو اچھا نہیں سمجھتا تھا لیکن کل رات مَیں نے خواب دیکھا کہ حضور ﷺ خواب میں آئے ہیں اور آپ نے فرمایا احمدی سچے ہیں اور میری آنکھ کھل گئی۔ اس لئے مَیں آپ کے پاس آیا ہوں اور اپنی فیملی سمیت 31 افراد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔ اور تمام چندہ جات میں شامل ہونے کا وعدہ کرتا ہوں۔

کرغزستان کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ نو احمدی تنچ تک (Tinchtik) صاحب زیرِ تبلیغ تھے اور گاہے بگاہے مشن ہاؤس تشریف لایا کرتے تھے۔ بیعت سے قبل انہوں نے ایک خواب دیکھا، وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصے سے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا لیکن تا حال بیعت کے لئے شرح صدر نہیں تھی۔ انہی ایام میں ایک رات خاکسار نے خواب دیکھا کہ چھت پر ایک کالی شبیہہ نظر آتی ہے اس وقت میں فوراً سورۃ فاتحہ اور لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتا ہوں اس کے بعد مجھے خواب میں ایک سفید ورق دکھایا جاتا ہے جس کے اوپر عربی میں کچھ لائنیں لکھی ہوئی ہیں، ان کو پڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ اس کے فوراً بعد دیکھتا ہوں کہ بائیں طرف اوپر کونے میں رشین میں لکھا ہوا تھا کہ اسلام حقیقی دین اور اونچی آواز آ رہی تھی کہ احمدیت حقیقی اسلام۔ اس خواب کے بعد میرا دل مطمئن ہو گیا اور مَیں نے فوراً بیعت کر لی۔

مراکش کے ایک دوست نے خواب دیکھا کہ بہت سے لوگ مسجد کی طرف جا رہے ہیں، میں بہت پریشان تھا کہ میں کس مسجد کی طرف جاؤں، تب کسی نے کہا کہ دائیں ہاتھ والی مسجد میں جاؤ۔ اس وقت تمام مساجد میں خطبہ ہو رہا تھا لیکن اس مسجد میں جو امام خطبہ دے رہے تھے ان کی داڑھی سفید تھی اور سر پر پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ جب ان کا خطبہ شروع ہوا تو دوسرے مولویوں کا خطبہ بند ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس خواب کا ان کے دل و دماغ پر بڑا اثر تھا۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے پھر خواب دیکھا کہ میں مسجد سے باہر آیا ہوں، لوگ قطاروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں اور اسی طرح آخر پر ایک شخص بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے اچانک ایم ٹی اے دیکھا تو جماعت احمدیہ کے بارہ میں پتہ چلا۔ جب خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا تو پہچان لیا، یہ تو وہی تھے جو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور دوسرے خواب میں بیعت لے رہے تھے یہ دیکھ کر مَیں نے بیعت کر لی۔

حضور نے فرمایا کہ جب بھی جماعت میں وسعت پیدا ہوتی ہے، تبلیغ زیادہ ہوتی ہے، بیعتیں زیادہ ہوتی ہیں تو مخالفین کی مخالفتیں بھی زیادہ ہو جاتی ہیں اور ان کی کوششیں ہوتی ہیں کہ نومبائعین کو خاص طور پر لالچ سے، ڈرا دھمکا کر احمدیت سے دور ہٹایا جائے۔ تو اس بارے میں بھی چند ایک واقعات ہیں۔

تنکوڈوگو ریجن کے گاؤں گانزورگو کے چیف نے ہمارے مبلغین کو تبلیغ کی دعوت دی۔ پروگرام کے مطابق 22 اپریل 2010ء کو ہمارا وفد تبلیغ کے لئے پہنچا۔ وہاں پہنچنے سے قبل ہی گاؤں کے مرد، عورتیں، بچے سب مسجد میں جمع ہو چکے تھے اور مسجد بھر چکی تھی۔ تبلیغ شروع ہوئی جو قریباً ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہی۔ سوال و جواب کے اختتام پر گاؤں کے چیف نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم ریڈیو سن کر قریبی جماعت سے آپ کے متعلق معلومات لے کر پہلے ہی مطمئن ہو چکے تھے، صرف آپ کی آمد کا انتظار تھا۔ تمام گاؤں آپ کے ساتھ ہے اور اس گاؤں میں اگر کوئی تبلیغی و تربیتی پروگرام ہوگا تو صرف جماعتِ احمدیہ ہی اس پروگرام کو کرنے کی مجاز ہوگی۔ چونکہ ہم نے شہر کے علماء کو یہاں آنے کی دعوت دی تاکہ وہ ہماری اور ہمارے بچوں کی تربیت کا انتظام کریں، مگر وہ نہیں آئے۔ ان لوگوں کے پاس ہم خود بھی گئے لیکن پھر بھی وہ اس کام کے لئے نہیں آئے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کو ہم نے صرف پیغام بھجوایا ہے اور آپ لوگ تکلیف دہ سفر کر کے پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے، ہمارے لئے صرف یہی دلیل کافی ہے کہ ہمارے ایک پیغام پر آپ ہمارے پاس پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے معلمین ان کو سمجھاتے اور مزید تحقیق کرنے کو کہتے مگر وہ یہی کہتے رہے کہ آپ کیوں خوف کرتے ہیں۔ ہم پھسل جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ ہمیں کوئی احمدیت سے دور نہیں کر سکتا۔ اب صرف احمدیت ہی اس گاؤں میں جگہ لے گی۔ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد جو سارا گاؤں احمدیت کی آغوش میں آ چکا تو دوبارہ 25 جون کے لئے دورے کرنے کا ہمارے مبلغین نے پروگرام بنایا، اس گاؤں میں گئے تو چیف نے بتایا کہ ہماری تبلیغ کے بعد غیر احمدی مُلّاں تین مرتبہ اس گاؤں میں آ چکے ہیں اور احمدیت سے دُور رہنے کا کہہ چکے ہیں لیکن ہمارا ان سے یہی سوال رہا ہے کہ آپ اس وقت کہاں تھے جب ہمیں آپ کی ضرورت تھی۔ ہم نے دل سے احمدیت قبول کر لی ہے اب ہمیں کیوں بہکانے کے لئے آ گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہم نے دل سے احمدیت کو قبول کیا ہے آپ فکر نہ کریں۔ جتنے مرضی گروپ آئیں آپ ہمیں ثابت قدم پائیں گے۔ احمدیت کی وجہ سے ہم ہر قسم کے نقصان کے لئے تیار ہیں۔ خواہ یہ آگیں لگائیں، گردنیں کاٹیں، جانور ذبح کر دیں، کھیت جلا دیں پھر بھی ہم احمدیت سے دور نہیں ہٹیں گے۔ یہ ایمان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ان لوگوں میں پیدا ہوا ہے جو جنگلوں میں رہنے والے ہیں۔

مبلغِ سلسلہ رومانیہ لکھتے ہیں کہ اس سال جنوری 2010ء میں رومانیہ میں ایک دوست فلورین اندریا صاحب نے بیعت کی ہے۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد سب سے پہلے خاکسار سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر مانگی۔ اس نے تصویر اپنے سینہ سے لگائی اور اس کو اپنی دکان پر ایک نمایاں جگہ پر آویزاں کر رکھا ہے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر بتاتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور یہ ہمارے خلیفہ ہیں۔

احمد جبرئیل سعید صاحب (مبلغ گھانا) بیان کرتے ہیں کہ اوورسیز کا علاقہ نومبائعین کا علاقہ ہے یہاں پہلے جلسے کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ مانکاراگو کا غیر احمدی چیف اس علاقے میں بدقسمتی سے محمد حسین بٹالوی کا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ ہر جگہ پہنچ کر لوگوں کو ہمارے جلسہ میں شرکت سے منع کرتا رہا۔ کوبورے اس علاقے میں ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس چیف امام کو بہت بری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک تو اس کی تمام تر کوششوں کے باوجود جلسے کی حاضری 1650 رہی۔ دوسرے یہ کہ اس کے اپنے چیف نے بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے پیغام بھجوایا اور اس کے ساتھ وفد بھجوایا بلکہ جماعت کو اپنے علاقہ مانکاراگو میں تبلیغ کرنے کی درخواست کی۔ یہی نہیں بلکہ مانکاراگو سے چند ایک نئے احمدیوں نے بھی جلسے میں شرکت کی۔ ان میں سے ایک شخص نے جلسہ میں مائیک پکڑ کر اعلان کیا کہ جو بھی ہو مَیں اور میری فیملی احمدیت پر ہی مریں گے۔ اس پر ہر طرف سے نعرہ تکبیر بلند ہونے لگے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں ہم مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ چکے ہیں۔

معلم غفار صاحب بیان کرتے ہیں کہ بینن بوزون جماعت کے قائد مجلس کے بڑے بھائی جو کہ مشرک تھے اور احمدیت کے مخالف تھے پہلے اپنے بھائی کو جادو ٹونے کے ذریعے ڈراتے رہے اور جب وہ بیمار ہوئے تو ان کو مر جانے کی دھمکیاں دیتے رہے۔ اس پر جماعت نے بہت دعائیں کی اور قائد صاحب ٹھیک ہو گئے۔ ان کی صحت پر ان کے مشرک بھائی نے ایک اور شوشہ چھوڑا کہ میرا بھائی مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ ان کو سمجھایا گیا کہ ہماری جماعت کی یہ تعلیم نہیں۔ لیکن وہ نہ مانے، آخر گاؤں کے صاحبِ اثر احمدی احباب نے اس کے گھر جا کر یہ کہا کہ ہم احمدی اب مل کر یہ دعا کریں گے کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ ہمارے سامنے مرے گا۔ اور یوں اللہ تعالیٰ سچے کو زندگی دے گا۔ وہ مشرک بھائی چند عرصے بعد فوت ہو گیا۔

مالی کے ریجن فانا کے لوکل مشنری یحیٰ سیسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ فانا میں گذشتہ ماہ ایف ایم ریڈیو پر احمدیت اور انصارِ دین کے ساتھ مباحثہ والی کیسٹ نشر کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان پروگرام کے ذریعے بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان پروگرام کی کامیابی کو دیکھ کر فانا کے انصارِ دین گروپ کے ایک مولوی مدیبو سنگاریہ نے دس جون کو فانا ریڈیو پر احمدیت کے خلاف تقریر کی جس میں تمام احمدیوں کو، احمدیوں کی کیسٹ سننے والوں کو ملعون قرار دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ ٹھیک تین دن بعد تیرہ جون کو یہ شخص اچانک فوت ہو گیا اور یہ واقعہ علاقے کے لئے عبرت بنا ہوا ہے۔

کرغزستان کے صوبہ اوش کے مضافاتی گاؤں کاشغر میں مرکزی مسجد کا نائب امام ہمارے نو احمدی بھائیوں کو دیکھ کر تھوکتا اور نفرت کا اظہار کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قہری تجلی دکھاتے ہوئے اسے عبرت کا نشان بنا دیا۔ مذکور نائب امام دینی مدرسہ کے بچوں کے ساتھ بدفعلی کے جرم میں گرفتار ہوا اور تحقیق ہونے پر پتہ چلا کہ امام یہ گھناؤنے فعل کرتا ہے۔ اسے عدالت کی طرف سے قید کی سزا ملی۔

امیر صاحب آسٹریلیا بیان کرتے ہیں کہ جماعت سالومن آئی لینڈ کے صدر جماعت احمد تاسیما صاحب جب عیسائی سے احمدی ہوئے تو ان کے بیوی کے بھائی نے شدید مخالفت کی اور کہا کہ تمہارا نبی جھوٹا ہے۔ احمد تاسیما صاحب اور ان کی بیوی کے مخالف بھائی ایک مرض میں مبتلا ہو گئے اور ایک ہسپتال میں داخل ہوئے۔ احمد تاسیما صاحب نے اپنے سرہانے حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر رکھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنے رشتے دار جو کہ جماعت کے سخت مخالف تھے ان کو کہا کہ جو بھی ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ اسی مرض میں اسی ہسپتال میں مر جائے گا۔ اس کے کچھ ہی دنوں میں بیوی کے مخالف بھائی اسی ہسپتال میں مر گئے اور آپ شفا پا کر گھر آئے۔ ایک اور نشان بھی ظاہر ہوا کہ ہسپتال میں ایک اور صاحب داخل تھے اور انہوں نے صدر صاحب سے تصویر کے بارے میں دریافت کیا اور جماعت کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اور جماعت احمدیہ میں شمولیت کے بعد اپنا نام احمد یحیٰ جان رکھا، انہوں نے جماعت کو پھر زمین بھی عطیہ میں دی۔

نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ:

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظامِ وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس تحریک کے بعد سے اب تک تعداد جو ہے 38 ہزار سے ایک لاکھ 9 ہزار ہو چکی ہے۔ مجلس کارپرداز میں مسل نمبر ایک لاکھ 3 ہزار ہے۔ قادیان کی 6,300 ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں بھی جماعت بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے۔

ملک طاہر حیات صاحب مبلغ قزاقستان لکھتے ہیں کہ لاہور کے حادثہ سے اگلے دو تین دن بعد ساری

جماعت یوں سینٹر میں جمع ہو جاتی ہے۔ جیسے اس کا کوئی قریبی عزیز شہید ہو گیا ہو۔ ہفتے کے دن ہمارے ایک بزرگ میاں بیوی اپنی پنشن لے کر آ گئے اور کہا یہ ہمارے بھائیوں کے لئے لے لیں۔ خاکسار نے کہا گو شہداء کے خاندانوں کے لئے سیدنا بلال فنڈ موجود ہے مگر ابھی اس سلسلے میں کوئی الگ مرکزی ہدایت نہیں۔ انہوں نے اضطرار سے وہ رقم بطور امانت رکھوا دی کہ اگر کوئی الگ تحریک ہو تو ٹھیک ورنہ اس کو سیدنا بلال فنڈ میں جمع کروا دیا جائے۔

نعیم طاہر سون صاحب سیرالیون سے لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع خاتون فاطمہ مانسارے صاحب سخت بیمار تھیں، ان کی چھاتی میں انفیکشن کی وجہ سے سوجن تھی، پیپ پڑ چکی تھی، بہت سی انگریزی اور دیسی ادویات استعمال کیں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ خاکسار دورے پر اس علاقے میں گیا تو دیگر لوگوں کے علاوہ ان سے بھی ملا۔ حال احوال پوچھا، ان کے لئے دعا کی اور چندے کی تحریک بھی کی۔ اور کہا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے گا۔ اس غریب خاتون کے پاس صرف دو ہزار لیونز یعنی پچاس سینٹ تھے جو انہوں نے چندے میں دے دیئے۔ ایک ہفتے کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی دوائی کے انہیں شفا عطا فرما دی۔ اب وہ بفضلہٖ تعالیٰ بالکل نارمل زندگی گزار رہی ہیں۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں کہ ریجن بسم کے ایک نومبائع احمدی کاروبار کے سلسلے میں اپنی جماعت سے چھ سو کلو میٹر دور دوسرے شہر چلا گیا جہاں جماعت نہ تھی اور جماعت سے اس کا رابطہ بھی دو سال سے منقطع تھا۔ ایک دن اچانک اس کا فون عاملہ کے ایک ممبر کو آیا تو انہوں نے بیان کیا کہ مَیں بہت پریشان ہوں، مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے مجھے معاف کر دیں۔ اس نے بتایا کہ کل رات مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک سڑک کے کنارے بیٹھا ہوں اور جماعت احمدیہ کی اخبار پڑھ رہا ہوں ایک راہ گیر آتا ہے اور مجھ سے وہ اخبار چھیننے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ اخبار چھیننے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اور مجھے خواب میں یوں سمجھایا جا رہا ہے کہ یہ شخص مجھے جماعت سے دور کرنا چاہ رہا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی تو مَیں بہت گھبرایا ہوا تھا اور صبح اٹھتے ہی آپ کو فون کر رہا ہوں۔ مَیں آج ہی آپ کے پیسے ٹرانسفر کرتا ہوں اور آپ میرا چندہ ادا کریں اور میرے لئے دعا بھی کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے معاف کرے اور آئندہ میں مسلسل جماعت سے رابطہ رکھوں اور چندہ ادا کرتا رہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مختصر واقعات تھے جو مَیں نے بیان کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو اس خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہ کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی‘‘۔ فرمایا’’ مگر وہ لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر کار فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے‘‘۔

اس کے بعد حضور انور نے تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اس کے ساتھ ہی جلسہ برطانیہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ **(باقی آئندہ)**

بقیہ: ’’عیدالاضحیہ: عظیم قربانی کی عید‘‘ از صفحہ ۸

اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو، اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے‘‘۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۹۹ حاشیہ)

پس یہ ہے وہ نکتہ اور فلسفہ جس کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ ہمیشہ اپنے دل میں یہ بات رکھنی چاہئے کہ اے میرے اللہ! تیرے حکم کی تعمیل میں جس طرح یہ جانور ذبح کر رہا ہوں، اسی طرح اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بھی تیری راہ میں قربان کرنے کیلئے تیار ہوں۔ انہیں باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:

’’پس یہ عید جس میں آج ہم خوش ہیں، بڑے بھی اور بچے بھی حسب توفیق صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں اور جن کے عزیز حج پر گئے ہیں، وہ ان کے حج پر جانے کی وجہ سے خوش ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضور اس وقت قبول ہوگا جب خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو اور ہم اس کی خاطر ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہوں۔ پس آج اس عہد کی تجدید کا دن ہونا چاہئے کہ اے خدا جس طرح حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے تیری رضا کی خاطر قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے تھے، ہم بھی تیری رضا کی خاطر ویسی قربانیاں پیش کرنے کی کوشش کرتے جائیں گے۔ ہماری خواہشات ہماری قربانیوں پر کبھی حاوی نہیں ہوں گی۔‘‘

(خطبہ عیدالاضحیہ ۲۸ نومبر ۲۰۰۹ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قربانیوں کے فلسفہ کو سمجھتے ہوئے رضائے باری تعالیٰ کی عید بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

اعلانات نکاح

☆......محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے مورخہ ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو بمقام مسجد مبارک قادیان عزیز زبیر احمد صاحب خان ولد مکرم محمود احمد صاحب خان حیدر آباد کے نکاح کا اعلان عزیزہ ثناء زینت صاحبہ بنت محترم محمد سمیع الدین صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ 36000 روپے حق مہر پر پڑھایا۔ اعانت بدر تین صد روپے۔ (حبیب احمد خادم قادیان)

☆......مورخہ ۲۹ مارچ ۲۰۱۰ء کو محترم نیک محمد صاحب معلم ولد شیخ رسول محمد صاحب ساکن جمشید پور جھارکھنڈ کا نکاح عزیزہ عائشہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم انور محی الدین صاحب ساکن بنارس یوپی کے ساتھ مبلغ 30501 روپے حق مہر پر مکرم مولوی اسماعیل احمد صاحب خان نے بمقام مسجد احمدیہ بنارس پڑھایا۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (مینیجر بدر)

☆......خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز مبارک احمد صاحب بھٹی ولد مرحوم حاجی طالب حسین قمر صاحب جماعت احمدیہ بڈھانوں کا نکاح مکرمہ مختیار بیگم صاحبہ بنت مکرم شبیر احمد صاحب آف جماعت کالا بن (راجوری) کے ساتھ پچاسی ہزار روپے حق مہر پر مکرم و محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر نے احمدیہ مسلم مشن ہاؤس راجوری میں پڑھایا۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (مختار احمد بھٹی قائد مجلس بڈھانوں)

☆......مورخہ ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو مکرم مولوی سید آفتاب احمد نیرّ صاحب مبلغ انچارج کلکتہ نے خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ نبیلہ زبیر کا نکاح عزیزم محمد زعیم احمد ابن مکرم محمد حلیم احمد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھایا۔

عزیزہ نبیلہ کے دادا مکرم سید حکیم ابو طاہر محمود احمد مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ تھے۔ اعلان نکاح کے معاً بعد ہی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (اہلیہ اے کے زبیر احمد مرحوم کلکتہ)

جملہ رشتوں کے ہر لحاظ سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔

اعلان دُعا

خاکسار نے ایک ذاتی گاڑی اپنے کام کی غرض سے خریدی ہے، اس کے بابرکت ہونے اور ہر پریشانی سے محفوظ رہنے کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (عمر الدین پالا کرتی کیرالہ)

بدر میں بغرض اشاعت رپورٹیں بھجوانے والے احباب متوجہ ہوں

اخبار بدر میں شائع کرنے کیلئے جماعتوں اور ذیلی مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوتی ہیں بعض اوقات رپورٹ میں ضروری معلومات شامل نہیں ہوتیں۔ بعض دفعہ مقامی جگہ اور معلم، مبلغ، منعقدہ جلسہ، صدر کا نام یا تاریخ ہی درج نہیں ہوتی۔ اگر ہو تو ایسی مبہم ہوتی ہے کہ پڑھی ہی نہیں جاتی۔ بعض دفعہ معین اعداد و شمار و ضروری کوائف کے بغیر ہی رپورٹ بغرض اشاعت بھجوا دی جاتی ہے۔ لہٰذا تمام مبلغین معلمین کرام اور جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے گزارش ہے کہ ان امور کا خیال رکھتے ہوئے جماعتی قواعد و ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے خوش خط تحریر میں اولین وقت پر اپنی رپورٹیں بھجوائیں تا کہ انہیں شائع کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہو۔ (ادارہ)

بقیہ: مضمون ’’عیدالاضحیہ کی قربانی کے احکامات‘‘ از صفحہ ۸

اسلام لوگوں کو خشک فلسفی نہیں بناتا بلکہ لوگوں کے دلوں کے خیالات پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ ہمارے ملک میں ایک قصہ مشہور ہے جسے ہم بھی بچپن میں بہت خوشی سے سنا کرتے تھے۔ قصہ یہ تھا کہ کوئی لکڑہارا تھا جو بادشاہ کے باورچی خانہ کیلئے لکڑیاں لایا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ لکڑیاں لیکر آیا تو کھانے کو بگھار لگایا جا رہا تھا اُس پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ وہ برداشت نہ کر سکا اور باورچی سے کہنے لگا کہ کیا اس کھانے میں سے مجھے کچھ دے سکتے ہو۔ اُس نے کہا یہ بڑا قیمتی کھانا ہے تمہیں کس طرح دیا جا سکتا ہے۔ کہتے تھے اشرفیوں کا بگھار لگاتے تھے۔ یہ معلوم نہیں کہ کس طرح لگاتے تھے۔ لکڑہارے نے پوچھا یہ کتنا قیمتی ہے۔ اُسے بتایا گیا کہ تمہاری چھ ماہ کی لکڑیوں کی قیمت کے مساوی ہے اس پر وہ لکڑیاں ڈالنے لگا۔ پہلے روزانہ ایک بوجھ لایا کرتا تھا، پر دو لانے لگا۔ ایک بوجھ کھانے کی قیمت میں دیتا اور ایک بوجھ کی قیمت سے گزارہ چلاتا۔ آخر چھ ماہ کے بعد اُسے وہ کھانا دیا گیا۔ جب وہ اُسے لیکر گھر گیا تو کسی فقیر نے اُس کے دروازہ پر جا کر کھانا مانگا۔ لکڑہارے کی بیوی نے کہا۔ یہی کھانا اُسے دے دو کیونکہ ہم تو چھ ماہ لکڑیاں ڈال کر پھر بھی لے سکتے ہیں لیکن یہ اس طرح بھی نہیں لے سکتا۔ لکڑہارے نے وہ کھانا فقیر کو دے دیا‘‘

(فضائل القرآن صفحہ ۱۵۸۔۱۵۹ طبع اوّل ربوہ مشتمل بر تقریر فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۰ بر موقع جلسہ سالانہ قادیان)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عیدالاضحیٰ کی حکمت و فلسفہ کو سمجھتے ہوئے ہم میں قربانی کی حقیقی روح پیدا کرے۔ آمین۔ ☆☆☆

اخبار بدر کے مضامین اور کالموں کے متعلق

اپنی آراء اور مفید مشورہ جات ضرور ارسال کریں

نیز قارئین کرام **badrqadian@rediffmail.com** پر بھی feedback ارسال کر سکتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ مارچ واپریل 2010ء کی مختصر رپورٹ

سوئٹزرلینڈ سے روانگی اور فرانس کے شہر سٹراس برگ تک کے سفر کی روئیداد

(رپورٹ:منیر احمد جاوید۔پرائیویٹ سیکرٹری)

دسویں قسط:

23/اپریل2010ء

اب وقت 3بجکر45 منٹ ہوگیا ہے اور حضور انور ایدہ اللہ کی فرانس روانگی کا وقت قریب آرہا ہے۔ دوپہر کا کھانا تناول فرمانے اور سفر کی تیاری کے بعد حضرت صاحب ساڑھے پانچ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف شعبوں میں خدمت کرنے والوں کے ساتھ نیز مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور جماعت کی نیشنل عاملہ کے ساتھ تصاویر کھنچوائیں۔اور پھر پانچ بجکر38 منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ فرانس کے شہر سٹراس برگ کی طرف روانہ ہونے لگے تو محترم طارق ولید صاحب (امیر جماعت سوئٹزرلینڈ) نے40X80 CM کا ایک خوش نما سنہرا فریم حضور کی خدمت میں پیش کیا جس کے اندر خالص سونے کی ایک پلیٹ پر سورۃ الفاتحہ کندہ تھی اور جو کسی عرب شیخ نے جماعت کو کچھ عرصہ قبل ہماری مسجد محمود (زیورک) کی زیارت کے دوران دیا تھا۔

اس وقت مشن ہاؤس کی عمارت کے باہر سینکڑوں کی تعداد میں مردوزن، بچے اور بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے قطار در قطار کھڑے تھے۔نظم وضبط کی ڈیوٹی والے احباب کو پیچھے ہٹا رہے تھے لیکن ہر آنکھ جی بھر کر حضور کو دیکھنا چاہتی تھی۔ بچوں، بچیوں اور بعض خواتین کی پرسوز اور مترنم آواز میں الوداعی نظموں اور ترانوں کی آوازیں بھی فضا میں گونج رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ نے پیار بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا تو غمِ فرقت سے اداس چہرے کِھل اٹھے۔ پیارے آقا سے جدائی کا تصور ہر شخص کو افسردہ کئے ہوئے تھا۔حضور انور کے دورے کے دوران سارے مشن ہاؤس میں عید جیسا سماں رہا۔ ہر دل خوشی اور مسرت کے جذبات سے معمور اور مخمور دکھائی دیتا تھا۔ ہر چہرہ ان دنوں میں اُجلا اُجلا اور کِھلا ہوا نظر آتا تھا۔اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ ان دنوں میں امام وقت کی زیارت ان ترسی نگاہوں کے لئے ٹھنڈک کا باعث بن گئی تھی۔ان کی اس خوشی اور شادمانی کے مبارک ایام تو پلک جھپکنے کی طرح ایک لمحہ میں گزر گئے اور اب فراق کی گھڑیاں ہر احمدی کو رنجیدہ خاطر بنانے کے لئے ان کے دلوں پر دستک دے رہی تھیں اور اس وجہ سے ان کے چہروں پر افسردگی عیاں تھی۔بعض جذبات سے اس قدر مغلوب تھے کہ بار بار ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ جاتی تھیں۔روانگی سے قبل حضور انور نے جب لمبی پرسوز دعا کروائی تو ان میں سے اکثر لوگ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور روتے سسکتے ہوئے انہوں نے حضور کی سلامتی اور مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے دعائیں کیں اور اپنے آقا کو زبان حال سے یہ کہتے ہوئے رخصت کیا کہ

جاتے ہو مری جان خداحافظ و ناصر
اللہ نگہبان خدا حافظ و ناصر

حضور انور نے اپنے چاروں طرف کھڑے احباب و خواتین اور بچوں کو دیکھتے ہوئے انہیں ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور گاڑی میں بیٹھ گئے۔روانگی سے قبل لوگوں نے بھی ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے پیارے آقا کو الوداعی سلام کہا۔اس دوران حضور انور گاڑی کے اندر سے بھی اپنے خادموں پر پیار کی نظریں ڈالتے ہوئے انہیں جواباً ہاتھ ہلا ہلا کر سلامتی کی دعائیں دیتے رہے۔اسی حال میں قافلے کی گاڑیاں آہستہ آہستہ حرکت کرتی ہوئیں مشن کے احاطہ سے نکل کر بڑی سڑک پر آگئیں اور پھر وہاں سے موٹروے A7 پر پہنچ گئیں جو کہ مسجد نور اور مشن ہاؤس کی عمارت سے چند سو میٹر کے فاصلے پر ہے ۔اس موٹروے پر ہماری گاڑیاں تیزی سے سفر کرتے ہوئے Frauenfeld شہر کے پاس سے گزریں جو کہ مشن ہاؤس سے بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور صوبائی دارالحکومت ہے۔اس موٹروے پر چند کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہمارا قافلہ موٹروے A1 پر آگیا۔اس رستہ پر مشن ہاؤس سے تقریباً25 کلومیٹر کی مسافت پرWinterthur کا شہر واقع ہے جو کہ زیورک صوبہ کے اہم شہروں میں سے ایک ہے ۔اس کی آبادی ایک لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ سوئٹزرلینڈ کی میناروں والی چار مساجد میں سے ایک مسجد اسی شہر میں ہے۔اس کا مینارہ یہاں کی مسجد کی پرانی عمارت پر تقریباً دوسال قبل تعمیر کیا گیا تھا۔اس شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری ایک بڑی مستعد جماعت قائم ہے جس کے صدر مکرم بشارت انیس صاحب ہیں۔حضور انور کی سوئٹزرلینڈ میں آمد کے پیش نظر مسجد نور اور اسی طرح مشن ہاؤس میں ہونے والی تیاریوں کے سلسلہ میں جو وقارعمل ہوئے ان میں اس جماعت کے احباب اور خصوصاً نوجوانوں کی مساعی قابل ذکر ہیں ۔اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو ان کی انتھک محنت اور خدمت کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

ایک بات جس کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں یہ ہے کہ حضور انور نے جمعہ والے دن پانچ بجے کے بعد سفر پر روانہ ہونا تھا جبکہ تین بجے سے وہاں کی سڑکوں پر بہت زیادہ رش شروع ہوجاتا ہے اور اس وجہ سے فکر تھی کہ رش میں پھنس کر کہیں حضور انور ایدہ اللہ کا وقت ضائع نہ ہو۔محترم مربی صاحب اور بعض دوسرے دوستوں نے بھی اس بارہ میں فکر مندی کا اظہار کیا لیکن ہمیشہ کی طرح اس موقعہ پر بھی خدائی وعدہ "انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وَقْتُہٗ" کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔ہی بے اختیار دل وزبان پر آجاتا رہا اور سفر کے دوران جب اللہ کے فضل سے نہ کہیں گہرارش ملا اور نہ ہی وقت ضائع ہوا تو دل سچے وعدوں والے خدا کی حمد کے ترانے گاتا رہا۔فالحمد اللّٰہ علیٰ ذالک۔

50 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد قافلہ زیورک شہر کے پاس سے گزرا۔اس جگہ سڑک کے بائیں جانب زیورک شہر نظر آتا ہے تو دائیں طرف زیورک کا بین الاقوامی ائیرپورٹ ۔یہ سوئٹزرلینڈ کا سب سے بڑا شہر ہے اور یہاں کی جماعت بھی سوئٹزرلینڈ کی سب سے بڑی جماعت ہے۔اس کو دوحلقوں یعنی حلقہ ناصر اور حلقہ مشتاق میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک حلقہ کا نام مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کے نام پر رکھا گیا ہے جو کہ سوئٹزرلینڈ کے پہلے مبلغ تھے جبکہ دوسرے حلقہ کا نام مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب کے نام پر رکھا گیا ہے جنہوں نے لمبا عرصہ سوئٹزرلینڈ میں خدمت کی سعادت پائی اور مسجد محمود زیورک بھی آپ کے دور میں ہی تعمیر ہوئی۔

زیورک شہر کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے یہ موٹروے آگے جاکر دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک شاخ تو سوئٹزرلینڈ کے جنوبی علاقوں کی طرف چلی جاتی ہے جبکہ دوسری Basel اور Bern کی طرف۔ہم Basel کا سائن لے کرA1 پر آگئے۔A1 پر ابھی چند کلومیٹر کا سفر ہی طے ہوا ہوگا کہ موٹروے کے اوپر پل پر بحری جہاز کی شکل والی ایک خوبصورت بلڈنگ دکھائی دی۔پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہ Mövenpick نامی ریسٹورانٹ ہے۔ Mövenpick سوئٹزرلینڈ کا ایک مشہور Trade mark ہے جس کی آئس کریم اور چاکلیٹس وغیرہ بہت مشہور ہیں۔دنیا کے 26 ممالک میں اس نام کے 90 سے زائد ہوٹل اور ریسٹورانٹ قائم ہیں۔

یہ موٹروے Baden شہر کے پاس سے گزرنے کے بعد ایک بار پھر دوحصوں میں بٹ گئی۔سیدھی جانے والی موٹروے A 1 تو Bern اور جنیوا کی طرف جاتی ہے ۔جبکہ ہم نے Basel کی طرف جانا تھا اس لئے ہم Motorway A 3 پر آگئے۔ Basel یہاں سے کوئی 55 کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔لیکن اس سے پہلے Stein کا شہر آتا ہے جس کے ساتھ ساتھ بہتا ہوا دریائے Rhein سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کے درمیان ایک قدرتی سرحد کا کام دیتا ہے ۔اس کے دوسری طرف جرمنی کا شہر Bad Saekingen واقع ہے۔تھوڑا آگے جاکر دریائے رائین سڑک سے پیچھے ہٹ جاتا ہے لیکن پھر Rheinfelden شہر کے پاس جاکر ایک بار پھر سڑک کے بالکل قریب آجاتا ہے اور پھر Schaffhausen شہر کے پاس یورپ کی سب سے بڑی آبشار Rheinfall بناتا ہوا آگے بڑھتا اور Basel شہر سے گزر کر جرمنی میں داخل ہوجاتا ہے ۔ جرمنی میں یہ دریا Mainz ، Koblenz اور Köln کے پاس سے گزرتے ہوئے ہالینڈ پہنچتا ہے اور وہاں زمینوں کو سیراب کرتا ہوا آخر Rotterdam شہر کے قریب سمندر میں جاگرتا ہے۔

اس مشہور آبشار Rheinfall کی چوڑائی 150 میٹر ہے جبکہ بلندی جہاں سے یہ گرتی ہے 23 میٹر ہے اور جس جگہ اس کا پانی گرتا ہے وہاں پر گہرائی 13 میٹر ہے۔اوسطاً اس میں سے فی سیکنڈ 373 کیوبک میٹر پانی گزرتا ہے۔ سردیوں میں پانی کا بہاؤ کم ہوجاتا ہے جبکہ گرمیوں میں پانی کا بہاؤ بڑھ کر 700 کیوبک میٹر فی سیکنڈ تک جا پہنچتا ہے۔اس آبشار کی تاریخ میں سب سے زیادہ پانی کا بہاؤ 1965ء میں ریکارڈ کیا گیا جو کہ 1250 کیوبک میٹر فی سیکنڈ رہا۔اس کے بالمقابل پانی کا کم ترین بہاؤ 1921ء میں رہا جو کہ 95 کیوبک میٹر فی سیکنڈ تھا۔ دو لاکھ سال قبل جب دریائے Rhein بہنا شروع ہوا تو اس وقت Schaffhausen سے اس کا رخ مغرب کی طرف تھا۔پھر ایک لاکھ بیس ہزار سال قبل اس کے رخ میں تبدیلی آئی اور یہ Schaffhausen سے جنوب کی سمت بہنا شروع ہوگیا۔گزشتہ 14000 سے لے کر17000 سال کے عرصہ سے Rheinfall اپنی موجودہ شکل میں بہہ رہی ہے۔ اس آبشار کو دیکھنے کیلئے یورپ بلکہ دنیا بھر سے بکثرت لوگ آتے ہیں اور ایک سال میں ایک ملین سے زیادہ سیاح اس کو وزٹ کرتے ہیں۔ 2004ء میں حضور انور ایدہ اللہ بھی افراد خاندان اور قافلہ کے ہمراہ اس کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

ہمارا سفر A 3 پر جاری رہا۔اب موٹروے Basel شہر کے درمیان سے گزر رہی تھی اور دونوں جانب Basel شہر کی عمارتیں نظر آرہی تھیں۔Basel شہر کو صوبے کا درجہ بھی حاصل ہے اور یہ رقبہ کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ کا سب سے چھوٹا صوبہ ہے جبکہ آبادی کے لحاظ سے گنجان ترین ہے ۔اس کی آبادی ایک لاکھ 70 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ شہر زیورک سے 80 کلومیٹر شمال مغرب کی طرف فرانس اور جرمنی کی سرحد پر واقع ہے۔اس کی معاشیات کا انحصار کیمیکل انڈسٹری اور دوائیاں بنانے والی فیکٹریوں اور تجارت پر ہے۔ دوائیاں بنانے والی دنیا کی تیسری بڑی فرم Novartis کا مرکزی دفتر اسی شہر میں ہے جو کہ 1996ء میں دوائیاں اور کیمیاوی اشیاء بنانے والی دو بڑی فرموں Sandoz اور Ciba Geigy AG کے الحاق سے معرض وجود میں آئی۔اس شہر کے اندر تین بین الاقوامی ریلوے اسٹیشن ہیں Basel SBB سوئٹزرلینڈ کا اسٹیشن ہے جبکہ Basel SNCF فرانس کا اور Basel Bad جرمنی کا ریلوے اسٹیشن ہے۔ فرانس اور جرمنی کے ریلوے اسٹیشن اگرچہ سوس زمین پر بنائے گئے ہیں لیکن ان تک پہنچنے کیلئے کسٹم چوکی کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے اور وہاں پاسپورٹ وغیرہ بھی چیک ہو سکتا ہے۔

Basel شہر سے بالکل ملحق فرانس کی سرحد ہے۔ یہاں کی بارڈر پوسٹ بالکل خالی پڑی تھی۔ہم وہاں سے گزر کر بغیر کسی رکاوٹ کے فرانس میں داخل ہوگئے۔ اپریل 2009ء سے اگرچہ سوئٹزرلینڈ Schengen معاہدہ میں شامل ہو چکا ہے اور Schengen ویزہ کے حامل افراد سوئٹزرلینڈ میں بلاروک ٹوک آسکتے ہیں لیکن چونکہ سوئٹزلینڈ یورپی کمیونٹی کا حصہ نہیں اس لئے درآمدات اور

برآمدات پر کسٹم ڈیوٹی کی وصولی کے لئے چیک پوسٹیں ابھی تک موجود ہیں۔ سوئیٹزرلینڈ کا شمار دنیا کے امیر ترین ممالک میں ہوتا ہے جہاں معیار زندگی بہت بلند ہے۔ ہمسایہ ممالک کی نسبت تنخواہیں بھی زیادہ ہیں اور فی کس سالانہ آمدنی 40 ہزار فرانک سے زائد ہے۔ لوگوں کی قوت خرید زیادہ ہونے کی وجہ سے مہنگائی بھی بہت ہے۔ سوئیٹزرلینڈ کے سرحدی علاقوں کے اوسط آمدنی والے افراد ہمسایہ ممالک سے شاپنگ کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ روزمرہ استعمال میں آنے والی اشیاء خورونوش کو ذاتی استعمال میں لانے کے لئے محدود مقدار میں بغیر ڈیوٹی ادا کئے درآمد کرنے کی اجازت ہے۔ ایک شخص یومیہ تین سوسوس فرانک مالیت کی چیزیں اپنے ساتھ لاسکتا ہے لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جو صرف محدود مقدار میں ہی ساتھ لانے کی اجازت ہے۔ مثلاً اگر کوئی یومیہ آدھا کلو گوشت، ساڑھے تین کلو مرغی، پانچ لٹر دودھ سے زیادہ مقدار میں لانا چاہتا ہے تو اسے کسٹم ادا کرنا پڑے گا۔ کسٹم حکام اس بات کی کڑی نگرانی کرتے ہیں کہ کوئی ان کسٹم قوانین کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اس لئے کسٹم کی وصولی کے لئے سرحد پر ابھی تک چوکیاں موجود ہیں۔

فرانس میں داخل ہوتے ہی موٹروے A3 تو ختم ہوگئی۔ اب ہمارا سفر موٹروے A35 پر شروع ہوا۔ فرانس جماعت کے ساتھ پہلے سے طے شدہ میٹنگ پوائنٹ Aire de Battenheim اس جگہ سے ٹھیک 32 کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ ہم نے موٹروے A35 پر ابھی چند کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ بائیں طرف ہمیں یورو ایئرپورٹ Basel-Mulhouse-Freiburg کی بڑی بڑی عمارتیں نظر آنے لگیں۔ یہ ایئرپورٹ اپنی نوعیت کا واحد ایئرپورٹ ہے جو تین ملکوں کا مشترکہ ایئرپورٹ ہے۔ اسی لئے اس کو یورو ایئرپورٹ بھی کہتے ہیں اور اسے تین قوموں فرنچ، سوس اور جرمنوں کے باہمی تعاون کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے فوراً بعد 1946ء میں اس کو تعمیر کیا گیا۔ اس کی تعمیر کیلئے جگہ فرانس نے فراہم کی جبکہ عمارت بنانے کیلئے فنڈز سوئیٹزرلینڈ نے مہیا کئے۔ 8/مئی 1946ء کو یہاں پہلے سویلین جہاز نے لینڈ کیا۔ 2006ء میں اس ایئرپورٹ کی 60ویں سالگرہ منائی گئی۔ یہاں سے 30 ممالک کے 62 سے زائد ایئرپورٹس کیلئے جہاز اڑتے ہیں اور سالانہ چار ملین سے زائد مسافر اسے استعمال کرتے ہیں۔

مشن ہاؤس سے بازل تک کے راستے پر پہاڑیاں اگرچہ اتنی بلند نہیں لیکن انتہائی خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔ یہ سارا علاقہ حسین قدرتی مناظر سے پُر ہے۔ سرسبز پہاڑیوں کے درمیان سے بل کھاتی سڑک اور پھر سڑک کے دائیں بائیں پہاڑیوں کے اوپر سرسبز درختوں کے بیچوں بیچ چھوٹی چھوٹی آبادیاں اس خوبصورتی میں مزید رنگ بھر دیتی ہیں۔ سبزے کے اندر گھری یہ عمارتیں اتنی اُجلی صاف اور نکھری نظر آتی ہیں کہ گویا ان کے مکینوں نے ابھی ابھی ان کی دھلائی کی ہو۔ سوئیٹزرلینڈ اپنی صفائی اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی ساری دنیا میں مشہور ہے اور قدرت نے دل کھول کر اسے حسن سے بھی نوازا ہے اور پھر یہاں کے باسیوں نے بھی اس کی خوب قدر کی ہے۔ اپنے ملک کی ترقی اور آبادی میں ان کی شبانہ روز محنت کا بڑا ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو بھی اپنے دست قدرت سے اس طرح صاف کرے کہ یہ اسلام کے آفاقی پیغام کو سمجھنے اور اس سے اپنے دلوں کی زمین کو مزین کرنے کی توفیق پاسکیں۔ آمین

چاکلیٹس اور گھڑیوں اور بنکوں کے علاوہ اگر اس ملک کو بلند و بالا پہاڑوں، وسیع و عریض جھیلوں اور طویل سرنگوں کی سرزمین قرار دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ملک کے 70 فیصد سے زائد علاقہ پر پہاڑ اور جھیلیں پھیلی ہوئی ہیں۔ تقریباً ہر بڑے شہر کے درمیان جھیل واقع ہے جو کئی کلومیٹر پر پھیلی ہوتی ہے۔ ہر سڑک پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سرنگ آجاتی ہے ان سرنگوں میں سے بیشتر کی لمبائی کلومیٹرز میں ہے۔ Gotthard Tunnel سوئیٹزرلینڈ کی سب سے لمبی سرنگ ہے جس کی لمبائی سترہ کلومیٹر ہے جو شمالی سوئیٹزرلینڈ کو جنوبی سوئیٹزرلینڈ سے ملاتی ہے۔ یہ سرنگ 1980 میں بنائی گئی تھی۔ اس کی تعمیر سے لے کر 2004ء تک اس کے اندر 875 حادثات رونما ہوئے جن میں کئی قیمتی جانیں ضائع ہوگئیں۔ اس سے بھی لمبی ایک اور سرنگ ابھی زیر تعمیر ہے جو دنیا کی سب سے لمبی سرنگ ہوگی۔ اس کی لمبائی 57 کلومیٹر ہے اور وہ 2018ء میں مکمل ہوگی۔

23/اپریل 2010ء کو جمعۃ المبارک کے دن ایک ماہ سے بھی کم عرصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تیسری بار فرانس میں ورود فرما ہوئے۔ پہلی بار آپ یوکے سے انگلش چینل کو ڈاور (Dover) اور کیلے (Calais) کی پورٹ سے عبور کرکے داخل ہوئے تھے جبکہ دوسری بار آپ سپین کے شہر بارسلونا اور والنسیہ کی طرف سے اور آج سوئیٹزرلینڈ اور فرانس کے بارڈر کو Basel شہر سے کراس کرتے ہوئے فرانس میں رونق افروز ہوئے۔ اس لحاظ سے بھی یہ سفر بڑا تاریخی سفر تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بزرگ مسیح کے ذریعہ نور محمدی سے منور ہونے کے لئے جو قومیں تیار کر رکھی ہیں ان تک محمد عربی ﷺ کا صلح و آشتی، امن و سلامتی اور محبت کا پیغام پہنچانے کے اعتبار سے بھی یہ سفر بڑا اہم تھا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی منشاء کے عین مطابق تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی خاص انسانی منصوبہ کے خود اس سفر کا انتظام فرمایا اور خود ہی اس کی راہیں بھی متعین کیں اور ایسا پروگرام بنایا کہ صرف ایک ماہ کے دوران تین بار حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو فرانس کی مختلف جہتوں اور سمتوں سے فرانس میں لے کر آیا اور اس طرح اہل فرانس اور اس کی سرزمین کو خلافت احمدیہ سے وابستہ بے پایاں برکتوں سے بہرہ مند ہونے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ اب یہ ان کی مرضی ہے کہ وہ کب اور کیسے اور کس قدر ان برکتوں سے فیض پاتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ اپنے فضل سے فرانسیسی قوم کو اس احسان کی قدر کرنے کی استعداد نصیب فرمائے اور انہیں یہ توفیق ملے کہ وہ بھی حق آشنا قوموں میں شمار ہوں۔ آمین

بہرحال بارڈر کراس کرتے ہی سوئیٹزرلینڈ کا پہاڑی علاقہ ختم ہوگیا اور فرانس کا ہموار میدانی علاقہ شروع ہوگیا جہاں کھیتوں میں فصلیں اُگی ہوئی تھیں۔ سات بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ کا قافلہ Battenheim کے اس سروس اسٹیشن پر پہنچا جو میٹنگ پوائنٹ کے طور پر پہلے سے طے شدہ تھا۔ یہاں پر محترم امیر صاحب فرانس اپنی جماعت کے چند دوسرے احباب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔ جیسے ہی حضور انور کا قافلہ پہنچا اور حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو محترم امیر صاحب فرانس نے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ فرانس اور دیگر ساتھیوں کے ہمراہ آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور پرنور نے اس موقعہ پر بڑی ہی شفقت سے محترم امیر صاحب فرانس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی ایک ماہ سے اچھی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا حضور! یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے۔ ہم تو برکتیں لوٹ رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے محترم امیر صاحب سوئیٹزرلینڈ اور ان کے ساتھ الوداع کہنے کیلئے آنے والوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ محترم صداقت احمد صاحب (مربی سلسلہ) نے جب حضور سے مصافحہ کیا تو آپ نے ان سے جمعہ کی حاضری کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! معین تعداد کا علم نہیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جرمنی سے پچاس لوگ تو ہونگے۔ محترم مربی صاحب نے عرض کیا کہ پچاس سے تو زیادہ تھے۔ بعد میں انہوں نے خط کے ذریعہ حضور کی خدمت میں معین رپورٹ بھجوائی۔ جس کے مطابق حاضرین کی کل تعداد ایک ہزار 35 نفوس پر مشتمل تھی اور ان میں سے 150 کے لگ بھگ لوگ جرمنی سے تشریف لائے تھے۔ استقبال و الوداع کے ان مختصر لمحات سے گزرنے کے بعد قافلہ 7 بجکر 48 منٹ پر اپنی اگلی منزل Strassburg کی طرف روانہ ہوا جو کہ یہاں سے 110 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سفر شروع ہوتے ہی محترم امیر صاحب فرانس نے واکی ٹاکی کے ذریعہ آنے والے معزز مہمانوں کو اھلاً و سھلاً و مرحباً کہتے ہوئے یہ اطلاع دی کہ یہاں ٹمپریچر 18-19 ڈگری سنٹی گریڈ ہے اور کل بھی ایسے ہی ہوگا تاہم بادل بھی ہونگے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ "یہاں سے بائیں طرف ووش (Voges) کا پہاڑی سلسلہ نظر آرہا ہے جو فرانس اور سوئیٹزرلینڈ کے علاقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ رستہ میں محترم امیر صاحب اسی طرح واکی ٹاکی کے ذریعہ مختلف جگہوں کا تعارف کرواتے رہے اور اسی طرح سفر کرتے ہوئے ہم 8 بجکر 45 منٹ پر سٹراسبرگ شہر کے ہوٹل Holiday Inn کے پاس پہنچ گئے۔

سٹراس برگ شہر شمال مشرقی فرانس میں دریائے رائین (Rhein) سے چار کلومیٹر دور فرانس اور جرمنی کے بارڈر پر واقع ہے۔ یہ Bas-Rhein Department کا صدر مقام ہے۔ یہ Alsace ریجن کا اہم ترین شہر ہے۔ 1992ء سے اس شہر میں یورپین پارلیمنٹ قائم ہے اور یورپین یونین کے انسانی حقوق کمیٹی کے دفاتر بھی یہیں واقع ہیں۔ سٹراس برگ (Strassburg) ایک صنعتی، ثقافتی، کمرشل اور مواصلاتی مرکز کے طور پر مشہور ہے۔ موٹی بطخ کی چربی کو پیس کر بنائے جانے والے مسالہ کی وجہ سے بھی یہ شہرت رکھتا ہے۔ دریائے رائین (Rhein) پر موجود ایک بندرگاہ کے ذریعہ اسکی تجارت فروغ پا رہی ہے۔ اس شہر کا نام "سٹراس برگ" رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یورپ کے ہر ملک سے کوئی نہ کوئی رستہ اس شہر سے آکر ملتا ہے۔ اندلس کے مسلمان حکمران بھی سٹراس برگ کے رستہ ہی باقی دنیا سے رابطہ کیا کرتے تھے۔

پرانے شہر کے جنوب مشرقی حصے میں North Dame کا مشہور کیتھیڈرل ہے جس کی تعمیر 1015ء میں ہوئی۔ Saint Thomas کا ایک Gothic چرچ بھی لوگوں کی دلچسپی کا مرکز ہے جو تیرھویں یا چودھویں صدی کے زمانے کا ہے۔ میونسپل آف آرٹ کا میوزیم بھی اسی شہر میں واقع ہے۔ 455ء میں Huns کے ہاتھوں یہ شہر تباہ ہوگیا تھا لیکن جلد ہی Franks کے ہاتھوں اس کی دوبارہ تعمیر ہوگئی۔ 923ء میں یہ شہر مقدس رومی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ بعد میں یورپ کے احیاء کے زمانہ میں یہاں کے لوگوں نے پروٹسٹینٹ فرقہ کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ 1871ء میں جنگ کے بعد یہ جرمنی کا حصہ بن گیا تھا۔ 1919ء میں پہلی جنگ عظیم کے بعد یہ شہر فرانس کو واپس ملا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی نے اس شہر کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ 2004ء میں اس شہر کی کل آبادی دو لاکھ 73 ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی۔ اس شہر کی ایک سرحد جرمنی اور دوسری سوئیٹزرلینڈ سے ملتی ہے۔ جنیوا اور نیویارک کے بعد یہ دنیا کا تیسرا ایسا شہر ہے جہاں پر کئی انٹرنیشنل تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس علاقہ میں 142 احمدی آباد ہیں جن میں سے 70 فیصد دوسرے ملکوں کے غیر پاکستانی احباب ہیں۔ 8 بجکر 45 منٹ پر قافلہ Holiday Inn پہنچا تو بچوں نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ محترم امیر صاحب نے مقامی صدر جماعت مکرم Jemia Faycal صاحب کا تعارف کروایا جن کا تعلق تیونس سے ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے اسی ہوٹل کے ایک ہال میں 9 بجے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں جو جماعت نے نمازوں کی ادائیگی کیلئے بطور خاص حاصل کیا تھا۔ نمازوں کے بعد حضور انور اپنے کمرہ میں واپس تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

فریضہ زکوٰۃ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳/جنوری ۲۰۰۶ء میں فرماتے ہیں:

''پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہیئے اور اسمیں بھی کافی گُنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں۔ ان پر زکوٰۃ دینی چاہیئے جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہیئے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے۔ اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔''

تمام صاحب نصاب افراد جماعت وخواتین سے درخواست ہے وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق دے اور اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اوّل)

چوتھے پر جرمنی پھر کینڈا، انڈیا، انڈونیشیا، آسٹریلیا اور ایک عرب ملک (احتیاطاً حضور انور نے اس ملک کا نام نہیں لیا)، سوئٹزرلینڈ اور بیلجئم علی الترتیب سرفہرست ہیں۔

فرمایا: مقامی کرنسی کے لحاظ سے ۴۶ فیصد کے ساتھ پہلے نمبر پر ایک عرب ملک (احتیاطاً حضور انور نے اس ملک کا نام نہیں لیا) اور ۴۴ فیصد سے زائد کے ساتھ دوسرے نمبر پر انڈیا ہے۔ فرمایا: انڈیا میں بھی باوجود شدید مخالفت کے مالی قربانی کے معیار میں تیزی آئی ہے۔ فی کس ادائیگی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امریکہ پہلے نمبر پر ہے جبکہ سوئٹزرلینڈ دوسرے نمبر پر ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پوری دنیا میں تحریک جدید میں شاملین کی تعداد ۶ لاکھ ۲۲ ہزار ہوگئی ہے اور اس سال اس میں ۳۰ ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور ابھی بھی گنجائش موجود ہے۔

افریقن ممالک کے حوالے سے حضور نے فرمایا: نائجیریا پہلے نمبر پر ہے اور گیمبیا اور گھانا دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک تھی کہ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کے کھاتوں کو زندہ کیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں سے ۱۳۸۱ احباب تاحیات ہیں اور باقی ۵۵۴۶ مجاہدین کے کھاتوں کو ان کے لواحقین یا دیگر مخلصین نے زندہ رکھا ہوا ہے۔ حضور انور نے پاکستان کی تین بڑی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے نمبر پر لاہور کی جماعت دوسرے نمبر پر ربوہ اور تیسرے نمبر پر کراچی ہے۔ فرمایا: لاہور کی جماعت نے گزشتہ دنوں بڑی تعداد میں جانوں کی قربانی کے نذرانے پیش کئے ہیں اور اب انہوں نے مالی قربانیوں میں بھی اپنے اس اعزاز کو برقرار رکھا ہے۔

بھارت کی صوبہ وائز تحریک جدید کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ درج ذیل صوبے علی الترتیب سرفہرست ہیں: کیرلہ۔ آندھرا۔ جموں و کشمیر۔ تامل ناڈو۔ کرناٹک۔ بنگال۔ اڑیسہ۔ پنجاب۔ یوپی۔ لکشدیپ۔ حضور انور نے بھارت کی مخلص جماعتوں کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ درج ذیل جماعتیں تحریک جدید کی قربانی میں سرفہرست ہیں: حیدرآباد۔ کالیکٹ۔ قادیان۔ کولکاتا۔ کینانور ٹاؤن۔ چنئی۔ کرولائی۔ کوئمبٹور۔ بینگلور اور آسنور۔

اللہ تعالیٰ سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مالی قربانی کے تعلق سے ایک اقتباس پیش کیا:

''یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچا ئیگی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی، وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔'' (الوصیت صفحہ ۱۳۔۱۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہ ھُدیٰ Repeate	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہو سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

عید الاضحی
کے بابرکت موقع پر
ادارہ بدر
کی جانب سے
تمام قارئین بدر
کی خدمت میں
مبارک صد مبارک

2 Bed Rooms Flat
Independant House,All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

''اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 59 Thursday 11 November 2010 Issue No. 45

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

اس وقت تک دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔1984ء کے بعد سے 107 نئے ممالک میں جماعت قائم ہوئی۔اس سال تین نئے ممالک ترکمانستان،ڈامینیکا اور فیرو آئی لینڈ میں جماعت کا نفوذ ہوا۔امسال دنیا کے مختلف ممالک میں 516 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔742 مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 119 ممالک کی 407 قوموں سے تعلق رکھنے والے 4 لاکھ 58 ہزار 760 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر و توسیع کا سلسلہ جاری ہے۔امسال 115 مساجد نئی تعمیر ہوئیں جبکہ 179 مساجد بنی بنائی نمازیوں سمیت عطا ہوئیں۔

دوران سال تبلیغی مراکز اور مشن ہائوسز کی تعداد میں 87 کا اضافہ ہوا۔ اب تک 102 ممالک کے تبلیغی مراکز کی تعداد 2204 ہو چکی ھے۔

چینی ڈیسک،بنگلہ ڈیسک،فرنچ ڈیسک،ٹرکش ڈیسک،انڈیا ڈیسک،رشین ڈیسک اور عربک ڈیسک کے تحت ہونے والے کاموں کا مختصر تذکرہ۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل،احمدیہ ریڈیو،ادارہ ہومیو پیتھی فرسٹ،احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز اور مجلس نصرت جہاں کے تحت متعدد اسکولوں کالجوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ مختلف خدمات کا روح پرور تذکرہ۔

87 ممالک سے واقفین نو کی کل تعداد 41 ہزار 220 ہوگئی ھے
نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ نو ہزار ہوچکی ھے

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے خطاب میں عالمگیر جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و انعامات کا روح پرور تذکرہ)

(مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ کی تفصیلی رپورٹ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل سے ملخص) (قسط: سوئم)

دوسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز ہوا۔مکرم ہانی طاہر صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔آپ نے سورۃ المومنون کی آیات 52 تا 57 کی تلاوت کی۔مکرم نصیر احمد صاحب قمر،ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے اردو ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد مکرم ندیم زاہد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا جس کا آغاز اس شعر سے تھا۔

اے میرے یار یگانہ اے میری جاں کی پناہ۔ کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دن

تلاوت و نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

جونہی حضور انور خطاب کے لئے کھڑے ہوئے حاضرین جلسہ نے اپنے پیارے امام کا پُر جوش اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔اس کے بعد حضور انور نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا بابرکت تحفہ پیش کیا اور پھر تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرمائی۔پھر فرمایا کہ آج کے دن اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر ہونے والے افضال کا ذکر ہوتا ہے جو بارش کی طرح جماعت احمدیہ پر ہو رہے ہیں۔جن میں سے چند ایک کا ذکر کروں گا۔

نئے ممالک میں تبلیغ اور جماعت کا نفوذ

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 198 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔1984ء کے آرڈیننس کے بعد 26 سالوں میں جب کہ مخالفین نے جماعت احمدیہ کو نابود کرنے کے لئے پورا زور لگایا اور اب تک لگاتے چلے جا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے 107 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔دوران سال تین نئے ممالک ترکمانستان،ڈامینکا اور فیرو آئی لینڈز میں نفوذ ہوا ہے۔

ترکمانستان اسلامی ملک ہے جس میں آٹھویں صدی میں اسلام کا پیغام صحابہؓ کے ذریعہ پہنچا اور ان میں سے بہت سے قبائل ہیں جو اپنے آپ کو حضورؐ کی نسل میں سے سمجھتے ہیں۔

یہاں تبلیغ کی پہلی کوشش 1925ء میں حضرت مولوی ظہور حسین صاحب نے کی مگر ترکمانستان کی پہلی پوسٹ پر ہی روسی فوج نے پکڑ لیا۔لیکن اب ہمارے ایک ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب جو وہاں کام کرتے ہیں ان کے ذریعہ پیغام پہنچا ہے۔ اب وہاں کی جماعت کی تعداد 10 ہے۔

اسی طرح Dominica جو ویسٹ افریقہ کا ایک ملک ہے اس میں ہمارے مشنری انچارج اور امیر جماعت ٹرینیڈاڈ ابراہیم بن یعقوب صاحب نے دورہ کیا مع نیشنل سیکرٹری کے اور لٹریچر تقسیم کیا جس کے نتیجہ میں ایک خاندان احمدی ہو گیا۔

Faroe Island یورپ کا ایک ملک ہے۔ناروے اور آئس لینڈ کے درمیان جو سمندر ہے اس میں واقع ہے۔چھوٹا سا ملک ہے اور اس سال جرمنی کے جلسہ پر اس ملک کے نمائندے آئے تھے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی ایک دوست محمد یاسین صاحب اپنی اہلیہ اور دو بچوں سمیت بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس سال 42 ممالک میں وفود بھیج کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے قائم کئے گئے۔ان میں سے Peru، French Guiana، St. Martin الجزائر، تیونس وغیرہ مختلف ممالک شامل ہیں۔پیرو (Peru) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے رابطہ بھی بحال ہوا ہے اور دو نئی بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔

نئی جماعتوں کا قیام : حضور نے فرمایا کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئیں ان کی تعداد 516 ہے۔اور 516 کے علاوہ 742 مقامات پر پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا ہے۔نئی جماعتیں قائم کرنے میں سر فہرست سیرالیون ہے۔یہاں امسال 125 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا 43۔ پھر بورکینا فاسو 42۔کونگو 38۔ مالی 35۔ بینن 29۔ آئیوری کوسٹ 28۔نائجر 27۔گھانا اور انڈیا میں 14۔کینیا اور یوگنڈا 12۔سینیگال 11۔گیمبیا 9 اور مدغاسکر 7۔

نئی جماعتوں کے قائم ہونے کے چند واقعات اسی طرح مختلف ممالک میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ایک گاؤں Goiun کے امام الصلوٰۃ جن کا نام یمبادی (Yambadi) ہے۔جب ہمارے مبلغ مکرم درابوالحسن صاحب اس گاؤں پہنچے اور امام الصلوٰۃ سے تبلیغ کی اجازت چاہی تو انہوں نے کہا کہ مَیں بہت خوش ہوں کہ آپ آئے ہیں پہلے میں جماعت کا سخت مخالف تھا۔اگر کوئی احمدی ملتا تو مَیں راستہ تبدیل کر لیتا اور لاحَول پڑھتا۔مگر جب آپ کے امام مہدی کی ایک کتاب پڑھی جس میں لکھا تھا کہ یہ مقام انہیں درود پڑھنے سے حاصل ہوا ہے اور اس کی وجہ سے حضورؐ کا دیدار ہوتا ہے اور آپؐ سے ہی تمام برکتیں حاصل کی ہیں تو اس کتاب نے میری نفرت کو محبت میں تبدیل کر دیا کہ جو شخص حضورؐ کی محبت کو ساری برکتوں کا موجب ٹھہراتا ہے وہ کیونکر جھوٹا ہو سکتا ہے۔اس وقت سے کسی احمدی شخص کی تلاش میں تھا کہ کوئی ملے اور اس کے گلے ملوں اور مَیں تو اسی دن سے احمدیت میں داخل تھا۔پس آپ کو تبلیغ کی کھلی چھٹی ہے اور بطور چندہ 5000 فرانک بھی دئے۔

امیر صاحب کانگو (Congo) بیان کرتے ہیں ککوت شہر سے 12 کلومیٹر دور گاؤں Lamba اور Kakoyi سے 2 سُنی مسلمان احمدیہ مشن ہاؤس جماعت کا تعارف حاصل کرنے آئے۔Kakoyi سے جو دوست آئے ان کا نام Amisi Fomo ہے اور یہ گاؤں کے 30 سُنّی مسلمانوں کے امام تھے۔جماعت کے معلم انس موسو صاحب سے گفتگو کے دوران انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جماعت ایک نبی کو مانتی ہے اور جو مسیح موعودؑ بھی ہے اور پھر آپؑ کے بعد خلافت بھی جاری ہے۔معلم صاحب نے انہیں سورۃ نور کی آیت استخلاف مع ترجمہ سنائی تو اس امام نے کہا کہ جب قرآن کریم میں اس قدر واضح نظام خلافت کا ذکر ہے۔تو میں

(باقی صفحہ 9 پر دیکھیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان